اُردو کا گلدستہ

نظرِثانی شدہ ایڈیشن

# کنول

آٹھویں جماعت کے طلبا کے لیے

فوزیہ احسان فاروقی

(رہنمائے اساتذہ)

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

# فہرست


- تعارف ........................................ iv
- مقاصد برائے درسی کتاب کنول ........................ v
- تقسیمِ نصاب برائے پہلی میعاد/ میقات .................. vi
- تقسیمِ نصاب برائے دوسری میعاد/ میقات ................. viii
- خصوصی ہدایات برائے اساتذہ .......................... x

## ابتدائی حصّہ

- تختۂ نرم کی تجاویز ................................ xvi
- ابتدائی حصّے کا بقیہ کام ............................. ۱

## یونٹ نمبر ۱ : موضوع ''ابلاغ''

- یونٹ کے مقاصد اور آمادگی ............................. ۸
- تختۂ نرم کی تجاویز .................................. ۹
- یونٹ کا بقیہ کام ..................................... ۱۰

## یونٹ نمبر ۲ : موضوع ''مشاہدات و تاثرات''

- یونٹ کے مقاصد اور آمادگی ............................. ۳۶
- تختۂ نرم کی تجاویز .................................. ۳۷
- یونٹ کا بقیہ کام ..................................... ۳۸

## یونٹ نمبر ۳ : موضوع ''تاریخ کے جھروکوں سے''

- یونٹ کے مقاصد اور آمادگی ............................. ۶۳
- تختۂ نرم کی تجاویز .................................. ۶۴
- یونٹ کا بقیہ کام ..................................... ۶۵

## یونٹ نمبر ۴ : موضوع ''تہذیب و ثقافت''

- یونٹ کے مقاصد اور آمادگی ............................. ۸۷
- تختۂ نرم کی تجاویز .................................. ۸۸
- یونٹ کا بقیہ کام ..................................... ۸۹

## یونٹ نمبر ۵ : موضوع ''سائنس اور دنیا''

- یونٹ کے مقاصد اور آمادگی ............................. ۱۱۲
- تختۂ نرم کی تجاویز .................................. ۱۱۳
- یونٹ کا بقیہ کام ..................................... ۱۱۴

## یونٹ نمبر ۶ : موضوع ''عظیم شخصیات''

- یونٹ کے مقاصد اور آمادگی ............................. ۱۳۷
- تختۂ نرم کی تجاویز .................................. ۱۳۸
- یونٹ کا بقیہ کام ..................................... ۱۳۹

# تعارف

الحمدللہ ''اُردو کا گلدستہ'' اُردو کی کُتب کا ایسا گلدستہ ثابت ہوئی جس کی خوشبو سے اساتذہ اور طلبا دونوں لطف اندوز ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ طلبا اور اساتذہ کا ذوق شوق سے زبان و ادب کی نشوونما کی سرگرمیوں میں حصّہ لینا ان کی اُردو سیکھنے اور سکھانے میں دلچسپی کا بیّن ثبوت ہے۔ ذاتی مشاہدے اور تحقیق، نیز اساتذہ سے ملنے والی آرا و تجاویز کی روشنی میں ان کُتب پر نظرِ ثانی کی گئی ہے۔ نئے ایڈیشن میں کچھ اضافے اور ترامیم اس ضمن میں کیے گئے ہیں۔

- قومی نصاب میں دی گئی ہدایات کے مطابق منتخب اور ترتیب دیا گیا تدریسی مواد
- تدریسی مواد میں اضافہ (مشہور و معروف اُدبا اور شعرا کی نگارشات کی شمولیت)
- اسباق کی مشقوں میں معروضی اور موضوعی سوالات کی تقسیم
- صرف ونحو، ذخیرۂ الفاظ، اسلوب زبان، محاسنِ بیان اور انشاء کے ضمن میں ترتیب و تناسب سے دیا گیا مواد
- Bloom's Taxonomy کو مدِّنظر رکھتے ہوئے تفہیمی سوالات کی تیاری
- سرگرمیوں کی تجاویز اور وضاحت
- ذخیرۂ الفاظ میں بتدریج اور خاطر خواہ اضافہ
- کُتب کے آخر میں فرہنگ (فہرست الفاظ)

☆ اساتذہ کی آسانی اور ان کُتب کے استعمال سے مطلوبہ اہداف کے حصول کو یقینی بنانے کے لیے یہ رہنمائے اساتذہ دی گئی ہیں۔ ان رہنمائے اساتذہ میں مندرجہ ذیل نکات شامل ہیں:

۱۔ تدریسی مواد کی وضاحت

۲۔ دو میعاد میں تقسیم نصاب (مجوزہ)۔ اساتذہ اپنے اسکولوں کے نظام کے تحت اس میں تبدیلی کر سکتے ہیں، مثلاً اگر آپ کا تعلیمی سال تین میعادوں پر مشتمل ہے تو ہر دو یونٹ کے بعد ان یونٹس میں سکھائے گئے نظریات ہی نصاب کا حصّہ ہوں گے۔ اسی طرح ان دو یونٹوں میں سکھائے گئے نظریات ہی کی جانچ بھی لی جائے گی۔

۳۔ کتاب، یونٹ اور ہر سبق اور نظریے کے مقاصد کی وضاحت

۴۔ حل شدہ مشقیں اور تشریحات

۵۔ کُتب میں دی گئی سرگرمیوں کی وضاحت

۶۔ اوقات کار کی تقسیم کا نمونہ (ایک بلاک/ پیریڈ میں وقت کی تقسیم کیسے کی جانی چاہیے۔)

۷۔ قواعد، تفاہیم، تخلیقی لکھائی (نظم نگاری، نثر پارے، پیرا گراف، مضامین ......) کروانے کا طریقۂ کار اور تجاویز

۸۔ تختۂ نرم (soft board) اور نمائش کے لیے تجاویز اور نمونے

اُمید ہے کہ ان رہنمائے اساتذہ کی وجہ سے اُردو زبان کی تدریس کا عمل آسان اور مؤثر بنانے میں مدد ملے گی۔ ثانوی جماعتوں کی کُتب کے آخر میں دیا گیا نصابی گوشوارہ اساتذہ کے لیے گزشتہ اور آئندہ سکھائے جانے والے موضوعات و نظریات میں ربط پہچاننے میں مدد دے گا۔ خلوصِ نیّت سے کیا جانے والا یہ کام ہماری دنیا اور آخرت میں کامیابی کا وسیلہ بنے گا۔ اِنشاء اللہ

## مقاصد برائے درسی کتاب کنول :

### موضوعات :

- ابلاغ ، مشاہدات و تاثرات ، تاریخ کے جھروکوں سے ، تہذیب و ثقافت ، سائنس اور دنیا ، عظیم شخصیات۔

### قواعد :

- ضربُ الامثال، تشبیہات ، متضاد ، عربی قاعدے سے جمع بنانا ، اقسامِ صفت ، حروف ، متشابہ الفاظ ، مترادف الفاظ، لفظ کی اقسام ، اسمِ مصدر ، حاصلِ مصدر بنانا ، مذکر مؤنّث کے قاعدے ، تاریخ لکھنے کا طریقہ، خلاصہ نگاری کا تعارف ، لغت کا استعمال ، خطوط نویسی ، محاوروں کا استعمال۔

### تفہیم :

- مرکزی خیال پہچاننا
- اشعار کی نثر بنانا اور تشریح کرنا
- کہانی کے مختلف حصّوں کی پہچان کرنا
- لغت کا استعمال
- معلومات اخذ کرنا
- ہدایات سمجھنا ، وجوہات بتانا

### تحریری استعداد :

- کہانی کو مختلف کرداروں کی زبان میں لکھنا ، تفصیلات بیان کرنا ، کردار نگاری ، مکالمہ نگاری ، منظر نگاری کرنا۔
- نظم نگاری
- مضمون نویسی

## پہلی میعاد/ میقات (۱، ۲، ۳)

مجوزہ وقت : پانچ ماہ

| یونٹ | موضوعات | اسباق |
|---|---|---|
| | | حمد<br>نعتِ رسولِ اکرم ﷺ |
| ۱ | ابلاغ | تعارف<br>قصۂ حضرت موسیٰ علیہ السلام<br>موسم کا حال<br>نظم : شکوہ<br>نظم : جوابِ شکوہ<br>ذرائع ابلاغ اور ہم<br>تقریر کرنا<br>قواعد : علاماتِ وقف<br>نظم کی اقسام<br>تفہیم: حقائق اور خیالات<br>تفہیم : ملّی وحدت<br>نثر نگاری : مضمون نویسی |
| ۲ | مشاہدات و تاثرات | تعارف<br>ایک ناقابلِ فراموش واقعہ<br>نظم : صبح کا سماں<br>منیزہ فیض کے نام خط<br>''زرگزشت'' سے ایک اقتباس<br>پاکستان کے موسم اور نظارے<br>نظم : شام<br>قواعد : فعل/ اسمِ ذات<br>تفہیم : سفرِ امریکا<br>نثر نگاری : ''ایک یادگار سفر'' |

| | | |
|---|---|---|
| ۳ | تاریخ کے جھروکوں سے | تعارف<br>فاتحِ سندھ محمد بن قاسم<br>نظم : پُرانا کوٹ<br>حکایاتِ سعدیؒ<br>حکایاتِ رومیؒ<br>ادیبوں کے خطوط<br>قواعد : فعلِ ماضی کی اقسام (ماضی مطلق ، ماضی قریب ، ماضی بعید ، ماضی استمراری ، ماضی شکّیہ ، ماضی تمنّائی)<br>فعلِ ماضی<br>جملوں کی درستی ، اسمِ صوت ، حروفِ شمسی و قمری<br>تاریخ کے جھروکوں سے مزاح<br>تفہیم : پُرانے زمانے کے کپڑے<br>تاریخ نگاری<br>نثر نگاری : کہانی نویسی |

دوسری میعاد/میقات (۴، ۵، ۶) مجوزہ وقت : پانچ ماہ

| یونٹ | موضوعات | اسباق |
| --- | --- | --- |
| ۴ | تہذیب و ثقافت | تعارف<br>ہماری کہاوتیں<br>مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ<br>غزل : مرزا اسد اللہ خاں غالبؔ / خواجہ میر دردؔ<br>شعرفہمی<br>ہم بہنیں ، ہم بیٹیاں !<br>مثالی طالبِ علم کون ؟ (مُکالمہ)<br>قواعد : اسم کی اقسام<br>افعالِ مجہول<br>مرکبِ اضافی<br>تفہیم : کھیل اور تفریح<br>نثر نگاری : مضمون نویسی |
| ۵ | سائنس اور دنیا | تعارف<br>سائنس کیا ہے؟ کیوں ہے؟<br>ڈاکٹر عبدالقدیر خان<br>ریل گاڑی چھکا چھک<br>نظم : چلتن ایکسپریس<br>نظم : کوشش کیے جاؤ<br>شہری دفاع<br>قواعد : فعل اور اس کی اقسام (فعلِ لازم ،فعلِ متعدی ،فعلِ ناقص)<br>سابقے اور لاحقے<br>تفہیم : لازوال خالق کی تخلیق ...... حیات<br>نثر نگاری : مضمون نویسی |

| | | |
|---|---|---|
| ٦ | عظیم شخصیات | تعارف<br>رسولِ اکرم ﷺ کے اخلاق<br>علّامہ محمد اقبال<br>فاطمہ بنتِ عبداللہ<br>عبدالستّار ایدھی<br>نظم : میرے نغمے تمھارے لیے ہیں<br>قواعد : سابقوں سے متضاد بنانا<br>متشابہ الفاظ<br>اسمِ صفت اور اس کی اقسام (صفتِ ذاتی اور اس کے درجے ، صفتِ نسبتی ، عربی قاعدے سے جمع بنانا ، صفتِ عددی ، صفتِ مقداری)<br>املا کی اغلاط درست کرنا<br>تفہیم : انسان زندہ ہے<br>نثر نگاری : مضمون نویسی |

## مجوزہ خاکہ برائے ایک پیریڈ (۴۰ منٹ)

| | |
|---|---|
| اعادہ/تعلق بنانا : سکھائے گئے کاموں/ سابقہ معلومات سے تعلق بنانا۔<br>آمادگی : نئے نظریے کو سیکھنے کے لیے آمادہ کرنا۔ | (۵ سے ۷ منٹ)<br>اندازاً |
| اعلانِ سبق/ پیشکش ۔نظریے/ کام کا تعارف اور وضاحت | (۵ سے ۷ منٹ)<br>اندازاً |
| طلبا کا کام۔ سرگرمی/ پڑھائی/لکھائی<br>آخری پانچ منٹ میں کروائے گئے کاموں/کام کا جائزہ لیجیے اور گھر کے کام کا طریقہ سمجھائیے۔ | (۲۵ سے ۳۰ منٹ)<br>اندازاً |

**نوٹ :** مختلف سرگرمیوں کے لیے وقت کی تقسیم مختلف ہوسکتی ہے ، مثلاً کسی نئی آواز/ نظریے کا تعارف زیادہ وقت لے سکتا ہے۔ یا لکھنے کے کام کو زیادہ وقت درکار ہوسکتا ہے۔ اساتذہ اپنی صوابدید کے مطابق اپنے اوقاتِ کار کی تقسیم کر سکتے ہیں۔

یہ بات مدِّنظر رکھنی ضروری ہے کہ سننے ، بولنے ، پڑھنے اور لکھنے کے مواقع متوازن طریقے سے منصوبہ بندی میں شامل کیے جائیں۔لکھائی کے لیے طلبا کو زیادہ وقت درکار ہوتا ہے اس کا بھی خیال رکھا جائے۔

زبان کی نشوونما کے مراحل پر توجہ رکھتے ہوئے ہر سبق/ نظریہ اسی ترتیب سے سکھائیے۔

سننا ← بولنا ← پڑھنا ← لکھنا

## زبان سکھانے کے لیے سننے اور بولنے کے مواقع کی فراہمی ضروری ہے ، اس کے لیے :

- گفتگو کیجیے۔ درست تلفّظ اور معیاری زبان کا خیال رکھیے۔
- سوالات کیجیے۔سوال کے بعد جواب کا انتظار کیجیے۔
- کہانیاں ، نظمیں ، اخبارات ، رسائل ...... سنانا اپنی منصوبہ بندی کا حصّہ بنائیے۔ اس سے نہ صرف طلبا کی غور سے سننے کی مہارت میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ خود پڑھنے کا شوق بھی بڑھتا ہے۔
- سُن کر عمل کروانے کی مشق بھی اپنی منصوبہ بندی میں شامل رکھیے۔
- املا بھی سُن کر عمل کرنے ہی کی ایک سرگرمی ہے۔ یہ آپ کی منصوبہ بندی کا ایک مستقل حصّہ ہونا چاہیے۔ (مثلاً ہفتے میں ایک بار)
- طلبا کو جماعت میں بولنے کے مواقع فراہم کیجیے ، مثلاً : سوالات کے جوابات دینا ، کہانی/نظمیں سنانا ، پہیلیاں بوجھنا ، اپنے کیے گئے کاموں کے بارے میں جماعت کو بتانا ، ڈرامے میں حصّہ لینا ، اپنے خیالات کا اظہار کرنا......

## اُردو تدریس کے اہم نکات :

اساتذہ مندرجہ ذیل نکات پر توجہ مرکوز کرنے سے مطلوبہ اور بہترین نتائج حاصل کرسکیں گے :

- سیکھنے کے عمل کے لیے مثبت اور حوصلہ افزاء ماحول یقینی بنائیے۔ غلطیوں کی اصلاح مثبت طریقے سے کروائیے تاکہ طلبا خوفزدہ ہوئے بغیر سیکھیں اور ان میں پڑھنے کا شوق بڑھے۔
- استعمال کی جانے والی تمام کُتب کا خود بغور مطالعہ کیجیے۔ ان کے رہنمائے اساتذہ کے صفحات پڑھیے۔ مشکل درپیش ہونے کی صورت میں اپنے ساتھی یا صدر معلّم سے وضاحت کروالیجیے۔

## اعادہ/سکھائے گئے نظریات سے تعلق بنانا :

کوئی بھی نیا نظریہ یا لفظ متعارف کرواتے ہوئے طلبا کی سابقہ معلومات اور معیار کو مدِّنظر رکھا جائے۔ اس کے لیے سوالات اور گفتگو کے ذریعے معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ اپنے سکھائے گئے نظریات کو دُہرا کر آگے بڑھا جا سکتا ہے۔
یاد رکھیے، سیکھنے کا عمل ایک زنجیر کی طرح ہے جس کی کڑیاں ملانی بہت ضروری ہیں۔

## تعارف/آمادگی :

تعارف دلچسپ طریقے سے کروانے پر طلبا نئے نظریات سیکھنے کے لیے بہتر طور پر آمادہ ہوتے ہیں۔ اس کے لیے تھوڑی سی تیاری بہت بہترین نتائج دیتی ہے۔

## پڑھائی :

اہمیت : پڑھائی کی جانب رغبت دلائی جانی از حد ضروری ہے۔ پڑھنے کے جتنے مواقع طلبا کو حاصل ہوں گے ان کے لکھائی کے کام میں اتنی ہی بہتری آئے گی۔ اسی طرح ان کے فہم میں بھی اضافہ ہوگا۔ پڑھنے کے لیے نصابی کُتب کے علاوہ بھی مختلف قسم کے مواد سے مدد لیجیے، مثلاً اخبارات، رسائل، کہانی کی کتب، انٹرویوز، نظمیں وغیرہ۔
ہفتے میں کم از کم ایک دن ضرور کُتب پڑھنے اور سننے سنانے کے لیے مخصوص کیجیے۔ بڑے بچوں کی لکھی ہوئی کہانیاں، نثر پارے، نظمیں، لطائف، پہیلیاں چھوٹے بچّوں/ دوسرے سیکشن کے بچّوں کو پڑھنے کا موقع فراہم کیجیے۔ اسی طرح اسمبلی اور مختلف مواقع اس مقصد کے لیے استعمال کیجیے جب طلبا ایک دوسرے کا کام دیکھ سکیں۔

## سبق پڑھنے اور پڑھانے کا طریقۂ کار :

- نمونہ پڑھائی : خود درست تلفّظ سے حرف بہ حرف درست پڑھ کر سنائیے۔ جب آپ پڑھیں تو طلبا ان الفاظ پر اُنگلی رکھنے کے ساتھ نظر بھی رکھے ہوئے ہوں۔ تأثرات کا خیال رکھتے ہوئے پڑھیے۔
- طلبا کی پڑھائی : کوئی بھی سبق شروع کرنے کے لیے مثالی بلند خوانی ان طلبا سے کروائیے جو اچھا پڑھتے ہوں۔ اس دوران بھی تمام طلبا کا پڑھے جانے والے الفاظ پر نظر رکھنا یقینی بنائیے۔

- انفرادی : باری باری ہر طالبِ علم سے پڑھوایئے۔ اٹکنے کی صورت میں مدد کیجیے۔
- جوڑی میں پڑھیں : دو دو طلبا کی جوڑی بنایئے۔ (ایک طالبِ علم اچھا پڑھنے والا ہو اور ایک کو مشکل درپیش ہو)
  (۱) دونوں طلبا ایک دوسرے کو پڑھ کر سنائیں۔
  (۲) پھر وہ باری باری جماعت کو پڑھ کر سنائیں۔
- گروپ : گروپ میں پڑھائی کروایئے۔ ایک طالبِ علم پڑھے اور باقی طلبا سُنیں۔
  نظمیں تحت اللفظ اور ترنم ، دونوں طرح پڑھوانے کا اہتمام رکھیے۔

**نوٹ :** ضروری نہیں کہ یہ تمام حکمتِ عملیاں ہی اختیار کی جائیں۔ یہ آپ کی صوابدید پر ہے کہ آپ کس طرح کی حکمتِ عملی کب اختیار کرتے ہیں۔

## خوشخطی :

- خوشخطی کی مشق پابندی سے کروائی جانی انتہائی ضروری ہے۔

## نمونۂ خوشخطی :

- مقابلۂ خوشخطی کروایئے۔
- ہمیشہ لکھائی کے کام کے دوران عمدہ لکھنے اور درست بناوٹ کی طرف توجہ دلاتے رہنے سے طلبا کے کاموں میں بہتری آتی ہے۔

## املا :

- املا کروانا طلبا کی تحریری صلاحیتوں میں اضافے کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ اس کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے جا سکتے ہیں۔
- املا ان ہی الفاظ کا لیجیے جن کو پڑھنے اور لکھنے کی وہ اچھی طرح مشق کر چکے ہوں۔
- املا کے لیے مختصر پیراگراف یا عبارتوں کا انتخاب کیجیے۔ تیاری کروایئے اور املا لیجیے۔

**نوٹ :** تیاری کا طریقہ بتایئے :

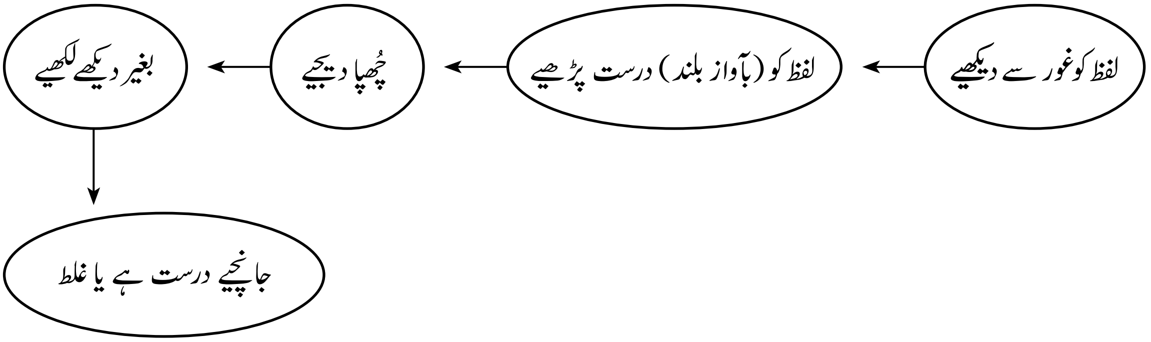

## خود اصلاحی :

املا یا کسی بھی کام کی خود اصلاحی (self correction) کروانے سے طلبا اپنے کاموں کا تنقیدی نگاہ سے جائزہ لینا سیکھتے ہیں۔

## طریقۂ کار :

- کام کے بعد طلبا کو ان کی پنسلیں ،قلم رکھنے کی ہدایت دیجیے۔
- طلبا اب اپنے ہاتھوں میں نیلے رنگ کی پنسلیں/کسی اور رنگ کے قلم ( لکھائی سے مختلف رنگ ہونا ضروری ہے ) لے لیں۔
- تختۂ تحریر پر درست الفاظ/حل لکھیے۔
- طلبا تختۂ تحریر سے دیکھ کر اپنی اغلاط پر نشان لگائیں۔
- طلبا اپنی اغلاط نشان زد کرنے کے بعد درست الفاظ/ جملے/ جوابات کاپی کے صفحے کے بقیہ حصّے یا نئے صفحے پر لکھیں تا کہ اُنھیں درست کام یاد رہ سکیں۔

## تفاہیم :

طلبا کی فہم کی صلاحیتوں میں اضافہ کروانا اتنا ہی اہم ہے جتنا انھیں پڑھنا اور لکھنا سکھانا۔عبارت سے معانی اخذ کرنا ،سوالات کے جوابات از خود ڈھونڈنا اور لکھنا تھوڑی سی محنت اور توجہ سے سکھایا جا سکتا ہے۔ضروری ہے کہ ایسا کیا جائے۔ یاد کرنا سکھانا ایک مہارت ہے لیکن سمجھ کر اپنے الفاظ میں اظہار کرنا ضرور سکھایئے۔

## تخلیقی لکھائی : نثر نگاری/نظم نگاری

حروف سے الفاظ اور الفاظ سے جملے اور جملوں سے پیراگراف اور مضامین لکھنا سکھانا ایک بتدریج اور محنت طلب کام ہے۔ اس سلسلے میں ان کُتب میں دیا گیا طریقۂ کار بہت مددگار ہے۔

- اس کام سے پہلے زبانی گفتگو اور موضوع سے متعلق الفاظ کی لکھائی کی مشق بہت ضروری ہے۔
- ان کُتب میں دی گئی خاکہ بندی (Graphical Presentation) کی مدد سے نثر نگاری کروایئے۔
- پہلا مسودہ (first draft) لکھوانا اور پھر اس کی اصلاح کر کے جماعت کے کام میں خوشخط لکھوانا ، وقت تو لیتا ہے لیکن اس طرح کام بہت عمدہ ہوتا ہے اور طلبا اپنی غلطیوں سے سیکھتے ہیں۔

## سمعی و بصری مواد کا استعمال (Audio visual aids)

- جہاں تک ممکن ہو سمعی و بصری مواد کا استعمال کیجیے۔
- معیاری کہانیوں اور نظموں کے CD کیسٹ سنایئے۔
- معیاری اضافی کُتب کا مطالعہ بھی کروایئے۔
- چارٹس اور دیگر بصری مواد مؤثر انداز میں استعمال کیجیے۔

## حوصلہ افزائی:

- طلبا کے کام کی حوصلہ افزائی انھیں اعتماد بخشتی ہے اور ان کے ذاتی تشخص کو بڑھانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے جا سکتے ہیں۔
- ان کے کام کو جماعت میں آویزاں کیجیے۔ (کوشش کیجیے کہ تمام طلبا کی باری آئے)
- طلبا کے کام کو پڑھ کر سنائیے یا طالبِ علم سے ہی پڑھوائیے۔
- اسمبلی/ دوسرے سیکشن/ دوسری جماعت میں پیش کروائیے۔
- ان کے کاموں کی نمائش کا اہتمام کیجیے۔

## سرگرمیاں:

۱۔ ڈرامے اپنی منصوبہ بندی میں شامل رکھیے، مثلاً ''فاتحِ سندھ محمد بن قاسم'' طلبا کو کردار بنا کر کروایا جانا ضروری ہے۔ جماعت کے پانچ پانچ بچّوں کے گروپ کو باری باری موقع دیا جائے۔ اسی طرح تقریباً ہر سبق اور نظم کے ڈرامے کروانے سے اُن میں بولنے کا اعتماد پیدا ہوتا ہے اور معلّم کو ڈراموں کی تیاری کے دوران طلبا کے تلفظ اور ادائیگی درست کرنے کا موقع ملتا ہے۔

۲۔ ہفتۂ پڑھائی اپنی سالانہ منصوبہ بندی میں شامل کیجیے۔ اس ہفتے میں میلۂ کُتب کا انعقاد، مشاعرہ، کسی مصنّف کا انٹرویو، پڑھی گئی کُتب پر ڈرامے، کسی پرنٹنگ پریس کا تعلیمی دورہ جیسی سرگرمیاں کروائی جا سکتی ہیں۔ پابندی سے کوئی بھی اُردو کتاب، رسالہ، اخبار پڑھنے کے لیے دینے کی سرگرمیاں کروائیے۔

۳۔ کسی ناشر کو مدعو کرکے اس کی کُتب کا اسٹال لگوائیے تاکہ طلبا اپنے جیب خرچ/عیدی کو کتابیں خریدنے کے لیے استعمال کرنے کی جانب راغب ہوسکیں۔

۴۔ شاعری سے رغبت دلائیے۔ نظمیں زبانی یاد کروائیے۔ طلبا کا نظمیں سنانے کا مقابلہ کروائیے۔ یہ نظمیں ان کی اپنی لکھی ہوئی، مختلف اخبارات و رسائل، کُتب سے لی گئی ہوسکتی ہیں۔

۵۔ طلبا میں ادبی ذوق کو پیدا کرنے کے لیے ''ادبی نشست'' کا اہتمام کیجیے۔ جماعت میں موجود طلبا کو موضوع دے کر چھوٹی نظمیں یا اشعار، ادب پارے گھر سے لانے کے لیے کہیے۔ اب اُن کے گروپ تشکیل دیجیے اور اِن گروپوں کے نام شعرا کرام کے نام پر رکھیے جیسے اقبال گروپ اور صوفی تبسم گروپ، پطرس گروپ، احمد ندیم قاسمی گروپ۔ پھر دن مقرر کرکے جماعت میں باقاعدہ ادبی نشست منعقد کروائیے۔ اس سے دو دن قبل بیجز تیار کروائیے اور طلبا کو تیاری کا وقت بھی دیجیے اور مقررہ روز تختۂ تحریر پر ''ادبی نشست'' خوشخط لکھیے۔ ربن اور طلبا کے تیار کردہ پھولوں سے سجاوٹ کیجیے۔ تختۂ تحریر کے دائیں، بائیں نشستیں ترتیب دیجیے اور سب گروپوں کو آمنے سامنے بٹھائیے۔ ایک طالبِ علم سے میزبانی کرواتے ہوئے باقاعدہ نشست کا آغاز کروائیے۔ اب سب گروپ باری باری اپنی تیار کردہ نظمیں/اشعار/کہانیاں، ادب پارے اچھی آواز اور انداز کے ساتھ پڑھ کر سنائیں گے اور جماعت کے باقی بچّے سُن کر بہترین پڑھنے والے کے انتخاب میں مدد دیں۔ سب سے اچھا پڑھنے والے کا نام لکھ کر تختۂ نرم پر لگائیے اور باقی بچّوں کی بھی حوصلہ افزائی کیجیے۔

۶۔ ہر یونٹ کے اختتام پر ''بک رپورٹس'' بچّوں سے تیار کروائیے۔ یہ کام اسکول کی لائبریری میں کروائیے اور اس کے لیے ایک پیریڈ مختص کیجیے۔ ہر طالبِ علم جو کتاب پڑھے اس کے متعلق کتاب سے دیکھ کر کتاب کے بارے میں رپورٹ تیار کرے اور یہ رپورٹ استاد کے پاس جمع کروا دے، جسے بعد میں استاد جماعت میں پڑھوا کر سنائیں تاکہ دیگر بچّوں میں بھی اس کتاب کو پڑھنے کا شوق پیدا ہو، مثلاً کتاب کے مصنّف کا نام، کتاب کا نام، کتاب کا موضوع، کتاب کا سرِورق، کتاب میں موجود تصاویر/کرداروں کا تذکرہ، کون سا کردار اچھا تھا اور کیوں؟ کون سا کردار بُرا تھا اور کیوں؟ کتاب کا دلچسپ ترین منظر تحریر کروائیے۔ کتاب پڑھ کر ذہن میں اُبھرنے والی تصاویر بھی بنوائیے۔

نصابی گوشوارے کی مدد سے اساتذہ پچھلی اور آئندہ جماعتوں میں پڑھائے گئے اور پڑھائے جانے والے موضوعات اور نظریات کو جان کر اپنے کام میں بہتر ربط قائم کر سکتے ہیں۔

رہنمائے اساتذہ میں حل شدہ نمونوں، قواعد صرف و نحو، زبان دانی اور انشا پردازی کی اصناف سے اپنی تدریس میں معاونت حاصل کیجیے۔

اپنے سکھائے ہوئے ہر نظریے کی جانچ لیتے رہیے۔ ہر یونٹ کے آخر میں اُس یونٹ میں سکھائے گئے نظریات کی جانچ کیجیے۔ ایک میعاد/میقات ختم ہونے پر میعادی جانچ اور سال کے آخر میں سالانہ جانچ لیجیے۔ جانچ کے پرچے مندرجہ ذیل حصّوں میں تقسیم کر لیجیے:

- ادب
- زبان (قواعد)
- تفہیم
- نثر نگاری

**نوٹ:**

اساتذہ اپنی صوابدید اور تدریسی دورانیے کے لحاظ سے دیے گئے منصوبۂ اسباق میں کچھ ترامیم اور اضافے کر سکتے ہیں، مثلاً مشقی سوالات زیادہ ہونے کی صورت میں کچھ سوالات زبانی اور کچھ بطور گھر کا کام دیے جا سکتے ہیں۔

تختۂ نرم کی تجاویز:

طلبا کی لائی ہوئی حمد اور نعتوں کے نمونے

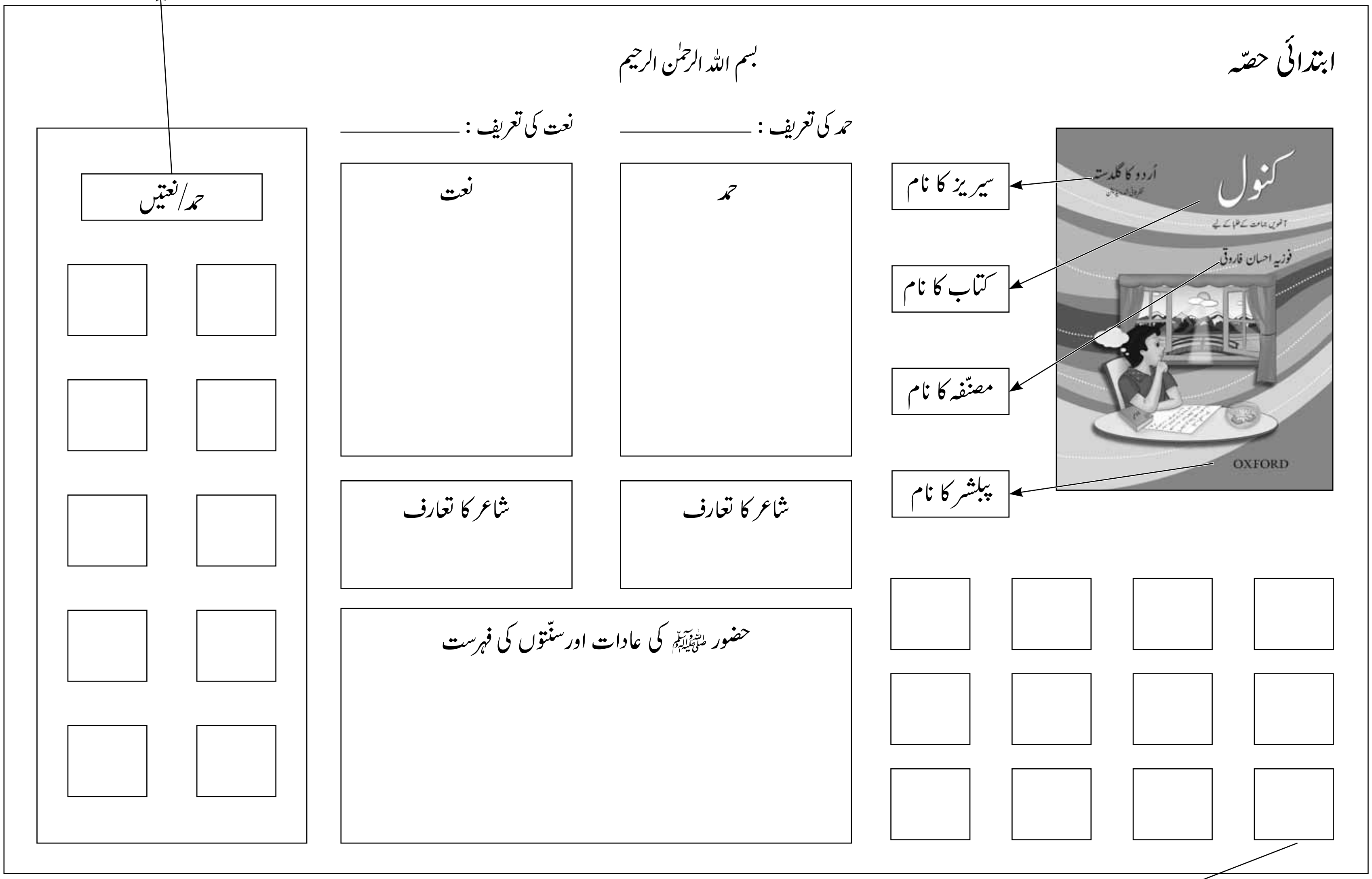


اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے بارے میں لکھی گئی طلبا کی تحریروں کے نمونے

## حمد ...... (صفحہ ۱ تا ۳)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- خالقِ حقیقی کی صفاتِ حمیدہ سے واقفیت حاصل کرسکیں۔
- ربِّ کائنات کی حاکمیت سے واقف ہوسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت سے الفاظ کے معانی اخذ کرسکیں۔
- خالی جگہوں میں درست جواب کا انتخاب کرسکیں۔
- اشعار کی تشریح کرسکیں۔
- ہم قافیہ الفاظ پہچان سکیں، متضاد الفاظ تحریر کرسکیں اور جملہ سازی کرسکیں۔
- حمد کا خلاصہ تحریر کرسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

### پیریڈز : ۵

### طریقۂ کار :

- طلبا سے خاموش مطالعہ کروائیے۔
- لغت سے الفاظ کے معانی اخذ کروائیے۔
- تبادلۂ خیال کرتے ہوئے حاصل شدہ مواد تختۂ تحریر پر درج کیجیے۔
- خالی جگہیں، تشریح اور جملہ سازی تبادلۂ خیال کے بعد طلبا سے کروائیے۔
- ہم قافیہ اور متضاد سمجھا کر مشقی کام کروائیے۔
- خلاصہ لکھوائیے۔

ا۔ لغت سے تلاش کردہ الفاظ کے معانی:

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| اوّل | سب سے پہلے | مُنزّہ | پاک، بری |
| ظاہر | عیاں، سب کے سامنے موجود | اَنفُس | نفس کی جمع، نفوس، بہت سے آدمی |
| باطن | ظاہر کی ضد، پوشیدہ چیز | ورائے عقل | عقل سے دُور |
| فاخر | فخر کرنے والا | ناظر | دیکھنے والا |
| مُبّرا | بے عیب، پاک | مسلّم | تسلیم شدہ |
| اطلاق | استعمال ہونا، بولا جانا | جاوِدانی | ہمیشہ رہنے والی |

## ۲۔ کثیر الانتخابی جوابات (خالی جگہیں):

(i) حمد (ii) محمد اسمٰعیل میرٹھی (iii) بھی تو ہے (iv) چار (v) اللہ کی سلطنت و شان کو سمجھنا عقل سے بالاتر ہے۔

## ۳۔ اشعار کی تشریح:

(i) ؎ زمین و آسماں کا نور ہے تو
مگر خود ناظر و منظور ہے تو

حوالہ: پیشِ نظر نظم ''حمد'' سے لیا گیا ہے۔ اس کے شاعر محمد اسمٰعیل میرٹھی ہیں۔ اسمٰعیل میرٹھی اُردو اور فارسی کے جیّد عالم اور شاعر بھی تھے۔ آپ نے بچّوں کی مذہبی اور اخلاقی تربیت کرنے کی غرض سے بہت سی نظمیں لکھیں۔ شاعری کی دنیا میں ''بچّوں کے شاعر'' اور ''نظم معرّا'' (وہ نظم جس میں ردیف، قافیے کا التزام نہ ہو) کے موجد کہلائے۔

تشریح: محمد اسمٰعیل میرٹھی پیشِ نظر شعر میں اللہ کی حکمت، بڑائی اور طاقت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ زمین اور آسمانوں کا نور ہے۔ وہ ہر شے میں ظاہر ہے۔ جبکہ وہ اور اس کی ذات ہمیں نظر نہیں آتی، مگر وہ ہر جگہ موجود ہے اور اس کا ثبوت کائنات کی رنگینیاں، حسین و دلکش مناظر، پرندوں کی بلند پروازیں، درختوں کی ہریالیاں، میووں کی جھکتی ڈالیاں ہیں۔ یہ کائنات کمالاتِ خداوندی کا صحیفہ ہے جو خدا کے ناظر و منظور ہونے کی گواہی دے رہی ہے۔ وہ دیکھ بھی رہا ہے اور دیکھا بھی جا رہا ہے۔ گویا یوں کہیے کہ اس کائنات کی ہر شے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے منور کر کے انسان کو اپنی معرفت اور پہچان کی دعوت دی ہے۔

(ii) ؎ وہ اوّل تو کہ ہے آخر سے آخر
وہ آخر تو کہ ہے اوّل سے فاخر

حوالہ: شعر نمبر (i) ملاحظہ کیجیے۔

تشریح: پیشِ نظر شعر میں محمد اسمٰعیل میرٹھی خداوند قدوس کی ابدیت اور شان وعظمت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس ہمیشہ سے قائم و دائم ہے۔ وہ اس وقت بھی موجود تھا جب یہ کائنات موجود نہیں تھی اور وہ اس وقت بھی موجود رہے گا جب یہ کائنات فنا ہو جائے گی۔ گویا اللہ تعالیٰ کی ذات کو اوّلیت اور ابدیت دونوں صفات حاصل ہیں اور یہی اس کی شانِ کبریائی ہے جس پر وہ فخر

کرتا ہے۔ اس کائنات میں یہ فخر و افتخار اور برتری صرف اسی کو زیب دیتی ہے وہ ایسی ذات ہے جسے اپنے اوّل و آخر ہونے پر فخر حاصل ہے۔

(iii) ؎ مسلّم ہے تجھی کو حکمرانی
کہ تیری سلطنت ہے جاوِدانی

حوالہ : شعر نمبر (i) ملاحظہ کیجیے۔

تشریح : محمد اسمٰعیل میرٹھی پیشِ نظر شعر میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ کی بادشاہت تسلیم شدہ ہے اور اس کی حاکمیتِ اعلیٰ کے سامنے کسی ذی روح کو دَم مارنے کی بھی جرات نہیں ہوسکتی۔ کائنات کے بڑے بڑے صاحبِ اقتدار اس کی حاکمیت کے سامنے ہیچ ہیں۔ وہ اکیلا اتنی بڑی کائنات کا حاکمِ اعلیٰ ہے جس کو چلانے کے لیے اس کو کسی کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ قائم و دائم رہے گا۔ اس کائنات کی ہر شے کو زوال ہے سوائے اللہ کی ذات پاک کے جو ہمیشہ باقی رہنے والی ہے۔ پس اس کی حاکمیت اور بادشاہت کو دوام حاصل ہے۔ وہ زوال اور فنا کا شکار نہیں ہوسکتی۔

۴۔ دیے گئے الفاظ کے تین ہم قافیہ الفاظ :

| الفاظ | ہم قافیہ الفاظ | | |
|---|---|---|---|
| (i) آخر | ظاہر | فاخر | ناظر |
| (ii) حکمرانی | جاودانی | نورانی | فانی |
| (iii) نور | منظور | ظہور | شکور |

۵۔ حمد کا خلاصہ :

- شاعر ''محمد اسمٰعیل میرٹھی'' اس حمد میں اللہ تعالیٰ کی صفات اور کبریائی بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس اس دنیا کے وجود میں آنے سے پہلے سے ہے اور اس کے ختم ہونے کے بعد بھی رہے گی۔ وہ ہر شے سے اپنے ہونے کا ثبوت دے رہا ہے۔ جبکہ وہ ہمیں نظر نہیں آتا مگر اس کی کاریگری اور صنعت گری سے واضح ہورہا ہے کہ اس کے وجود کو دنیا کی کوئی طاقت جھٹلا نہیں سکتی اور نہ ہی اس کے وجود کو سمجھنے کی طاقت رکھتی ہے۔ اس کی ذات ہر عیب سے پاک ہے۔ وہ تمام انسانوں اور تمام آفاق یعنی آسمانوں سے بالاتر ہے۔ اس کی ذات کسی بھی قسم کی حدود و قیود سے مُبرّا اور مُنزّہ ہے۔ وہ زمین اور آسمانوں کا نہ ختم ہونے والا نور ہے۔ وہ دنیا کی ہر شے کو دیکھ رہا ہے۔ ہماری ہر حرکت پر اس کی نگاہ ہے۔ وہ اس کائنات کے کارخانے کو بخوبی اور احسن طریقے سے چلا رہا ہے۔ یہی وہ ذات ہے جو حقیقت میں بندگی کے لائق ہے اور یہی ہے وہ ذات جو حقیقت میں بادشاہت کے قابل ہے کیونکہ یہی ذات نہ ختم ہونے والی اور ہمیشہ باقی رہنے والی یعنی غیر فانی ہے۔

۶۔ الفاظ کے متضاد الفاظ درج ذیل ہیں :

| الفاظ | متضاد | الفاظ | متضاد |
|---|---|---|---|
| اوّل | آخر | منظور | نامنظور |
| ظاہر | باطن | زمین | آسمان |
| عقل | بےعقل | | |

۷۔ الفاظ کا جملوں میں استعمال :

| الفاظ | جملے |
|---|---|
| خدایا | خدایا! بے شک تُو اقتدارِ اعلیٰ کا مالک ہے، ہم تجھ سے اپنے وطن کی سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔ |
| اوّل | حذیفہ نے جماعت میں اوّل آنے کا تہیّہ کر رکھا تھا۔ |
| عقل | کسی دانا کا قول ہے ''عقل استعمال کرنے سے کم نہیں ہوتی۔'' |
| زمین و آسماں | موسمِ سرما کی دھند میں ڈوبی صبح میں زمین و آسماں ایک ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔ |
| حکمرانی | خدا کے محبوب بندے لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کرتے ہیں۔ |
| منظور | پرنسپل نے طلبا کی جانب سے اسکول میں الیکشن کروانے کا دیرینہ مطالبہ منظور کرلیا۔ |

# نعتِ رسولِ اکرم ﷺ ...... (صفحہ ۴ تا ۶)

## مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

## عمومی مقاصد :

- ہادیٔ برحق ﷺ کے مقام اور اہمیت سے آگاہ ہوتے ہوئے آپ ﷺ سے محبت کے جذبات پیدا کرسکیں۔
- نبی ﷺ کی سیرت سے واقف ہوسکیں۔
- واقعۂ معراج کی حقیقت سے روشناس ہوسکیں۔

## خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت سے الفاظ کے معانی اخذ کرسکیں۔
- خلاصہ پڑھ کر شعر کا انتخاب کرسکیں۔
- ہم قافیہ الفاظ اور اشعار کی تشریح کرسکیں۔
- نعتیہ مشاعرہ منعقد کرسکیں۔

## مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

## پیریڈز : ۳ - ۴

## طریقۂ کار :

- طلبا سے خاموش مطالعہ (۵-۱۰ منٹ) کروائیے۔ بعدازاں تبادلۂ خیال کیجیے۔
- لغت سے الفاظ کے معانی اخذ کروائیے۔
- ہم قافیہ الفاظ کی پہچان کروائیے اور اشعار کی تشریح کروائیے۔
- دی گئی سرگرمی کروائیے۔

## مزید تجویز :

- حضور ﷺ کی سیرت پر نثر پارہ تحریر کروائیے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

۱۔ الفاظ کے معانی فرہنگ صفحہ ۱۸۵ پر ملاحظہ کیجیے۔
۲۔ متعلقہ شعر درج ذیل ہے :

ے جلتے ہیں جبرائیل کے پَر جس مقام پر
اس کی حقیقتوں کے شناسا تمھی تو ہو

۳۔ نعت کے ہم قافیہ الفاظ :

تمنّا ، دنیا ، اُجالا ، اولیٰ ، شناسا ، بطحا ، تنہا

## ۴۔ اشعار کی تشریح :

(i) ے سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تمھی تو ہو

حوالہ : پیشِ نظر شعر نعت سے لیا گیا ہے۔ اس کے شاعر مولانا ظفر علی خان ہیں۔ مولانا صاحب نعت گو، نظم گو، صحافی اور سیاسی رہنما تھے۔ ان کی نعت گوئی سے ان کی مذہبی عقیدت اور عشقِ رسول ﷺ کا پتہ چلتا ہے۔

تشریح : پیشِ نظر شعر میں شاعر حضور انور ﷺ کا درجہ اور رتبہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے آپ ﷺ کے واسطے بنائی۔ گویا اس کائنات کو بنانے کا مقصد ہی آپ ﷺ تھے۔ اللہ تعالیٰ کی اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ سے محبت کا ظہور اس کائنات کی شکل میں ہوا۔ کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ کی حضور اکرم ﷺ سے محبت کی گواہی کے لیے وجود میں آئی۔ گویا اس کائنات کی تخلیق کا اوّلین اور آخرین مقصد حضور ﷺ کی محبت اور محبوبیت تھی۔

(ii) ے گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے
اے تاجدار یثرب و بطحا تمھی تو ہو

حوالہ : شعر نمبر (i) ملاحظہ کیجیے۔

تشریح : شاعر پیشِ نظر شعر میں سرورِ کونین ﷺ کے بارے میں بتا رہے ہیں کہ آپ ﷺ ہی انسانیت کے سب سے بڑے محسن ہیں۔ آپ ﷺ نے بے سہارا، غریب، بے کس اور کمزور لوگوں کو سہارا دیا اور گورے اور کالے کو ایک ہی صف میں کھڑا کرکے رنگ و نسل کے فرق کو مٹا دیا۔ تاجدارِ حجاز مقدس نے وہ کام دکھایا جس سے دُکھی انسانیت کے پستی میں پھنسے لوگوں کو رہائی کا راستہ ملا۔

مکّہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے تاجدارِ نبی کریم ﷺ نے جہالت کی پستی میں گرتے ہوئے انسانوں کو تھاما اور ان کی زندگیاں سنوار دیں۔

(iii) ؎ دنیا میں رحمتِ دو جہاں اور کون ہے
جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تمھی تو ہو

حوالہ : شعر نمبر (i) ملاحظہ کیجیے۔

تشریح : شاعر پیشِ نظر شعر میں حضور ﷺ سے محبت و احترام کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے آپ ﷺ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرما رہے ہیں۔ رہتی دنیا تک آپ ﷺ کی مثال نہیں مل سکتی۔ آپ ﷺ ہادیٔ برحق ﷺ ہیں اور دونوں جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔ دنیا میں اب تک ایسا بشرِ کامل نہ کبھی پیدا ہوا اور نہ ہوگا جیسے آپ ﷺ ہیں۔ نہ صرف اس جہاں بلکہ اگلے جہانوں کے لیے بھی انسانوں کی شفاعت کرنے والے رحم و کرم کے اعلیٰ درجے پر فائز نبی آپ ﷺ ہی ہیں۔ آپ ﷺ جیسا نہ کوئی ہوا اور نہ ہوسکتا ہے۔

## سرگرمی :

☆ نعتیہ مشاعرہ کی سرگرمی کروائیے۔ طلبا کے ساتھ لائبریری اور ذاتی ذرائع سے اچھے شعرا کا عمدہ اور معیاری کلام منتخب کروائیے اور مشاعرے کی شکل میں پیش کروائیے۔

## یونٹ کے مقاصد :

- لسانی نشوونما کے اہم مقصد ''ابلاغ'' کی طرف توجہ مرکوز کرسکیں۔
- ابلاغ کی اقسام کی آگہی حاصل کرسکیں۔
- قرآنی قصائص سے آگاہی حاصل کر کے ان کے بارے میں غور وفکر کرسکیں۔
- پیغامات پہنچانے اور رابطے کے لیے فصیح البیان ہونے اور واضح طرزِ بیان اور واضح طرزِ تحریر اپنانے کی کوشش کرنے کی جانب راغب ہوسکیں۔
- ادب پارے پڑھ کر مصنّف کے اندازِ بیان سے محظوظ ہو کر اپنا اندازِ بیان تخلیق کرسکیں۔
- علّامہ اقبال کی شاعری کا پیغام شکوہ ، جوابِ شکوہ کی صورت میں پڑھ کر سمجھ سکیں۔
- بطور نمونۂ تقریر پڑھ سکیں۔

## قواعد:

- نظم کی اقسام سے متعارف ہوسکیں۔
- تمام علاماتِ وقف کا استعمال سیکھ سکیں۔
- مرکّب توصیفی ، قافیوں ، ردیف کی پہچان سابقوں ، لاحقوں اور متضاد کا اعادہ کرسکیں۔

## تفہیم :

- سبق پڑھ کر مشقی کام کرسکیں۔

## نثرنگاری:

- خاکہ سازی اور خیالات مجتمع کرنے کا طریقہ اپناتے ہوئے مضمون نویسی کرسکیں۔
- تقریر نویسی کرسکیں۔

## آمادگی : (۲۰ منٹ)

- ''ابلاغ' کے معانی کی وضاحت اور تشریح تعارف میں دی گئی ہے۔ زبان اظہار کا ایک موثر اور مہذب ذریعہ ہے۔ معاشرے سے ہمارا رابطہ اس ذریعے کے عمدہ استعمال پر منحصر ہے۔ جہاں تک زبانی ابلاغ کا تعلق ہے اظہار کے لیے نہ صرف الفاظ کا درست استعمال ضروری ہے بلکہ اس کو موثر بنانے کے لیے تاثرات ، حرکات ، سکنات کا برمحل استعمال بھی ازحد ضروری ہے۔
- تحریر میں چونکہ اظہارِ خیال کرنے والا خود موجود نہیں ہوتا اس لیے اظہارِ خیال کو بہتر اور موثر بنانے کے لیے عمدہ اور موزوں الفاظ اور علاماتِ وقف کے برمحل استعمال کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔
- اسی طرح ابلاغ کے ذرائع سے ملنے والے مواد کو اپنے معاشرے ، اپنی تہذیب ، اپنی اقدار کے لحاظ سے جانچنا ضروری ہے ورنہ ہم ان ذرائع کے ہاتھوں آلۂ کار بن جائیں گے۔ ابلاغ کے ذریعے دوسروں پر مثبت اور منفی دونوں قسم کا تاثر قائم کیا جاتا ہے۔ عقلمند اور دانا وہ ہے جو اپنی بصیرت کی آنکھ کھولے رکھے اور جان سکے کہ بولنے والا کتنا سچ اور کتنا مفروضہ بیان کر رہا ہے۔ اس کی بہترین مثال اشتہارات ہیں جن میں خیالات کو حقائق بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور لوگوں کا ذہن اسی تاثر کو قبول کرلیتا ہے۔

تختۂ نرم کی تجاویز:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا مع قرآن کا حوالہ و ترجمہ

**یونٹ ۱:**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**موضوع : ابلاغ**

## آج کے موسم کا حال

بروز بدھ

طلوعِ آفتاب ........................

غروبِ آفتاب ........................

## علّامہ اقبالؔ

- تعارف
- تعلیمی قابلیت
- شاعرانہ خصوصیات
- مجموعۂ کلام
- تاریخِ پیدائش
- تاریخِ وفات

## نظم کی اقسام مع امثال

- حمد
- نعت
- مناجات
- منقبت
- قصیدہ
- غزل
- مرثیہ
- مثنوی
- رُباعی
- مخمس
- مسدّس
- قطعہ

## ابلاغ کا ذریعہ اخبار اور اس کے اہم حصّے

## تعارف ...... (صفحہ ۷)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- ابلاغ کی اہمیت سے آ گاہ ہوسکیں۔
- ابلاغ کی اقسام سے آ گاہ ہوسکیں۔
- ذرائع ابلاغ کیا ہوتے ہیں جان سکیں۔
- ذرائع ابلاغ کے ہماری زندگیوں اور ہمارے ذہنوں پر اثرانداز ہونے کے بارے میں جان سکیں۔
- ذرائع ابلاغ سے متاثر ہوئے بغیر اپنی سوچ بیدار رکھنے اور اپنے تجربے اور اصل بات کو جاننے کی مہارت پیدا کرسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- نیا ذخیرۂ الفاظ حاصل کرسکیں۔
- عبارت کا فہم حاصل کرکے شروع ہونے والے موضوع کے لیے ذہنی طور پر تیار ہوسکیں۔
- اس یونٹ کے مختلف اسباق کے لیے ذہنی طور پر تیار ہوسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

### پیریڈ : ۱

### طریقۂ کار :

- موضوع کی آمادگی کے بعد اس صفحے کو پڑھیے اور طلبا سے اس کے بارے میں سوچنے کے لیے کہیے۔
- بعد ازاں طلبا سے تبادلۂ خیال کے ذریعے اس عبارت کی تفہیم کروائیے۔
- خصوصی طور پر توجہ دلوائیے کہ ہر وہ عبارت جو طبع ہوئی ہو یعنی چھپ چکی ہو اس کا درست ہونا ضروری نہیں ، اسی طرح ہر وہ خبر جو مختلف ذرائع ابلاغ سے ہم تک پہنچے ، اس کا بھی معتبر ہونا ضروری نہیں۔ کیونکہ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ذرائع ابلاغ کے ذمّے دار افراد یا گروپ اپنے اپنے نقطۂ نظر سے خبروں کو پیش کرتے ہیں اور اُن سے اپنے مقاصد کے حصول میں مدد لیتے ہیں۔
- نوٹ : اس عبارت کے چند سوالات بنا کر اسے تفہیم کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

## قصّۂ حضرت موسیٰ علیہ السّلام ...... (صفحہ ۸ تا ۱۳)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- پیغمبروں کے معجزات ، آزمائشوں اور پیغامِ ربّانی سے آگاہ ہوسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت کا استعمال کرسکیں۔
- خالی جگہوں میں درست الفاظ منتخب کرسکیں۔
- سوالوں کے جواب اور جملہ سازی کرسکیں۔
- جمع بنا سکیں۔
- گنتی ہندسوں اور الفاظ میں تحریر کر کے جملہ سازی کرسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت
- قصصِ قرآنی کی کُتب

### پیریڈز : ۳

### طریقۂ کار :

- طلبا سے باری باری بلند خوانی کروائیے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔
- لغت سے الفاظ کے معانی ، خالی جگہیں ، سوالوں کے جواب اور جملہ سازی کروائیے۔
- واحد جمع سمجھا کر طلبا سے تحریری کام کروائیے۔

## مشقی کام (حل شدہ):

۱۔ الفاظ کے معانی فرہنگ صفحہ ۱۸۵ پر ملاحظہ کیجیے۔

## ۲۔ کثیر الانتخابی جوابات (خالی جگہیں):

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| (i) طویل | (iii) قبطی | (v) چار سو سال | (viii) قتل کرنے | (ix) کوہِ طور | (xi) لقب |
| (ii) لقب | (iv) بنی اسرائیل | (vi) نجومیوں | (viii) آسیہ | (x) معجزات | (xii) نقصان |

## ۳۔ مختصر جوابات:

(i) اپنے خاندان کے سب افراد کو مصر بُلانے والے پیغمبر حضرت یوسف علیہ السلام تھے۔

(ii) فراعینِ مصر بنی اسرائیل پر ظلم وستم کرتے تھے۔

(iii) مصریوں کے خیال میں بنی اسرائیل کو زیادہ قوت ملنا خود فرعون کے لیے خطرہ بن سکتا تھا۔ اسی لیے فراعینِ مصر بنی اسرائیل پر ظلم کرتے تھے۔

(iv) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے انھیں صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں بہا دیا تھا کیونکہ فرعون نے حکم دیا تھا کہ اس سال بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے تمام لڑکوں کو قتل کر دیا جائے۔

(v) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن کا نام مریم ، بھائی کا نام ہارون اور والد کا نام عمران تھا۔

(vi) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شاہی محل میں پرورش پائی۔

(vii) ایک قبطی کے غیر ارادی قتل پر فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم صادر کیا۔

(viii) کوہِ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا ایک درخت سے نور کی روشنی پھوٹ رہی تھی اور تمام وادی نور سے معمور تھی۔

(ix) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی درخواست پر ان کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو نبوّت ملی۔

## ۴۔ تفصیلی جوابات:

(i) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ایک نجومی نے فرعونِ وقت کے لیے یہ پیش گوئی کی تھی کہ اس سال بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو فرعون کی ہلاکت اور تباہی کا باعث بنے گا۔ یہ سُن کر فرعون نے پیدا ہونے والے تمام لڑکوں کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔ اس لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے آپ علیہ السلام کی پیدائش کے فوراً بعد آپ علیہ السلام کو محفوظ اور زندہ رکھنے کی غرض سے ایک صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں بہا دیا مگر اللہ کی قدرت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے محل میں پہنچ گئے۔ (طلبا سے ان کے الفاظ میں لکھوائیے)

(ii) مصر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے نادانستگی میں ایک قبطی کا قتل ہوا۔ اس غیر ارادی قتل پر آپ علیہ السلام کو ندامت ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے اسی وقت بارگاہِ الٰہی میں استغفار کیا۔ اللہ نے آپ علیہ السلام کی اس لغزش کو معاف فرمایا۔ مگر جب فرعون کو اس قتل کی اطلاع ملی تو اس نے آپ علیہ السلام کے قتل کا حکم صادر کیا۔ لہٰذا آپ علیہ السلام نے ان حالات میں مصر چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور مدین جا بسے۔

(iii) جب اپنی زوجہ کے ہمراہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور کی جانب روانہ ہوئے تو انھوں نے ایک روشنی دیکھی اور سمجھا کہ یہ آگ ہے۔ بیوی کو وہاں چھوڑ کر آپ علیہ السلام آگے بڑھے تو دیکھا ایک درخت سے روشنی پھوٹ رہی ہے اور پوری وادی نور سے معمور ہے۔ یکا یک صدا آئی :

''اے موسیٰ! میں تمھارا پروردگار ہوں ، تم اپنی جوتیاں اتار دو۔ تم یہاں پاک میدان طویٰ میں ہو اور میں نے تمھارا انتخاب کرلیا ہے۔ تو جو حکم دیا جائے اسے سُنو۔ بے شک میں ہی خدا ہوں ، میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو میری عبادت کرو اور میری یاد کے لیے نماز پڑھا کرو۔''

(iv) کوہِ طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دو معجزات عطا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو عصا پھینکنے کا حکم دیا ، عصا زمین پر گرتے ہی ایک ہیبت ناک اژدھے میں تبدیل ہوگیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام خوفزدہ ہوگئے۔ ''حکم ہوا کہ ڈرو نہیں ، ہاتھ بڑھا کر پکڑ لو۔'' حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پکڑتے ہی وہ پھر عصا بن گیا ، دوسرا حکم ہوا ، ''اپنا ہاتھ بغل سے لگا کر نکالو وہ کسی عیب کے بغیر چمکتا دمکتا نکلے گا۔''

(v) کوہِ طور پر جب اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس جا کر دین حق کی طرف بلانے کا حکم دیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا :

''اے پروردگار! میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کردے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تا کہ وہ لوگ (میری) بات سمجھ سکیں۔''

اسی وقت آپ نے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا مددگار اور وزیر بنانے کی بھی دعا کی۔

(vi) اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور پر احکامات دیے کہ :

- ''تو میری عبادت کرو اور میری یاد کے لیے نماز پڑھا کرو۔''
- سرکش فرعون کے پاس واپس جاؤ اور اسے دین حق کی دعوت دو۔
- ''میری نشانیاں لے کر فرعون کے پاس جاؤ اور اس سے نرمی سے بات کرو ، شاید وہ غور کرے یا عذاب سے ڈر جائے۔''

اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی کہ ''میری یاد سے کسی وقت بھی غافل مت رہنا۔''

۵۔ الفاظ اور ان کے جملے :

| الفاظ | جملے |
|---|---|
| مشیّتِ ایزدی | ''صبر سے کام لیں ، یہی مشیت ایزدی تھی'' ، بیٹے کے انتقال پر محمود صاحب کو سب نے دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔ |
| ندامت | غلط کام کرنے سے انسان کو ہمیشہ ندامت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ |
| لغزش | گاڑی چلاتے ہوئے تھوڑی سی لغزش بہت بڑے نقصان کا سبب بنتی ہے۔ |
| عیب | ہمیں ہمیشہ دوسروں کے عیبوں پر پردہ ڈالنا چاہیے۔ |
| غیر ارادی | چنیوٹ میں سونا نکلنے کی خبر سُنی تو غیر ارادی طور پر خوشی کے مارے میری چیخ نکل گئی۔ |

۶۔ واحد جمع :

| جمع | واحد | جمع | واحد |
|---|---|---|---|
| تدابیر | تدبیر | قصص | قصّہ |
| علوم | علم | القاب | لقب |
| احکامات | حکم | مظالم | ظلم |
| احسانات | احسان | اطلاعات | اطلاع |

۷۔ ہندسے اور الفاظ :

| الفاظ | ہندسے | الفاظ | ہندسے | الفاظ | ہندسے | الفاظ | ہندسے |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| اڑسٹھ | ۶۸ | بارہ | ۱۲ | پینسٹھ | ۶۵ | سترہ | ۱۷ |
| اکہتّر | ۷۱ | چوبیس | ۲۴ | ستتّر | ۷۷ | بائیس | ۲۲ |
| پچاسی | ۸۵ | بتّیس | ۳۲ | بیاسی | ۸۲ | تینتیس | ۳۳ |
| چورانوے | ۹۴ | چوالیس | ۴۴ | ترانوے | ۹۳ | سینتالیس | ۴۷ |
| سو | ۱۰۰ | اٹھّاون | ۵۸ | ننانوے | ۹۹ | باون | ۵۲ |

۸۔ الفاظ اور ان کے جملے :

| جملے | الفاظ |
|---|---|
| پچّیس دسمبر قائدِاعظم کا یومِ ولادت ہے۔ | پچّیس |
| سیب سینتالیس روپے کلو ہیں۔ | سینتالیس |
| احمد کے والد کی عمر پچپن سال ہے۔ | پچپن |
| میری دادی جان کی عمر پچھتّر سال ہے۔ | پچھتّر |
| یہ کپڑا تراسی روپے میٹر ہے۔ | تراسی |
| یہ بانوے کپ شیشے کے ہیں۔ | بانوے |

## سرگرمی :

☆ سرگرمی کے لیے کنول صفحہ ۱۳ ملاحظہ کیجیے۔

☆ طلبا سے دی گئی ہدایات کے مطابق سرگرمی کروائیے۔

## موسم کا حال ...... (۱۴ تا ۱۷)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- ذرائع ابلاغ (ٹی وی/ریڈیو) سے آ گاہ ہوسکیں۔
- ابنِ انشا کے مزاحیہ اندازِ تحریر سے روشناس ہوسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت کا استعمال کرسکیں۔
- مشقی سوالوں کے جواب تحریر کرسکیں۔
- محاوروں اور ضربُ الامثال کو جملوں میں استعمال کرسکیں۔
- مرکّبِ توصیفی سے آ گاہ ہوسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- چارٹ
- لغت

### پیریڈز : ۴-۵

### طریقۂ کار :

- مثالی بلند خوانی کرتے ہوئے نئے الفاظ کی وضاحت کیجیے۔
- تبادلۂ خیال کیجیے۔ لغت سے الفاظ کے معانی اخذ کروائیے۔
- مشقی کام طلبا سے کروائیے، حوصلہ افزائی اور رہنمائی کیجیے۔
- مرکّبِ توصیفی کا چارٹ تختۂ نرم پر آویزاں کیجیے۔ طلبا سے تحریری کام کروائیے۔

## مشقی کام (حل شدہ):

۱۔ لغت سے تلاش کردہ الفاظ اور محاوروں کے معانی:

| الفاظ/محاورے | معانی |
|---|---|
| نہار منھ | صبح سویرے کچھ کھائے پیے بغیر |
| چھاتا | چھتر |
| برساتی | سائبان، بارش سے بچنے کا کوٹ |
| ابر آلود | بادل چھائے ہونا |
| دغا دینا | دھوکا دینا |
| بشارت | خوش خبری / ابہام |
| تان اُڑانا | راگ الاپنا، اونچے سُر میں گانا |
| دمِ تحریر | لکھتے وقت |
| پیش گوئی | کسی بات کی پہلے سے خبر دینا / اندازہ لگانا |
| کچّی گولیاں کھیلنا | نا تجربہ کار ہونا |
| سیر چشم | آسودہ حال، صابر، قناعت کرنے والا، سخی |
| گلا بیٹھنا | آواز کا بھاری یا خراب ہونا |
| سہل انگاری | آرام طلبی |
| ملہار | ایک راگ کا نام |
| پُروائی | یورپ سے آنے والی ہوا (بادِ مشرق) |
| وثوق | یقین |
| پارسال | سال گزشتہ |
| بھنبیری | تیتری کی شکل کا ایک برساتی کیڑا |
| قرونِ اولیٰ | پہلا زمانہ، زمانۂ قدیم |
| کھڑاگ | جھمیلا، فضول |
| تیقّن | بہت زیادہ یقین |

## ۲۔ تفصیلی جوابات:

(i) مضمون کا اندازِ تحریر طنزیہ اور مزاحیہ ہے۔

(ii) مرکزی خیال: 'موسم کا حال' ابنِ انشا کی طنزیہ اور مزاحیہ تحریروں میں سے ایک ہے۔ اس مضمون کا مرکزی خیال کراچی کے برسات کے موسم کی غیر یقینی صورتحال اور محکمہ موسمیات کی نا اہلی ہے۔ طنزیہ انداز میں محکمہ موسمیات کی غلط پیش گوئیوں سے عوام النّاس کے معمولات متاثر ہونے کا ذکر، نیز کراچی میں بارش کے لیے ترسے شہریوں کے جذبات کا اظہار بھی اس مضمون میں شامل ہے۔

(iii) پہلی بار اناؤنسر نے ٹیلی وژن پر گرج چمک کے ساتھ بارش ہونے کی بشارت دی جس پر مصنّف نے گھر والوں کو چارپائیاں اُٹھا کر ڈرائنگ روم میں رکھنے کا حکم دیا تا کہ بان بھیگ کر اکڑ نہ جائے اور گھاس کو پانی سے بچانے کے لیے لان پر دری بچھانے کی ہدایت دی۔

(iv) دوسری بار پیش گوئی پر مصنف کے یقین کی وجہ یہ تھی کہ آدمی ایک دن غلط بیانی کر سکتا ہے، دو دن کر سکتا ہے لیکن آج تیسرا دن ہے۔ کان دَھر کر سُن ہی لینا چاہیے۔

۳۔ جملوں کا واضح مفہوم اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی درج ذیل ہیں :

جملہ نمبر (i) :

| خط کشیدہ الفاظ | معانی |
|---|---|
| سیر چشم | صابر |

**مفہوم :**

- پیشِ نظر جملہ اس وقت کا ہے جب ٹی وی پر بار بار بارش گرج چمک کے ساتھ ہونے کا اعلان کیا جا رہا تھا اور مصنّف جو کہ کالم لکھتے تھے مگر اس پیش گوئی کی وجہ سے وہ ایک ہاتھ میں چھاتا اور دوسرے ہاتھ میں برساتی تھامے بارش کے انتظار میں تین روز تک بیٹھے رہے، جس کی وجہ سے وہ کچھ لکھ نہ سکے۔ مگر جب بارش نہ ہوئی تو وہ پہلی پیش گوئی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں چونکہ میں صبر کرنے والا انسان ہوں اس لیے ایک دن کی غلطی معاف کی جاسکتی ہے۔

جملہ نمبر (ii) :

| خط کشیدہ الفاظ | معانی |
|---|---|
| سہل انگاری | کاہلی، سُستی |

**مفہوم :**

- ٹی وی پر دوسرے دن دوبارہ بارش گرج چمک کے ساتھ ہونے کی پیش گوئی نشر ہوئی تو مصنّف کو یقین ہوگیا کہ اب تو بارش ضرور ہوگی لہٰذا انھوں نے سارے گھر والوں کو کام پر لگا دیا اور ساتھ میں انھوں نے تنبیہ کی کہ اب کسی کی بھی کاہلی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

جملہ نمبر (iii) :

| خط کشیدہ الفاظ | معانی |
|---|---|
| سادہ لوحی | بے وقوفی، بھولا پن |

**مفہوم :**

- پیشِ نظر جملہ میں مصنّف یہ بتا رہے ہیں کہ ریڈیو پر جو موسم برسات کے گانے آ رہے ہوتے ہیں وہ کوئی بھائی چھیلا پٹیالے والا (کلاسیکی گلوکار) مائیکروفون کے آگے بیٹھا گا نا نہیں گا رہا ہوتا، ایسا تو آپ اپنی سادگی کی بنا پر سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ دراصل موسم برسات کے گانوں کی ریکارڈنگ پیش گوئی کے ساتھ ہی نکال کر رکھ لی جاتی ہے اور بادلوں کے گھر آنے کے ساتھ ہی لگا دی جاتی ہے۔

جملہ نمبر (iv):

| خط کشیدہ الفاظ | معانی |
|---|---|
| قرونِ اولیٰ | پہلا/قدیم زمانہ |

مفہوم:

- پیشِ نظر جملہ مصنّف کے ظریفانہ اندازِ بیان پر مبنی ہے۔ وہ مذاقاً کہہ رہے ہیں کہ انھوں نے کافی دنوں سے کچھ نہ لکھا تھا اور وہ اب لکھنا چاہ رہے تھے مگر بارش کے امکان کے سبب اگر وہ چھتری پکڑتے تو کیسے لکھتے۔ اسی اثنا میں ان کے ایک دوست نے ان کا چھاتا سنبھالا تو انھوں نے لکھنا شروع کیا مگر جلد ہی وہ دوست چھاتا پکڑے تھک گئے تو انھوں نے اس کام سے معذرت کرلی۔ اسی لیے مصنّف اپنے دوست کو قرونِ اولیٰ (قدیم زمانے) کے دوستوں کی مثال دے کر کہتے ہیں کہ پُرانے وقتوں کے دوست تو اپنے دوستوں پر جان تک قربان کر دیتے تھے۔ ایک تم ہو کہ تم سے چھاتا تک نہیں پکڑا جا رہا ہے۔

۴۔ محاوروں اور ضربُ المثل کے معانی اور ان کا جملوں میں استعمال:

| محاورات | معانی | جملے |
|---|---|---|
| تان اُڑانا | گانا الاپنا | راگ ملہار کے پروگرام میں گائیکی کے اُستاد نے لمبی تان اُڑانے والے گلوکاروں کی خوب حوصلہ افزائی کی۔ |
| کان دھرنا | غور سے سننا، توجہ دینا | احمد کو جب سے پرنسپل صاحبہ نے سمجھایا ہے وہ استادِ محترم کی ہر بات پر سنجیدگی سے کان دھرتا ہے۔ |
| سر منڈاتے ہی اولے پڑنا | ہاتھ لگاتے ہی نقصان ہوا | ظہیر کو کاروبار کے آغاز میں ہی پندرہ لاکھ کا نقصان ایسے ہوا جیسے سر منڈاتے ہی اولے پڑتے ہیں مگر آج وہ کاروبار کی دنیا میں کامیاب انسان ہے۔ |
| دغا دینا | دھوکا دینا، فریب دینا | چور بازاری، رشوت خوری اور دغا دینا مومن کا شیوہ نہیں ہے۔ |

۵۔ مرکّبِ توصیفی:

(i) ٹھنڈی پُروائی (ii) طوفانی بارش (iii) ہمدرد دوست

(iv) نیک طبیعت (v) گُھپ اندھیرا (vi) سُریلی کوئل

## شکوہ ...... (صفحہ ۱۸ تا ۲۰)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- علّامہ اقبال کا شکوہ جو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی نظم ''شکوہ'' میں کیا ، سے آ گاہ ہوسکیں۔
- دی گئی شاعری پر غور کر کے نتیجہ یا وجوہات اخذ کرسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- الفاظ کے معانی اور تشریح کرسکیں۔
- سوالوں کے جواب تحریر کرسکیں۔
- قافیہ اور ردیف تحریر کرسکیں۔
- سابقوں اور لاحقوں کے استعمال سے نئے الفاظ بناسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

### پیریڈز : ۳

### طریقۂ کار :

- معلّم/معلّمہ کلام کو درست تلفّظ سے بلند خوانی کر کے سنائیں۔
- بعد ازاں طلبا سے بلند خوانی بھی کروائیے۔ پھر تبادلۂ خیال کیجیے۔
- الفاظ کے معانی اور مشقی کام کروائیے۔

### مشقی کام (حل شدہ) :

۱۔ الفاظ کے معانی فرہنگ صفحہ ۱۸۵ پر ملاحظہ کیجیے۔

۲۔ نظم ''شکوہ'' کے دوسرے بند کے پہلے چار اشعار کی تشریح :

نظم ''شکوہ'' اقبال نے اللہ کے حضور شکوے کے انداز میں لکھی ہے۔ مسلمانوں کے آباؤ اجداد کے کارنامے بیان کرتے ہوئے اسلام سے پہلے کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی دنیا میں آمد سے پہلے عرب میں جہالت کا دَور دورہ تھا ، لوگ بُرائیوں میں گِھرے ہوئے تھے۔ کوئی پتھّروں کو سجدہ کرتا تو کوئی درختوں کو اپنا خدا کہتا تھا۔ انسان کی نگاہ صرف اس معبود کو نعوذ باللہ خدا ماننے کی

عادی ہو چکی تھی جسے وہ اپنے حواس سے محسوس کرسکیں۔ اس جہالت کی تاریکی میں ایک ایسے خدا کا تصور واضح کرنا اور ان کو اس پر یقین دلانا بہت مشکل تھا۔ ایسا رب جو ایک ہو، ہر شے پر قادر ہو، اس کا ایمان یقین پیدا کرنا جان جوکھم کا کام تھا۔ کیونکہ اس سے قبل عالمِ انسانیت متعدد معبودوں کی پرستش کا عادی تھا۔

۳۔ دوسرے بند کے آخری دو اشعار کی تشریح:

تشریح سے قبل طلبا سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ،مسلمان فاتحین کے کارناموں کے حوالے سے تبادلۂ خیال کیجیے۔

## اشارات:

(i) صرف اورصرف اللہ کی رضا کے لیے ہر کام کرنا، وہ کسی پر شفقت ہو یا کوئی ملک فتح کرنا ہو۔

(ii) سادگی اور اخلاص کی خوبیاں رکھتے ہوئے دنیا بھر کے فقیروں سے لے کر بادشاہوں تک سے معاملات کرنا۔

(iii) عدل و انصاف کی پاسداری کرنا اور کروانا خواہ مسلمانوں سے معاملات ہوں یا غیر مسلموں سے ، امیروں سے ہوں یا غریبوں سے۔

امثال:

(i) طارق بن زیاد اور حضرت خالد بن ولید کا صرف اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے جنگ کرنا۔

(ii) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سر کے نیچے پتھر رکھ کر درخت کے نیچے سونا، حالانکہ وہ بہت عظیم سلطنت کے مالک تھے۔

(iii) محمد بن قاسم کا قیدیوں کو بحری قزاقوں سے چھڑانے بصرہ سے دیبل آنا اور پھر اپنے حُسن سلوک سے سندھ میں اسلام کا بول بالا کرنا۔

۴۔ تیسرے بند کی تشریح مع حوالہ:

حوالہ: یہ بند علّامہ اقبال کی مشہور نظم شکوہ سے لیا گیا ہے۔ اس نظم میں علّامہ نے شکوے اور شکایت کا انداز اپنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر مسلمانوں کی قربانیوں اور اللہ سے محبت کا تذکرہ کرتے ہوئے وہ مسلمانوں کی اس زبوں حالی اور پستی کی شکایت کرتے ہیں۔ علّامہ نے دراصل شکوہ کے ذریعے مسلمانوں میں پائے جانے والے خیالات کی عکّاسی کی اور جواب شکوہ کے ذریعے مسلمانوں کو اس حالت زار پر پہنچنے کی وجوہات اور اس ذلّت سے نکلنے کے بارے میں سوچ اُجاگر کرنے اور جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کی۔

تشریح: نظم کے اس بند میں علّامہ اقبال مسلمانوں کے اس سنہری دَور کا تذکرہ کررہے ہیں جب مسلمان دین پر عمل پیرا تھے۔ اسی وجہ سے وہ دَور مسلمانوں کا تابناک دَور تھا جس میں ان کی سلطنت اسپین اور افریقا تک پھیلی اور انھوں نے علم و ہُنر کے ہر میدان میں بے انتہا ترقی کی۔ اسی دَور میں جبکہ مسلمان فتوحات پر فتوحات کر رہے تھے اور اس کے ساتھ ہی تکبّر سے بہت دُور اور اسلام کے بتائے مساوات کے اصولوں پر سختی سے کاربند تھے۔ عین لڑائی کے وقت بھی نماز کی پابندی ان کا شیوہ تھی۔ صف بندی کرتے ہوئے ایک غلام اور ایک حکمران دونوں ایک ہی صف میں کھڑے ہوتے تھے۔ اس مساوات میں دیکھنے والوں کو یہ تمیز کرنا مشکل تھا کہ کون امیر ہے کون غریب، کون مالک ہے کون غلام۔ اللہ کی بارگاہ میں سب دنیاوی عہدے اور مناصب سے ماورا ہو کر حاضر ہوجاتے تھے۔

## قواعد :

یہ ایک ایسا مثالی منظر تھا جو کبھی کسی مذہب یا قوم میں پہلے نہیں دیکھا گیا تھا۔

۵۔ ''شکوہ'' نظم کی قسم مسدّس ہے۔

۶۔ نظم ''شکوہ'' کے پہلے بند کے ردیف اور قافیے :

| پہلے بند کے چار مصرعے | قافیے | ردیف |
|---|---|---|
| کیوں زیاں کار بنوں ، سُود فراموش رہوں | فراموش | رہوں |
| فکر فردا نہ کروں ، محو غم دوش رہوں | دوش | رہوں |
| نالے بلبل کے سُنوں اور ہمہ تن گوش رہوں | گوش | رہوں |
| ہم نوا! میں بھی کوئی گل ہوں کہ خاموش رہوں | خاموش | رہوں |

☆ دوسرے بند کے پہلے چار مصرعوں کے قافیے :

(i) منظر (ii) شجر (iii) نظر (iv) کر

☆ دوسرے بند کے آخری دو مصرعوں کی ردیف اور قافیے :

قافیے : (i) نام (ii) کام

ردیف : ترا

☆ تیسرے بند کے پہلے چار مصرعوں کے قافیے :

(i) نماز (ii) حجاز (iii) ایاز (iv) نواز

☆ تیسرے بند کے آخری دو مصرعوں کے قافیے اور ردیف :

قافیے : (i) غنی (ii) سبھی

ردیف : ایک ہوئے

۷۔ سابقوں اور لاحقوں سے بنائے گئے الفاظ درج ذیل ہیں :

☆ ہم : (i) ہم نوا (ii) ہم زباں (iii) ہم جماعت (iv) ہم کلام

☆ لا : (i) لاثانی (ii) لامکاں (iii) لاجواب (iv) لاحاصل

☆ فراموش : (i) سُود فراموش (ii) وعدہ فراموش (iii) ناقابلِ فراموش (iv) احسان فراموش

☆ گار : (i) گناہ گار (ii) خدمت گار (iii) طلبگار (iv) روزگار

☆ بے : (i) بے چارا (ii) بے کار (iii) بے نام (iv) بے سہارا

# نظم : جوابِ شکوہ ...... (صفحہ ۲۱ تا ۲۲)

## مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

## عمومی مقاصد :

- جوابِ شکوہ تحریر کرنے کے مقاصد سے آ گاہ ہوسکیں۔
- اقبال کی شاعرانہ خصوصیت سے آ گاہ ہوسکیں۔
- مسلمانوں کی کمزوریوں پر نظر کر کے بہتری کے لیے کوشش کا جذبہ پیدا کرسکیں۔

## خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- اشعار کی تشریح اور سوالوں کے جواب اخذ کرسکیں۔
- متضاد الفاظ تحریر کرسکیں۔

## مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

## پیریڈز : ۴-۵

## طریقۂ کار :

- سب سے پہلے معلم/ معلّمہ درست تلفّظ اور خوش الحانی سے نظم پڑھیں ، پھر طلبا سے باری باری پڑھوایئے۔
- تبادلۂ خیال کرنے کے بعد مشقی کام کروایئے۔
- لغت کی مدد سے الفاظ کے معانی اخذ کروایئے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

۱۔ الفاظ کے لغت سے تلاش کردہ معانی :

| الفاظ/تراکیب | معانی |
|---|---|
| غم انگیز | درد سے بھرا |
| اشکِ بے تاب | بے قرار آنسو |
| پیمانہ | گلاس ، پیالہ ، ناپنے کا آلہ |
| آسماں گیر | آسماں پکڑنے والا/ آسماں تک آواز پہنچانا |
| نعرۂ مستانہ | دیوانے کا نعرہ |
| شوخ زباں | ناز وغمزے اور شوخی بھرا بیان رکھنے والا |
| حسن ادا | بیان کرنے کا سلیقہ ، ادائیگی کا حسین انداز |
| ہم سخن | ساتھی ، دوست ، ساتھ بات چیت کرنے والا ، ہم خیال |
| مائل بہ کرم | کرم کرنے پر آمادہ لطف وکرم کرنے اور نوازنے کے لیے تیار |
| سائل | سوال کرنے والا |
| رہرو منزل | منزل کی طرف چلنے والا |
| جوہرِ قابل | قابلیت رکھنے والا |
| گِل | مٹّی ، کیچڑ |
| شانِ کئی | بادشاہوں جیسی شان (کے ، کنیخسر و ، بادشاہ کا نام) |
| گراں | بھاری |
| طبع آزاد | آزاد طبیعت |
| جذبِ باہم | آپس کی کشش ایک دوسرے سے رشتہ |
| محفلِ انجم | ستاروں کی محفل |
| منفعت | نفع ، فائدہ |
| فرقہ بندی | فرقوں میں بٹ جانا |
| پنپنا | ترقی کرنا ، نشوونما پانا |
| آئینِ وفاداری | وفاداری کا طریقہ |

## تشریح :

۲۔ علامہ اقبال نے ایک طویل نظم ''شکوہ'' لکھی جس میں انھوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور شکوے کے انداز میں مسلمانوں کے اسلاف کے کارنامے بیان کیے تھے۔ اس نظم پر شدید اعتراضات کیے گئے۔ علاّمہ اقبال نے ''جوابِ شکوہ'' کے عنوان سے ۱۹۱۳ء میں ایک طویل نظم لکھی جو ۳۶ بندوں پر مشتمل ہے۔ اس نظم میں خدا کی طرف سے ''شکوہ'' کا جواب دیا گیا ہے۔

نظم ''جوابِ شکوہ'' کا مرکزی خیال مسلمانوں کی پستی کی وجوہات بیان کرنا ہے۔ شاعر نے مسلمانوں کو ماضی پر نازاں رہنے اور حال سے شاکی رہنے سے منع کرتے ہوئے ان کی آج کی حالت کی وجوہات بتائی ہیں۔ ان کی کمزوریاں دور کرنے کی جانب دل سوزی سے توجہ دلاتے ہوئے بہتری کی تجاویز بھی دی ہیں۔

۳۔ دوسرے، تیسرے اور چوتھے بند کی تشریح:

دوسرا بند:

ہم تو مائل بہ کرم ہیں، کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے، رہروِ منزل ہی نہیں
تربیت عام تو ہے، جوہرِ قابل ہی نہیں
جس سے تعمیر ہو آدم کی، یہ وہ گِل ہی نہیں
کوئی قابل ہو تو ہم شانِ کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

حوالہ: پیشِ نظر بند علاّمہ اقبال کی شہرۂ آفاق نظم ''جوابِ شکوہ'' سے لیا گیا ہے اور یہ نظم ان کے اُردو کلام کے مجموعے ''بانگِ درا'' سے ماخوذ ہے۔ اس نظم میں ڈاکٹر شاعرِ مشرق علاّمہ اقبال نے مسلمانوں کو احساس دلایا ہے کہ وہ اپنی پستی اور ذلت کے خود ذمے دار ہیں۔

تشریح: اللہ تعالیٰ کی طرف سے علاّمہ اقبال مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ 'ہم' تو اب بھی مسلمانوں پر نوازشات کے لیے تیار ہیں لیکن خوابِ غفلت میں پڑے یہ لوگ ہم سے لُطف و نوازش کا سوال تک نہیں کرتے، راہ تو بھٹکے ہوؤں کو دکھائی جاتی ہے لیکن جو منزل کی طرف رواں دواں ہی نہ ہو وہ بھٹکے گا کیسے اور اسے راہ دکھائی کیسے جائے گی؟ اسی طرح تربیت کے لیے قرآنی تعلیمات اور پیغام عام ہے لیکن اس سے فائدہ اُٹھانے والے قابل لوگ ناپید ہیں۔ وہ آدم جس کو میں نے زمین پر اپنا خلیفہ اور نائب بنا کر بھیجا تھا اب تمھاری مٹّی میں وہ خُو بُو نہیں کہ ویسا ہی آدم بنایا جاسکے۔ ہاں اب بھی اگر تم میں کوئی قابل ہو تو ہم اسے نوازنے میں کمی نہیں کرتے۔ اسے ہم بڑے سے بڑے بادشاہوں سے بھی زیادہ رتبہ اور شان عطا فرماتے ہیں۔ اصل چیز جستجو ہے، جستجو اور شوق کی بِنا پر ہم نئی دنیائیں اب بھی عطا فرمانے کو تیار بھی ہیں اور عطا کر بھی رہے ہیں۔

تیسرا بند:

کس قدر تم پہ گراں صبح کی بیداری ہے
ہم سے کب پیار ہے! ہاں نیند تمھیں پیاری ہے
طبعِ آزاد پہ قیدِ رَمَضاں بھاری ہے
تمھی کہہ دو، یہی آئینِ وفاداری ہے؟
قوم مذہب سے ہے، مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذبِ باہم جو نہیں، محفلِ انجم بھی نہیں

حوالہ: بند نمبر ۱ میں ملاحظہ کیجیے۔

تشریح: شاعر اس نظم میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اے مسلمانو! تمھارا تو یہ حال ہے کہ تم تو ہر روز نماز کی ادائیگی سے غافل رہتے ہو۔ صبح کی نیند تمھیں اپنے رب کی عبادت سے زیادہ پیاری ہے، ماہِ رمضان کے روزے تمھارے لیے قید

کی مانند ہیں۔ اب تم ہی بتاؤ، دینِ اسلام کے تقاضوں کے ساتھ تم کتنی وفاداری کرتے ہو؟ قوم کی علامت تو مذہب سے ہے۔ اگر تم اپنے ہی دینِ اسلام سے روگردانی کرو گے تو تمھاری پہچان ختم ہوجائے گی۔ شاعر ستاروں کی مثال دے کر سمجھا رہے ہیں کہ ستاروں کو دیکھو وہ کیسے آپس میں کشش کی وجہ سے ایک محفل کی مانند نظر آتے ہیں۔ مطلب یہ کہ مذہب میں ہی وہ مقناطیسی قوت ہے جو ملّت کے تمام اجزا کو آپس میں جوڑ کر رکھتی ہے۔

چوتھا بند :

منفعت ایک ہے اس قوم کی ، نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی ﷺ ، دین بھی ، ایمان بھی ایک
حرمِ پاک بھی ، اللہ بھی ، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

حوالہ : (بند نمبر۱ میں ملاحظہ کیجیے)

تشریح : دنیا کے تمام مسلمان ملّت واحد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان سب کا نفع اور نقصان ایک ہے، ان کا دین ایک ہے، اللہ ایک ہے، رسول ﷺ ایک ہے، کعبۃ اللہ (مرکز) ایک اور قرآن (ضابطۂ حیات) ایک ہے۔ ان حالات میں اگر سارے مسلمان بھی ایک ہو جاتے تو کتنا اچھا ہوتا، اس کے برعکس تمھارا حال یہ ہے کہ تم مختلف فرقوں، ذاتوں اور قبیلوں میں بٹے ہوئے ہو، کیا دنیا میں ترقی کرنے اور سر بلند ہونے کے یہی طریقے ہیں؟

۴۔ نظم ''جوابِ شکوہ'' کے پہلے اور دوسرے بند کے ردیف اور قافیے :

☆ پہلے بند کے پہلے چار مصرعے :

| قافیے | ردیف |
|---|---|
| افسانہ | ترا |
| پیمانہ | ترا |
| مستانہ | ترا |
| دیوانہ | ترا |

☆ پہلے بند کے آخری دو مصرعے :

| قافیے | ردیف |
|---|---|
| ادا | سے تُونے |
| خدا | سے تُونے |

☆ دوسرے بند کے پہلے چار مصرعے :

| قافیے | ردیف |
|---|---|
| سائل | ہی نہیں |
| منزل | ہی نہیں |
| قابل | ہی نہیں |
| گِل | ہی نہیں |

☆ دوسرے بند کے آخری دو مصرعے :

| قافیے | ردیف |
|---|---|
| کئی | دیتے ہیں |
| نئی | دیتے ہیں |

۵۔ یہ سوال طلبا کو خود کرنے دیجیے۔

۶۔ نظم 'جوابِ شکوہ' میں مسلمانوں کی درج ذیل کمزوریوں کا تذکرہ ہے :

| کمزوریاں | معانی |
|---|---|
| کوئی سائل ہی نہیں | مسلمان اپنی حالت پر اتنے مطمئن ہیں کہ اس کی بہتری کے لیے سوال/کوشش تک نہیں کرتے۔ |
| رہروِ منزل ہی نہیں | یہ خبر ہی نہیں کہ کون سا راستہ یا منزل ہماری ہے اور ہم اس پر چل سکیں۔ |
| جوہرِ قابل ہی نہیں | وہ دیکھنے اور پرکھنے والی نگاہ نہیں ہے کہ اپنے لیے بہتری کا طریقہ اپنالیں۔ |
| گراں صبح کی بیداری | صبح سویرے اُٹھنا ، اللہ کی عبادت کرنا ، یہ سب کرنا بہت مشکل لگتا ہے۔ |
| قیدِ رَمَضاں بھاری | صبح سے شام تک بھوکے پیاسے رہ کر نفس کو قابو کرنے کے رمضان کے ایّام مشکل سے گزرتے ہیں۔ |
| فرقہ بندی | مختلف ذاتوں اور زبانوں میں تقسیم ہو کر ایمانی حرارت سے دُور ہو گئے ہیں۔ |

نوٹ : ان کمزوریوں کو دُور کرنے کی تجاویز طلبا سے لکھوائیے :

۷۔ الفاظ اور ان کے متضاد :

| الفاظ | متضاد | الفاظ | متضاد |
|---|---|---|---|
| غم | خوشی | بیداری | خوابیدگی |
| عام | خاص | قید | آزادی |
| تعمیر | تخریب | وفاداری | بے وفائی |
| قابل | نا قابل | فرقہ بندی | قومی اتحاد ، یک جہتی |

## ذرائع ابلاغ اور ہم ...... (صفحہ ۲۳ تا ۲۴)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### خصوصی مقاصد :

- سروے کرنا سیکھ سکیں۔ سروے کے نتائج گراف میں ظاہر کرنا سیکھ سکیں۔ حاصل شدہ معلومات کو استعمال کرنے کی تجاویز دے سکیں۔
- اخبار سے متعلق اہم حصّوں سے آگاہ ہوسکیں۔ (خواندگی کے اہداف کا حصول ممکن ہو سکے)
- شہ سرخیوں کا پس منظر، مختلف الفاظ کے معانی ، خبر بنانا اور خطوط نویسی کر سکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

### پیریڈز : ۲

### طریقۂ کار :

- سروے کیجیے اور نتائج تختۂ نرم پر بھی آویزاں کیجیے۔
- اخبار سامنے رکھ کر سمجھائیے۔ پھر باری باری اخبار کے مختلف حصّوں کے بارے میں طلبا سے پوچھیے۔
- طلبا سے اخباری تراشے ان کی کاپی میں چپکوا کر اس کے مختلف حصّوں کے نام لکھوائیے۔

### مثالی نمونہ :

☆ کنول صفحہ ۲۳ تا ۲۴ ملاحظہ کیجیے۔

- صفحہ ۲۴ پر دی گئی سرگرمیاں کروائیے۔
- خبر کے لیے ضروری ہے کہ آپ مثلث معکوس (▽) کا نظریہ اختیار کریں یعنی اہم ترین بات پہلے اور تفصیلات بعد میں بتائیے۔
- اخبار کے مدیر کے نام خط لکھوائیے۔ دی گئی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے خط لکھنے کا طریقہ دہرائیے۔ القاب و آداب ، نفسِ مضمون اور اختتام پر خصوصی توجہ دیجیے۔

## تقریر کرنا ...... (صفحہ ۲۵)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- ابلاغ کے ایک موثر طریقے ''تقریر'' سے آگاہ ہوسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- تقریر نویسی کی مہارت حاصل کرسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

### پیریڈز : ۲

### طریقۂ کار :

- چند منٹ تک طلبا کو خاموش مطالعہ کرنے دیجیے۔
- تمام نکات کی وضاحت کر کے تقریر کرنا سکھائیے۔ اس کے لیے ممکن ہو تو کچھ مقررین کی تقاریر کی ویڈیوز دکھائیے۔
- کنول صفحہ ۲۵ پر موجود مثالی نمونہ اس ضمن میں مددگار ہوگا۔

## قواعد : علاماتِ وقف ...... (صفحہ ۲۶ تا ۲۷)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقصد :

- علاماتِ وقف کا استعمال کر سکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- ورک شیٹ

### پیریڈز : ۲

### طریقۂ کار :

- تمام علاماتِ وقف کو تختۂ تحریر پر سمجھایا جائے اور پھر تحریری کام کروا کر جانچ کی جائے کہ طلبا علاماتِ وقف سے کس حد تک واقف ہو گئے ہیں۔
- طلبا سے ہر علامتِ وقف پر دو جملے بنوائیے۔
- علاماتِ وقف کے استعمال کے لیے طلبا کو پیراگراف دیجیے اور ان سے علاماتِ وقف کا استعمال کروائیے۔

**مثالی نمونہ (حل شدہ) :**

## پیراگراف

گیدڑ کی موت آتی ہے تو شہر کی طرف دوڑتا ہے۔ ہماری جو شامت آئی تو ایک دن اپنے پڑوسی لالہ جی سے برسبیلِ تذکرہ کہہ بیٹھے کہ ’’لالہ جی! امتحان کے دن قریب آتے جاتے ہیں ، آپ سحر خیز ہیں ذرا ہمیں بھی صبح جگا دیا کیجیے۔‘‘ وہ حضرت بھی معلوم ہوتا ہے نفلوں کے بھوکے بیٹھے تھے۔ دوسرے دن اُٹھتے ہی انھوں نے ہمارے دروازے پر مکّا بازی شروع کردی۔ میں کیا میرے آباؤ اجداد کی رُوحیں اور میری قسمت خوابیدہ تک جاگ اُٹھی ہوگی۔ بہتیرا آوازیں دیتا ہوں ، ’’اچھا! ...... اچھا! ...... جاگ گیا ہوں! ......‘‘ آنجناب ہیں کہ سنتے ہی نہیں۔ خدایا! کس آفت کا سامنا ہے۔ یہ سوتے کو جگا رہے ہیں یا مُردے کو جِلا رہے ہیں؟

## قواعد : نظم کی اقسام ...... (۲۸ تا ۲۹)

**مقاصد :**

طلبا اس قابل ہوں کہ :

**عمومی مقاصد :**

- نظم کی مختلف اقسام سے آگاہ ہوسکیں۔

**مددگار مواد :**

- تختۂ تحریر

**پیریڈز : ۲**

**طریقۂ کار :**

- نظم کی اقسام سمجھائیے بعد ازاں طلبا سے تبادلۂ خیال کرتے ہوئے ان کی امثال لکھوائیے۔
- مرکّب اور ان کی اقسام سمجھا کر طلبا سے اس کی امثال بنوائیے۔

## مثالی نمونہ (حل شدہ):

- نظم کی اقسام کے لیے کنول کا صفحہ ۲۸ تا ۲۹ ملاحظہ کیجیے۔

☆ غزل کی مثال:

غالبؔ

دلِ ناداں تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے

☆ قصیدے کی مثال:

نعت ...... مولانا ظفرؔ علی خان

دیکھی نہیں کسی نے اگر شانِ مصطفیٰ ﷺ
دیکھے کہ جبرائیل علیہ السلام ہے دربانِ مصطفیٰ ﷺ

☆ مرثیے کی مثال:

صبح کا سماں ...... میر انیسؔ

وہ دشت وہ نسیم کے جھونکے وہ سبزہ زار
پھولوں پہ جا بجا وہ گہر ہائے آب دار
اُٹھنا وہ جھوم جھوم کے شاخوں کا بار بار
بالائے نخل ایک جو بلبل تو گل ہزار
خواہاں تھے نخلِ گلشن زہرا رضی اللہ عنہا جو آب کے
شبنم نے بھر دیے تھے کٹورے گلاب کے

☆ مثنوی کی مثال:

میر اثرؔ

ٹک بھی تنہا اگر میں پاؤں تجھے
درد کی باتیں کچھ سناؤں تجھے
دردِ دل سے بھلا تو واقف ہو
دل لگا کر سنے حقیقت کو
آج تک میں نے تجھ سے کچھ نہ کہی
جی کی جی ہی میں ساری بات رہی
دیکھ تو میں بھی جان رکھتا ہوں
منھ میں آخر زبان رکھتا ہوں

☆ رُباعی کی مثال:

میر انیسؔ

گلشن میں صبا کو جستجو تیری ہے
بلبل کی زباں پہ گفتگو تیری ہے
ہر رنگ میں جلوہ ہے تیری قدرت کا
جس پھول کو سونگھتا ہوں بُو تیری ہے

☆ مخمس کی مثال:

ہنس نامہ ...... نظیرؔ اکبرآبادی

دنیا کی جو الفت کا ہوا دل کو سہارا
اور اس نے خوشی کو مِری خاطر میں اُتارا
دیکھی جو یہ الفت تو مِرا دل یہ پکارا
آیا تھا کسی شہر سے اک ہنس بچارا
اک پیڑ پہ جنگل کے ہُوا اس کا گزارا

☆ مسدس کی مثال:

مدوجزرِ اسلام ...... الطاف حسین حالیؔ

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن دل میں سب کے لگا دی
اِک آواز میں سوتی بستی جگادی
پڑا ہر طرف غُل یہ پیغامِ حق سے
کہ گونج اُٹھے دشت و جبل نامِ حق سے

☆ قطعہ کی مثال:

اکبرؔ الٰہ آبادی

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرتِ قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

## تفہیم : حقائق اور خیالات کی پہچان ...... (صفحہ ۳۰ تا ۳۱)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### خصوصی مقاصد :

- Higher order of thinking (HOT) فہم کے اعلیٰ درجوں اور مواد کی مدد سے حقائق و خیالات پہچاننے کی مہارت حاصل کرسکیں۔
- اخبار میں شائع ہونے والی خبر کی اصلیت جان سکیں۔ (کہ خبر یا مضمون صرف خیالی ہے یا حقیقی)
- سچ اور مفروضوں میں تمیز کرسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

### پیریڈز : ۲

### طریقۂ کار :

- تفہیم پڑھنے کا وقت دیجیے۔
- تبادلۂ خیال کے ذریعے وضاحت کیجیے۔
- تبادلۂ خیال کے ذریعے حقائق اور خیالات کی پہچان کروائیے۔

| حقائق | خیالات |
|---|---|
| ۱۔ علی عہد ساز باکسر کی داستانِ حیات<br>۲۔ متوازن غذا<br>۳۔ کراچی کی بیشتر مساجد میں اوقات نمازِ با جماعت | ۱۔ مصباح ورلڈ کپ میں بھی کارنامے انجام دیں گے، والدہ<br>۲۔ ۲۰۱۶ء کو زمین کا سال قرار دیا جائے۔ |

## تفہیم: ملّی وحدت ...... (صفحہ ۳۲ تا ۳۴)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- ملّی وحدت کے جذبے کو نشو و نما دے سکیں۔
- تقریر لکھنے کے طریقے سے مانوس ہوسکیں۔

## خصوصی مقاصد :

- تقریر پڑھ کر دیے گئے سوالوں کے جواب اخذ کرسکیں۔
- لغت سے معانی اخذ کرسکیں۔
- جملہ سازی کرسکیں۔
- متضاد بناسکیں۔

## مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

## پیریڈز : ۵-۶

## طریقۂ کار :

- طلبا سے باری باری بلند خوانی کروایئے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔
- لغت سے الفاظ کے معانی اور جملہ سازی کروایئے۔
- متضاد سمجھایئے اور تحریری کام طلبا سے کروایئے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

ا۔ الفاظ کے لغت سے تلاش کردہ معانی :

| الفاظ | معانی |
|---|---|
| ملّی وحدت | قومی یکجہتی ، قوم کا متحد ہونا |
| گوش گزار | آگاہ کرنا ، سنانا |
| ربطِ ملّت | قوم کا اتحاد ، قوم کا ایک دوسرے سے رابطہ/تعلق |
| ازحد | نہایت ، بہت زیادہ |
| مشترکہ | مل جُل کر ، شراکت سے |
| رسوم و رواج | دستور |
| نقل مکانی | تبدیل کرنا ، ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا |
| مسافت | سفر ، فاصلہ ، دُوری |
| بے یارو مددگار | جس کا کوئی دوست اور ساتھ دینے والا نہ ہو |

## ۲۔ جوابات :

(i) ''ملّی وحدت'، کے معانی قومی اتحاد اور اتفاق ہے۔

(ii) پاکستان کی بنیاد مذہب پر رکھی گئی ہے۔

(iii) ایک اُمت ہونے کا احساس علامہ اقبال سے پہلے مسلمان رہنما جمال الدّین افغانی اُجاگر کر چکے تھے۔

(iv) لوگوں نے جانی و مالی قربانیوں کے ساتھ ساتھ اپنی عزت و آبرو کی بھی قربانیاں دیں۔ (طلبا سے اضافہ کروائیے)

(v) ماضی کے بارے میں جاننا بے حد ضروری ہے تاکہ اندازہ کرسکیں کہ ہمارے بزرگوں نے کتنا طویل سفر کیا اور کتنی قربانیاں دیں۔ ماضی اور اپنے آباؤ اجداد کی کوششوں کو یاد رکھنا اس لیے بھی ضروری ہے تاکہ آئندہ ہم بھی ایسی کوشش کرتے رہیں اور آزادی اور غلامی کے دَور میں فرق کرسکیں۔

(vi) یہ واحد اسلامی مملکت ہے جو اسلام کے نام پر بنی، جو ایٹمی طاقت ہے، جو وسائل سے مالا مال ہے اور جو بہترین صلاحیتیں رکھنے والے پُر جوش اور مخلص مسلمانوں پر مشتمل ہے۔

(vii) قوم بننا اس لیے ضروری ہے کہ اس کے بغیر ترقی اور عزت کا تصوّر بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ہم اپنے انفرادی کام کرنے اور اس میں شراکت داری نہ کرنے کی بنا پر بطور قوم اُبھر کر سامنے نہیں آرہے۔

(viii) طلبا سے عبارت پڑھوا کر جواب اخذ کروائیے۔

۳۔ جملوں کا مفہوم اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے :

(i) مفہوم : پیشِ نظر جملے کا مفہوم یہ ہے کہ فرد یعنی کسی بھی قوم سے تعلق رکھنے والے افراد اپنی قوموں کے لیے اس لیے اہم ہوتے ہیں کیونکہ افراد سے ہی قوم کی پہچان ہوتی ہے۔ اسی طرح افراد کو بھی اپنی شناخت کے لیے قوم کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ قوموں کے جھرمٹ میں ان کی پہچان ہوسکے۔ دنیا کے لوگ جان سکیں کہ یہ فرد کس قوم و ملک سے تعلق رکھتا ہے۔

(ii) مفہوم : پیشِ نظر جملے کا مفہوم یہ ہے کہ اگر افراد مل کر ایک قوم کی شکل میں اُبھریں تو یقیناً اس کے نتیجے میں ہونے والی ترقی کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔ اس کی مثال کے لیے ہم چین کی طرف دیکھ سکتے ہیں جو نشے میں ڈوبے افراد پر مشتمل ایک ملک تھا۔ اب وہ ایک قوم کی شکل میں دنیا کی ایک بڑی اور ترقی یافتہ طاقت کے رُوپ میں سب کے سامنے ہے۔

- الفاظ اور تراکیب کا جملوں میں استعمال :

| الفاظ/تراکیب | جملے |
|---|---|
| ملّی وحدت | ملّی وحدت وہ طاقت ہے جو بڑی سے بڑی سازش کو ناکام کر دیتی ہے۔ |
| قوم | دین اسلام کے اصولوں پر کار بند رہنے میں ہی مسلمان قوم کی فلاح و بقا ہے۔ |
| مشترکہ | میرا اور میرے دوستوں کا مشترکہ فیصلہ ہے کہ بیرون ملک جانے کے بجائے ہم اب پاکستان میں ہی رہیں گے۔ |
| ناطے | پڑوسی ہونے کے ناطے ہم ایک دوسرے کے کام آتے رہتے ہیں۔ |
| مسافت | اجنبی بڑی لمبی مسافت کے بعد واپس آ گیا۔ |
| اختلافات | سیاسی اختلافات کی وجہ سے پاکستان بحران کا شکار ہے۔ |
| انفرادی | آپس میں سبقت لے جانے کی انفرادی کوششوں کی وجہ سے ٹیم میچ نہ جیت سکی۔ |
| باعزّت | حرا نے باعزّت طریقے سے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ |

۵۔ الفاظ اور ان کے متضاد :

| الفاظ | متضاد | الفاظ | متضاد |
|---|---|---|---|
| اتحاد | افتراق | مشترک | منفرد |
| بیرون | اندرون | تفصیل | اختصار |
| تعلق | لاتعلق | ترقی | تنزّلی |
| ضروری | غیرضروری | اختتام | آغاز |
| آباد | ویران | | |

۶۔ تقریر میں استعمال کے گئے اشعار کی تشریح درج ذیل ہے :

- اس تفہیم میں استعمال ہونے والے یہ اشعار علّامہ اقبال کے ہیں۔ دراصل اقبال مسلمانوں کو ملی وحدت کا سبق دینا چاہتے تھے ، اسی لیے اقبال نے نہایت خوبی سے افراد کو قوم کی اہمیت سمجھائی۔ اقبال کا نظریہ تھا کہ افراد کے اتحاد سے قوم ترقی کرتی ہے۔ یہاں اقبال نے فرد کو موج اور اقوام کو دریا کہا ہے۔ وہ کہتے ہیں جب تک ایک فرد اپنی قوم کے لیے مثبت سوچ کے ساتھ حرکت نہیں کرے گا قوم ترقی نہیں کرے گی ، کیونکہ فرد کی مثبت سوچ اجتماعی قوت کو تقویت دیتی ہے۔ بالکل ایسے جیسے ایک موج دریا سے باہر کوئی حیثیت نہیں رکھتی ، دریا میں رہ کر ہی یہ اپنا وجود قائم رکھ سکتی ہے۔
- اسی طرح اقوام کی تقدیر افراد کے ہاتھوں میں ہوتی ہے۔ ملّت کا ہر فرد اپنی جگہ انتہائی اہم ہوتا ہے۔ اس کا اپنا ایک کردار ہوتا ہے جو اسے نبھانا ہوتا ہے۔ افراد کی عمدہ کارکردگی ، ذمّہ داری قوم سے محبت ، قوم کو عروج عطا کرتی ہے۔ اقبال مزید کہتے ہیں کہ تمام مسلمان ملّت واحد کی حیثیت رکھتے ہیں ، یعنی وہ رسولِ اکرم ﷺ کو اپنا آخری نبی اور دینِ اسلام ، قران مجید کو اپنا مکمل ضابطۂ حیات مانتے اور سمجھتے ہیں۔ اگر ان حالات میں وہ آپس کے اختلافات بھلا کر بحیثیت ایک مسلمان قوم کے بھی ایک ہو جائیں تو کتنا اچھا ہوتا !
- اصل میں اقبال یہ چاہتے ہیں کہ اگر مسلمانوں میں قومی اتحاد و اتفاق کا جذبہ اور عمل کا شعور پوری طرح اُجاگر ہوجائے تو پھر ملّت اسلامیہ کو دنیا کی کوئی طاقت نیچا نہیں دکھا سکتی اور نہ ہی ترقی میں اس کی ہم رکاب ہوسکتی ہے۔

## تقریر نویسی :

- طلبا کے مختلف گروپ بنا کر درج ذیل عنوانات پر تقریری مواد جمع کروائیے :

  گروپ الف ........... اتفاق کی برکت

  گروپ ب ........... یومِ آزادی

  گروپ ج ........... وقت کی پابندی
- دی گئی تفہیم ''ملّی وحدت'' کو بطورِ مثال لیتے ہوئے جماعت میں تقاریر لکھوائیے۔ مزید بہتری کی تجاویز کے ساتھ مکمل کروائیے۔ جماعت میں تقریری مقابلہ کروائیے۔

## نثر نگاری : مضمون نویسی ...... (صفحہ ۳۵)

### خصوصی مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

- خاکے اور اشاروں کی مدد سے دیے گئے عنوان پر مضمون تحریر کرسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

### پیریڈز : ۲-۳

### طریقۂ کار :

- طلبا سے دیے گئے عنوانات پر تبادلۂ خیال کیجیے۔
- خاکہ تختۂ تحریر پر سمجھایئے۔ پھر اشاروں کو خاکے کے لحاظ سے ترتیب دے کر طلبا سے تحریری کام کروایئے۔
- مضمون نویسی کے لیے کنول صفحہ ۳۵ پر دیا گیا مثالی نمونہ ملاحظہ کیجیے۔

## یونٹ کے مقاصد :

- مشاہدات و تاثرات کی اہمیت اور ان کا اظہار سیکھ سکیں۔
- اُردو ادب کی مختلف اصناف ، یعنی سفر ناموں ، مکتوبات ، تاثرات نگاری پر مبنی مضامین اور نظموں (نظم و نثر) کا ذوق پیدا کرسکیں اور دیا گیا مشقی کام کرسکیں۔
- نظم کی صنف مرثیہ سے واقف ہوسکیں۔
- میر انیس کی مرثیہ نگاری سے واقف ہوسکیں۔
- قومی نصاب کے مطابق دیے گئے عنوانات کے تحت مضامین پڑھ سکیں۔

## قواعد :

- فعل کی اقسام سے آگاہ ہوکر ان کا استعمال سیکھ سکیں۔
- اسمِ ذات اور اس کی اقسام کی وضاحت سے آگہی کے بعد انھیں استعمال کرسکیں۔

## تفہیم :

- سبق پڑھ کر مشقی کام کرسکیں۔

## نثر نگاری :

- خاکہ سازی اور معاون سوالات کی مدد سے واقعہ تحریر کرسکیں۔

## آمادگی : (۲۰ منٹ)

- مشاہدہ اور غور و فکر کرنا انسان کی زندگی کا اعلیٰ و ارفع مقصد ہے۔ قرآن میں بار بار اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اس موضوع کے تحت اُردو ادب کے کچھ نثر پاروں اور نظم کا استعمال کرکے طلبا کی ان صلاحیتوں کو جِلا بخشنے کی کوشش کی گئی ہے۔

تختۂ نرم کی تجاویز:

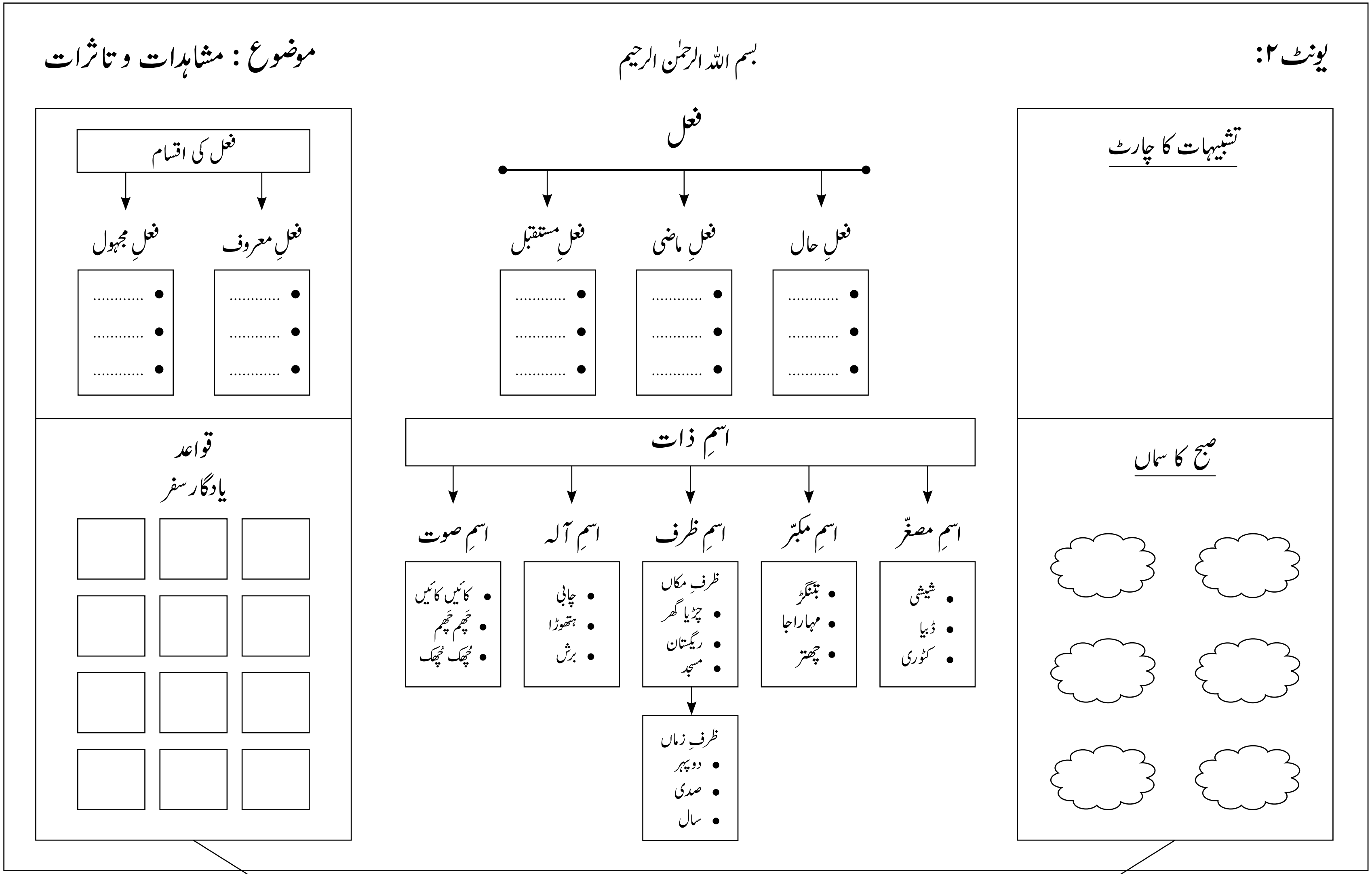


طلبا کی تیار کردہ منظرکشی کے نمونے

طلبا کی نثر نگاری کے نمونے

# تعارف ...... (صفحہ ۳۶ تا ۳۷)

## مقاصد

طلبا اس قابل ہوں کہ :

## عمومی مقاصد :

- مشاہدات و تاثرات کے بارے میں جان سکیں۔
- مشاہدہ کرنے ، ماحول اور صورتحال کا بغور جائزہ لینے کی مہارتیں پیدا ہو سکیں۔
- واقعات سے سبق لینے کی صلاحیت پیدا ہو سکے۔
- ماحول میں پیش آنے والے واقعات و حالات میں اپنا کردار ادا کرنے کی جانب راغب ہو سکیں۔
- کسی بھی غلط بات/کام کو ہونے سے روکنے کے لیے عملی طور پر تیار ہو سکیں۔

## خصوصی مقاصد :

- نیا ذخیرۂ الفاظ حاصل کر سکیں۔
- عبارت کا فہم حاصل کر کے شروع ہونے والے موضوع کے لیے ذہنی طور پر تیار ہو سکیں۔
- عبارت کا فہم حاصل کر کے اس کے تفہیمی سوالات بنا سکیں۔
- دی گئی سرگرمیاں کر سکیں۔

## مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

## پیریڈز : ۱-۲

## طریقۂ کار :

- موضوع کی وضاحت وصراحت کے بعد اس صفحے کو پڑھ کر تبادلۂ خیال کے ذریعے مفہوم واضح کروائیے۔
- طلبا سے اُن کے ذاتی واقعات پوچھیے جب کبھی اُنھوں نے کسی بھی صورتحال کا پیش منظر و پس منظر جانا ہو۔کبھی کسی غلط کام کو ہونے سے روکا ہو یا اس کی طرف ذمّے داران کی توجہ دلائی ہو۔
- صفحے پر دی گئی سرگرمیاں کروائیے۔

# ایک ناقابلِ فراموش واقعہ...... (صفحہ ۳۸ تا ۴۴)

## مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

## عمومی مقاصد :

- مشاہدات اور تاثرات سے آگاہ ہوسکیں۔
- ان میں غور وفکر کا رجحان پیدا ہوسکے۔
- حقائق جاننے کا شوق پیدا ہوسکے۔
- حکیم محمد سعید کے علمی کارناموں سے آگاہ ہوسکیں۔

## خصوصی مقاصد :

- نئے ذخیرۂ الفاظ سے آگاہ ہوسکیں۔
- سفر نامے کی صنف سے مانوس اور لطف اندوز ہونے کے ساتھ دیا گیا مشقی کام کرسکیں۔
- نئے الفاظ کو صحیح بناوٹ سے لکھ سکیں اور معانی اخذ کرسکیں۔ خالی جگہوں میں درست جواب تحریر کرسکیں۔
- سوالوں کے جواب اخذ کرسکیں۔ اسمِ صفت اور موصوف جان سکیں۔
- محاوروں میں درست معانی کا انتخاب کرسکیں۔
- جملہ سازی کرسکیں۔ الفاظ کے اضداد بنا کر اپنے جملوں میں استعمال کرسکیں۔
- مترادف الفاظ کا استعمال پیراگراف میں کرسکیں۔

## مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

## پیریڈز : ۵

## طریقۂ کار :

- بلند خوانی کروائیے اور مشقی سوالات پر تبادلۂ خیال کیجیے۔
- الفاظ معانی کے لیے لغت کا استعمال کروائیے۔
- مشقی کام نوٹ بُک پر کروائیے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

- الفاظ اور محاوروں کے لغت سے تلاش کردہ معانی :

| الفاظ/ محاورے | معانی | الفاظ/ محاورے | معانی |
|---|---|---|---|
| تراوٹ | تازگی، ٹھنڈک | پُر پیچ | پیچ دار، ٹیڑھا، بل کھاتا ہوا |
| آب پاشی | کھیتی کو پانی دینا | غیر شعوری | بِلا سوچے سمجھے، غیر ارادی طور پر |
| اعصاب | عصب کی جمع، پٹّھے | اوسان خطا ہونا | حواس کا بجا نہ رہنا |
| جولانی | پُھرتی/ تیزی، طبیعت کی روانی | سَکت | ہمت/ طاقت |
| منزلِ مقصود | وہ جگہ جہاں پہنچنے کا ارادہ ہو | گھوڑے بیچ کر سونا | بے فکری سے سونا |
| دراز ہونا | (محاورہ) لیٹنا | بس میں ہونا | اختیار میں آنا |
| ذہن سے اترنا | دھیان نہ رہنا، بھول جانا | | |

## ۲۔ کثیر الانتخابی جوابات :

(i) حکیم محمد سعید (ii) استنبول (iii) خربوزوں (iv) دریائے مرمرہ (v) لٹّو

## ۳۔ مختصر جوابات :

(i) سبق کے مصنف حکیم محمد سعید ۹ جنوری ۱۹۲۰ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کے آباؤ اجداد طب اور حکمت کے پیشے سے وابستہ تھے۔ ۱۹۴۸ء میں انھوں نے ہمدرد فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی۔ ماہنامہ نونہال جاری کیا۔ ۱۷ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو آپ کراچی میں شہید کر دیے گئے۔

(ii) یہ واقعہ انقرہ سے استنبول کے سفر کا ہے۔

(iii) سفر کے آغاز میں مصنف کی طبیعت کچھ سست تھی اور آدھے سر کا درد ہونے کی وجہ سے انھوں نے موٹر نہیں چلائی۔

(iv) مصنف نے اسٹیئرنگ چھوڑ کر برابر والی سیٹ سنبھال لی تو تازہ ہوا کے جھونکوں سے ان کے سر کا درد ختم ہوگیا۔

(v) کھیت والوں نے پیسے لینے سے انکار اس لیے کردیا کیونکہ انھوں نے کہا کہ آپ لوگ مہمان ہیں اور مہمان سے کبھی کھانے کی قیمت نہیں لی جاتی۔

(vi) دوپہر میں تازہ دم ہونے کے بعد مصنف نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ آدھا گھنٹہ گزارا۔

(vii) ترکی میں گاڑی دائیں ہاتھ کی طرف چلانے کا قاعدہ مصنف کے ذہن سے نکل گیا۔

## ۴۔ تفصیلی جوابات :

(i) حکیم محمد سعید نے سفر کے آغاز میں دلکش نظارے، سبزہ، نہریں، کھیت، جھونپڑیاں، کھیلتے بچّے، بھیڑ بکریوں کے ریوڑ اور آزاد پرندوں کی پرواز کے مناظر دیکھے۔

(ii) حکیم محمد سعید نے اپنی ماضی کی یادوں کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا کہ انھیں کئی سال پہلے دلّی کا زمانہ یاد آ گیا جب وہ دوستوں کے ساتھ مل کر دریائے جمنا کے کنارے خربوزوں کے کھیتوں میں جاتے اور ساری رات اور سارا دن وہیں گزار کر واپس آتے۔

(iii) حکیم محمد سعید نے اسٹیئرنگ وھیل دو پہر کے بعد سنبھالا جب ان کی طبیعت بحال ہوگئی۔

(iv) یہ علاقہ بڑا خوبصورت تھا۔ سڑک کی ایک طرف پہاڑیاں تھیں، دوسری جانب دریائے مرمرہ اپنی پوری رعنائیوں کے ساتھ بل کھاتا ہوا بہہ رہا تھا۔ دریا میں کہیں کہیں سفید کشتیاں بھی تیر رہی تھیں۔ آسمان پر بادل تھے،کبھی کبھی بادلوں کے نقاب میں سے جھلک دکھانے والی سورج کی کرنیں پانی پڑتیں تو یوں لگتا جیسے کسی نے پانی پر چاندی بکھیر دی ہو۔

سوال نمبر (v) کا جواب طلبا خود تحریر کریں گے۔

۵۔ کسی اسم کی بھلائی ، برائی ، حالت ، مقدار یا تعداد کو ظاہر کرنے والے الفاظ صفت کہلاتے ہیں اور جس کی صفت بیان کی جائے اس اسم کو موصوف کہتے ہیں۔

| موصوف | صفات |
|---|---|
| سڑک | عمدہ ، صاف ، کشادہ ، سیدھی ، خوب صورت ، طویل |
| بچّے | ضدی ، ذہین ، شرارتی ، معصوم ، تمیز دار ، با ادب |
| کتاب | قیمتی ، عمدہ ، معلوماتی ، بھاری ، دلچسپ |
| لڑکا | چالاکی ، بہادر ، ایماندار ، گورا ، کمزور |

۶۔ محاوروں کے درست معانی :

| محاورے | درست معانی |
|---|---|
| (i) گھوڑے بیچ کر سونا | حاجی صاحب بُری طرح تھکنے کے بعد گھوڑے بیچ کر سو گئے۔ |
| (ii) بس میں ہونا | آج ہم سب بھائی جان کے بس میں تھے ، وہ جہاں چاہتے لے جاتے۔ |
| (iii) پانی سر سے گزرنا | جب اسے اپنی اولاد کے بگڑنے کا احساس ہوا تو پانی سر سے گزر چکا تھا۔ |
| (iv) دانت کھٹّے کرنا | لڑائی میں مسلمانوں نے ہمیشہ دشمنوں کے دانت کھٹّے کیے ہیں۔ |

۷۔ خط کشید کردہ تاثرات و کیفیات ظاہر کرنے والے الفاظ اور ان کا جملوں میں استعمال :

(i) برکات صاحب کے بچّے ہمارے جانے سے غمگین نظر آ رہے تھے۔

(ii) ہمیں بھی بچّوں سے جدائی کا رنج تھا۔

(iii) دل کش نظارے آنکھوں کو تراوٹ پہنچا رہے تھے۔

(iv) خربوزوں کے ڈھیر کو دیکھ کر طبیعت مچل گئی۔

(v) آدھے راستے بعد تازہ دم ہونے کا سوچا۔

(vi) میری طبیعت بحال ہوگئی تھی۔

(vii) مجھ میں کار سے باہر نکلنے کی سکت نہ تھی۔

(viii) بھائی جان گھبرا گئے۔

☆ خط کشیدہ الفاظ اور ان کا جملوں میں استعمال :

| خط کشیدہ الفاظ | جملے |
|---|---|
| غمگین | سانحۂ پشاور سب کی آنکھوں کو نم اور دل کو غمگین کر گیا۔ |
| رنج | امتحان میں ناکامی کے رنج کے باوجود اس نے ہمت نہ ہاری۔ |
| دل کش نظارے | وادیٔ کاغان کے دلکش نظارے بہت یاد آتے ہیں۔ |
| مچل | شاخوں پر لدے فالسے دیکھ کر حرا کی طبیعت مچل گئی۔ |
| تازہ دم | صبح کی سیر انسان کو تازہ دَم رکھتی ہے۔ |
| بحال | ٹریفک پولیس نے دو گھنٹے کے بعد سڑک پر آمد و رفت بحال کروا دی۔ |
| سَکت | ابّا جان میں چھ گھنٹے مستقل گاڑی چلانے کے بعد مزید سفر کی سَکت نہیں تھی۔ |
| گھبرا | زلزلے کے جھٹکے محسوس کرنے کے بعد علاقے کے لوگ گھبرا گئے۔ |

۸۔ کسی چار الفاظ کی ضد اور ان کا جملوں میں استعمال :

| الفاظ | ضد | الفاظ | ضد |
|---|---|---|---|
| کنجوس | فضول خرچ | دلیر | بزدل |
| بہار | خزاں | عارضی | دائمی |
| خلوت | جلوت | خرید | فروخت |
| توانائی | ناتواں | ضعیف | قوی |

نوٹ : جملہ سازی طلبا سے کروائیے۔

۹۔ خط کشیدہ الفاظ کے مترادف استعمال کر کے دوبارہ تحریر کی گئی عبارت :

دوپہر بھی ہو گئی تھی اور آدھا راستہ بھی طے ہو گیا تھا اس لیے تر و تازہ ہونے کا سوچا۔ ناشتے دان بھی کُھل گیا مگر صحیح بات یہ ہے کہ ہم اتنے خربوزے کھا چکے تھے کہ اب مزے دار سے مزے دار کباب میں بھی کوئی لُطف نہ تھا۔

## نظم : صبح کا سماں ...... (صفحہ ۴۵ تا ۴۸)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- نظم کی صنف (مرثیہ) سے واقف ہوسکیں۔
- میر انیس کی شاعرانہ خوبی سے آ گاہ ہوسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت کا استعمال کرسکیں۔
- مرکزی خیال ،تشریح اور سوالوں کے جواب تحریر کرسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

### پیریڈز : ۳

### طریقۂ کار :

- طلبا سے تاثرات کی بلندخوانی کروائیے۔ بعد ازاں تبادلۂ خیال کیجیے۔
- لغت سے الفاظ کے معانی اخذ کروائیے۔
- مرکزی خیال ،تشریح اور مشقی سوالات کے جواب تحریر کروائیے۔

## مشقی کام (حل شدہ):

۱۔ الفاظ اور تراکیب کے لغت سے تلاش کردہ معانی:

| الفاظ/ تراکیب | معانی | الفاظ/ تراکیب | معانی |
|---|---|---|---|
| غش کرنا | بے ہوش ہوجانا | گہر | موتی |
| قدرت اللہ | اللہ کی شان | بالائے نخل | درخت کے اُوپر |
| ظہور | ظاہر ہونا | خواہاں | چاہنے والا، خواہش مند |
| تسبیح خواں | اللہ کی حمد وثنا کرنے والا | قمریاں | ایک قسم کا پرندہ، قمری کی جمع |
| طیور | پرندے | سرو | ایک درخت جو سیدھا مخروطی شکل کا ہوتا ہے |
| خجل | شرمندہ | علی العموم | عام طور پر |
| باس | خوشبو | خار | کانٹے |
| سبزۂ صحرا | ریگستان میں اگا ہوا سبزہ/گھاس | نوکِ زباں | زباں پر جاری |
| برگِ گل | پھول کی پنکھڑی | دانہ کش | دانہ کھینچنے والا |
| جواہر نگار | جس پر قیمتی پتھر جڑے ہوئے ہوں | نثار | قربان |
| دشت | جنگل | طائر | اُڑنے والا، پرند |
| نسیم | ٹھنڈی ہوا | کچھار | شیر کے رہنے کی جگہ |

۲۔ تراکیب کے معانی کنول صفحہ ۴۷ پر ملاحظہ کیجیے۔

۳۔ مرکزی خیال:

نظم ''صبح کا سماں'' میر انیس کی ایک طویل نظم (مرثیہ) سے ماخوذ ہے۔ میر انیس جزئیات نگاری کے فن میں یکتا تھے۔ اسی فن کا شاہکار یہ نظم ''صبح کا سماں'' ہے۔ اس نظم میں انھوں نے صبح کے وقت کے مناظر کی بہت دل نشین انداز میں منظر نگاری کی ہے اور اسے نظم کے پیرائے میں سمو دیا ہے۔ جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ باطل قوتوں سے نبرد آزما ہونے کربلا کے میدان میں تشریف لائے تو صبح کا وقت تھا۔ چرند پرند سمیت ہر ایک کے اللہ کی حمد وثنا میں محو ہونے کا تذکرہ اور ماحول کی دلفریبی کا عمدہ الفاظ میں بیان اس نظم کا مرکزی خیال ہے۔

۴۔ اشعار کی تشریح:

(i) ہے پیدا گلوں سے قدرتِ اللہ کا ظہور
وہ جابجا درختوں پہ تسبیح خواں طیور

حوالہ: زیرِ نظر شعر اُردو کے مشہور ومعروف مرثیہ گو شاعر میر انیسؔ کی نظم ''صبح کا سماں'' سے لیا گیا ہے اور ان کی یہ نظم ایک طویل مرثیہ ''صبح کی آمد'' سے ماخوذ ہے۔ اس پوری نظم میں انھوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور اہلِ بیت کی میدانِ کربلا میں آمد پر صبح کے طلوع ہونے کا منظر پیش کیا ہے۔

تشریح : پیشِ نظر شعر میں شاعر میر انیسؔ صبح کی آمد کا منظر بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہر طرف صبح کا منظر اپنا حسن اور نور پھیلا رہا تھا۔ رنگ برنگے اور خوشنما پھول کھلے ہوئے تھے جن کی خوبصورتی اور خوشنمائی سے خالقِ کائنات کی شان اور عظمت کا ظہور ہو رہا تھا۔ پرندے جگہ جگہ درختوں اور پودوں پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور پاکی بیان کر رہے تھے۔ ماحول میں ہر جانب اللہ کی عظمت اور بڑائی ظاہر ہو رہی تھی۔ کہیں پرندے بزبانِ قال یعنی اپنی آوازوں کے ذریعے اللہ کی حمد و ثنا کر رہے تھے۔

(ii) ؎ وہ جھومنا درختوں کا پھولوں کی وہ مہک
ہر برگِ گل پہ قطرۂ شبنم کی وہ جھلک

حوالہ : شعر نمبر (i) میں ملاحظہ کیجیے۔

تشریح : پیشِ نظر شعر میں شاعر میر انیسؔ صبح کی آمد کا منظر بیان کرتے ہوئے درختوں اور پودوں کے ہوا سے جھومنے کا نہایت دلفریب انداز سے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وادیٔ کربلا میں ہر طرف پھولوں کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ درختوں کے پتّوں پر شبنم کے قطرے حسین انداز سے چمک رہے تھے۔

(iii) ؎ کچھ گل فقط نہ کرتے تھے ربِّ عُلا کی حمد
ہر خار کو بھی نوکِ زباں تھی خدا کی حمد

حوالہ : شعر نمبر (i) میں ملاحظہ کیجیے۔

تشریح : پیشِ نظر شعر میں شاعر فرما رہے ہیں کہ وادیٔ کربلا میں حقیقت میں صرف پھول ہی خدائے بزرگ و برتر کی تعریف نہیں کر رہے تھے بلکہ ہر کانٹے کی زبان بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور پاکی کا وظیفہ کر رہی تھی۔

(iv) ؎ چیونٹی بھی ہاتھ اُٹھا کے یہ کہتی تھی بار بار
اے دانہ کش ضعیفوں کے رازق ترے نثار

حوالہ : شعر نمبر (i) میں ملاحظہ کیجیے۔

تشریح : پیشِ نظر شعر میں شاعر میر انیسؔ نہایت منفرد انداز سے چیونٹی کی مثال دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ کمزوروں کا رازق بھی پروردگارِ عالم ہے۔ چیونٹی بھی بار بار خدا کے حضور دستِ دُعا بلند کرتی تھی اور کہتی تھی ،''اے میرے خالق اور پروردگار! میں تیرے قربان جاؤں ،تُو ہم چیونٹیوں جیسی کمزور مخلوق کو بھی رزق دیتا ہے جو ایک دانے سے زیادہ اناج اُٹھانے کی ہمت نہیں رکھتیں۔

سوال نمبر ۵ اور ۶ تبادلۂ خیال کے بعد طلبا کو خود کرنے دیجیے۔

## منیزہ فیض کے نام خط ...... (صفحہ ۴۹ تا ۵۱)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- خط لکھنے کے غیر رسمی انداز سے واقف ہوسکیں۔
- خطوط میں مشاہدات و تاثرات کے اظہار کے طریقے سے متعارف ہوسکیں۔
- پطرس بخاری کے طرزِ تحریر سے مانوس ہوسکیں۔
- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت کا استعمال کرسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- سوالوں کے جواب اور جملہ سازی کرسکیں۔
- اپنے پسندیدہ مناظر چن سکیں۔
- مشاہدات و تاثرات کے اظہار کے لیے خط کا پیرایہ استعمال کر کے خطوط لکھ سکیں۔
- تکرارِ لفظی سے واقف ہوسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

### پیریڈز : ۲-۳

### طریقۂ کار :

- طلبا سے خاموش مطالعہ (۵-۷ منٹ) کروائیے۔
- خطوط نویسی کے رسمی اور غیر رسمی طریقے کی وضاحت کرتے ہوئے شائستہ ، با ادب اور با محاورہ زبان کا استعمال کرنا بتائیے۔
- مشقی کام کروائیے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

۱۔ الفاظ کے معانی کے لیے فرہنگ صفحہ ۱۸۵ ملاحظہ کیجیے۔

## ۲۔ مختصر جوابات :

(i) پطرس بخاری کے خط میں امریکا کی جن جگہوں کا ذکر ہے ان کے نام یہ ہیں :
دریائے ہڈسن ، ولیمز برگ (پُل) ، نیویورک ، دریائے ایسٹ ، برک ہاٹن (پُل) اور جارج واشنگٹن (پُل)۔

(ii) مکتوب نگار کا دفتر اقوام متحدہ کے سیکریٹریٹ کی دسویں منزل واقع تھا اور اس عمارت کی اڑسٹھ منزلیں ہیں۔

(iii) دریائے ہڈسن کی مغربی شاخ پر مشہور پُل ''برک ہاٹن'' ہے۔

(iv) نیویورک میں خزاں کا موسم سب سے دلکش ہوتا ہے اور امریکی لوگ اسے Fall (گرنا) کہتے ہیں۔

(v) خط کے آخر میں پطرس بخاری نے منیزہ فیض سے تیراکی سیکھنے کے بارے میں سوال کیا ہے۔

## ۳۔ تفصیلی جوابات :

(i) مصنّف نے خط و کتابت کا سلسلہ بند رہنے کی وجہ صحت کا اچھا نہ رہنا اور اس کے باوجود کام کرتے رہنا بتائی۔

(ii) اور (iii) ، یہ دونوں سوالات طلبا خود کریں گے۔ خط لکھنے کا طریقہ طلبا کے سامنے دہرائیے۔

۴۔ جملہ سازی :

| الفاظ | جملے |
|---|---|
| رفتہ رفتہ | ریل گاڑی رفتہ رفتہ تیز ہوتی گئی اور ہم سہمے سہمے سے بیٹھے رہے۔ |
| روز روز | روز روز کی بہانہ بازی سے انسان دوسروں کی نظر سے گر جاتا ہے۔ |
| جلدی جلدی | بارش تیز ہوتی جا رہی تھی اس لیے میں جلدی جلدی چل رہا تھا۔ |
| آہستہ آہستہ | آہستہ آہستہ کھاؤ ، کھانا کہیں نہیں جائے گا۔ |
| چُپ چُپ | حرا پچھلے کئی دنوں سے چُپ چُپ سی ہے۔ |
| ٹھہر ٹھہر | صائم ، قرآن ٹھہر ٹھہر کر اور درست تلفظ کے ساتھ پڑھتا ہے۔ |

# زرگزشت سے ایک اقتباس ...... (صفحہ ۵۲ تا ۵۴)

## مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

## عمومی مقاصد :

- نیکی کے کاموں سے آگاہ ہوسکیں۔
- ضمیر کی آواز پر لبیک کہہ سکیں۔
- بے زبان جانوروں کے لیے رحم کے احساسات سے آگاہ ہوسکیں۔

## خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت کا استعمال کرسکیں۔
- محاورات کا استعمال جملوں میں اور سوالوں کے جواب تحریر کرسکیں۔
- تاثرات کے اظہار کے جملے پہچان سکیں۔
- افسوس و شرمندگی کے تاثرات پر مبنی واقعہ نگاری کرسکیں۔

## مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

## پیریڈز : ۳

## طریقۂ کار :

- مشتاق احمد یوسفی کے مزاحیہ ناول کے اس چھوٹے سے حصّے کو معلّم / معلّمہ خود بلند خوانی کر کے سمجھائیں۔ بعد ازاں تبادلۂ خیال کر کے اس اقتباس کے پُرمزاح حصّوں اور یاس انگیز حصّوں کو اُجاگر کر کے طلبا کی توجہ مرکوز کروائیے۔
- لغت سے الفاظ کے معانی اخذ کروائیے۔
- محاوروں کے جملے بنوائیے اور مشقی کام کروائیے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

۱۔ الفاظ اور محاوروں کے لغت سے تلاش کردہ معانی :

| الفاظ/ محاورے | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| بقدرِ اشکِ بلبل | بُلبُل کے آنسو کے برابر | ٹبّر | خاندان کے لیے منفی اور طنزیہ انداز میں استعمال کیا جانے والا لفظ |
| پرنالہ | نکاسیٔ آب کے لیے چھتوں/ بالائی منزل پر لگے پرنالے | روزن | روشن دان/ سوراخ |
| مگرمچھ کے آنسو بہانا | جھوٹ موٹ کا رونا | یکسوئی | ایک طرف توجہ مرکوز کرنا |
| نکاس | راستہ/ پانی کے باہر نکلنے کی جگہ | محراب | گول دروازہ ، کمرے میں سب سے اونچی بیٹھنے کی جگہ |
| امتیاز | فرق/ تمیز | بِلکنا | رونا/ بے قرار ہونا |
| مطلع | مشرق/ طلوع ہونے کی جگہ | ہو بہو | بالکل ایک طرح کا / ایک جیسا |
| ٹھوکا دینا | پہلو میں کہنی مار کر کسی طرف توجہ دلانا | وقتِ معیّنہ | مقرّرہ وقت/ طے شدہ وقت |
| جَل تھَل | اتنا زیادہ مینھ برسنا کہ ہر طرف پانی ہی پانی دکھائی دے | خون گردن پر ہونا | (محاورہ) جرم کی ذمّے داری سر پر ہونا |

۲۔ جملہ سازی :

| الفاظ/ محاورے | جملے |
|---|---|
| پرنالہ | پرنالہ بند ہونے کی وجہ سے بارش کا پانی چھت پر جمع ہوگیا۔ |
| مگرمچھ کے آنسو بہانا | بعض لوگ اپنی غلطیوں کو چھپانے کے لیے مگرمچھ کے آنسو بہانا شروع کردیتے ہیں۔ |
| نکاس | تیز بارشوں میں پانی کے نکاس کا نظام درہم برہم ہوجاتا ہے۔ |
| امتیاز | اسلام ہمیں رنگ ونسل کی بنیاد پر امتیاز کرنے سے منع کرتا ہے۔ |
| ٹھوکا دینا | کمرۂ جماعت میں ماریہ نے مجھے ٹھوکا دیا اور استاد کی گفتگو کی طرف توجہ دلائی۔ |
| بِلکنا | چڑیا کے بچّوں نے بھوک سے بِلکنا شروع کردیا۔ |
| ہو بہو | یہ تصویر ہو بہو میری بنائی ہوئی تصویر جیسی ہے۔ |
| وقتِ معیّنہ | یہ کام وقتِ معیّنہ میں مکمل ہوجانا چاہیے۔ |
| خون گردن پر ہونا | ہماری مرغی کا خون بلال کی گردن پر ہے کیونکہ رات کو وہ اسے دڑبے میں بند کرنا بھول گیا تھا، اور بلّی آکر اس کو کھا گئی۔ |

## ۳۔ مختصر جوابات :

(i) مضمون ''زرگزشت سے ایک اقتباس'' کے مصنف مشتاق احمد یوسفی ہیں۔

(ii) مصنف نے سال مذکورہ میں ہونے والی بارش کو مسوری میں اپنی شادی کے دن سے مماثلت دی ہے۔

(iii) مصنف نے مسوری کی بارش کا نقشہ کھینچتے ہوئے تذکرہ کیا ہے کہ ہر طرف پانی ہی پانی تھا۔ پلاؤ کی دیگوں میں بیٹھ کر دلھن والے آ جا رہے تھے۔ خود مصنّف کو ایک کفگیر میں بٹھا کر قاضی کے سامنے پیش کیا گیا۔

(iv) وقتِ معیّنہ سے کافی پہلے موتی (بلّی) آئی سے مصنّف کی مراد یہ ہے کہ بلّی عموماً جس وقت آیا کرتی تھی ، اس سے کافی پہلے چلی آئی۔

(v) چائے والے نے مصنّف کو خبر دی کہ ''بابو جی! تمھاری بلّی ٹرک کے نیچے آ کر مرگئی۔ یہ لو، اس کے بچّے بِلک رہے ہیں۔ یہ خون تمھاری گردن پر۔''

## ۴۔ تفصیلی جوابات :

(i) مصنّف نے کراچی کی بارش کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا :

کراچی میں تو بارش اس طرح ہوتی ہے جیسے کوئی مگرمچھ کے آنسو بہا رہا ہو۔ کراچی کے اکثر پرانے مکانوں کی چھتوں میں آپ کو پرنالے اور موریاں نظر نہیں آئیں گی۔ بعض سڑکوں پر تو برساتی پانی بلکہ ٹریفک کا بھی کوئی انتظام نہ ملے گا۔ کراچی کو دنیا کے تمام شہروں کے مقابلے میں یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہاں کبھی چھتریاں اور برساتیاں نظر نہیں آتیں۔

(ii) مصنّف نے بلّی کے دودھ کا انتظام اس لیے نہیں کیا کیونکہ ان کے پاس صرف تین آنے تھے ایک آنے کا دودھ پلا دیتے تو بس کے ٹکٹ میں دو پیسے کم پڑ جاتے۔

(iii) مصنّف بلّی کی موت کا ذمّہ دار خود کو اس لیے سمجھ رہے تھے کہ انھوں نے اس کے لیے دودھ کا انتظام نہ کیا اور جب وہ آفس کے اندر آنا چاہ رہی تھی تو انھوں نے روزن کو جھاڑن سے ڈھک دیا تاکہ وہ اپنا کام یکسوئی سے کرلیں۔ بالآخر وہ بے چاری رزق کی تلاش میں باہر نکلی اور ٹرک کے نیچے آ کر مرگئی۔ پھر چائے والے نے بھی آ کر انھیں ان کی غلطی کا احساس دلایا جس کی وجہ سے وہ خود کو ذمّہ دار سمجھنے لگے۔

(iv) بلّی کی موت پر مصنّف انتہائی شرمندہ ہوتے ہیں اور اس احساس کا اظہار اقتباس کے ان جملوں سے ہوتا ہے کہ :

- یہ خون ہماری گردن پر ہے۔
- کھڑکی کھول کر انھوں نے تین آنے نالے میں پھینک دیے اس لیے کہ وہ خود کو مجرم سمجھنے لگے تھے۔

(v) اس سوال کا جواب طلبا کو خود لکھنے دیجیے۔ واقعہ نگاری کے طریقے کا اعادہ کیجیے۔ طلبا سے آغاز و اختتام احسن طریقے سے کرنے کی ہدایت دیجیے۔ تاثرات اور جذبات کے اظہار کے الفاظ ،تنبیہات اور محاورے استعمال کرنے کی ہدایات و امثال بھی دیجیے۔

## پاکستان کے موسم اور نظارے ...... (صفحہ ۵۵ تا ۵۹)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- پاکستان کے موسموں اور نظاروں سے واقف ہوسکیں۔
- پاکستان کے قدرتی وسائل سے آ گاہ ہوسکیں۔
- پاکستان کے بارے میں معلومات میں اضافہ کرسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- کسی جگہ کے بارے میں مشاہدے پر مبنی تفصیلات و جزئیات نیز تاثرات کے ساتھ معلوماتی طرزِ تحریر سے متعارف ہوسکیں۔
- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- خالی جگہوں سے درست جواب منتخب کرسکیں۔
- سوالوں کے جواب تحریر کرسکیں۔
- تشبیہات ، لاحقہ اور اسمِ صفت تحریر کرسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

### پیریڈز : ۴-۵

### طریقۂ کار :

- طلبا سے پوچھیے کہ وہ پاکستان کے کن کن علاقوں کی سیر کر چکے ہیں۔ ساتھ اپنے تجربات بھی شامل کیجیے۔
- بعدازاں طلبا سے باری باری بلند خوانی کروایئے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔
- لغت سے الفاظ کے معانی اخذ کروایئے۔ مشقی کام کروایئے۔
- تشبیہات سمجھا کر تحریری کام طلبا سے کروایئے۔
- لاحقہ کی پہچان کروایئے، تحریری کام طلبا کو خود کرنے دیجیے۔
- اسمِ صفت سمجھایئے۔ تحریری کام طلبا کو خود کرنے دیجیے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

۱۔ الفاظ کے معانی فرہنگ صفحہ ۱۸۵ پر ملاحظہ کیجیے۔

مندرجہ ذیل میں سے ہر ایک کے درست جواب کے گرد دائرہ بنا کر خالی جگہ میں لکھیے۔

## ۲۔ کثیرالانتخابی جوابات (خالی جگہیں) :

(i) دریائے سندھ (ii) قدیم ترین (iii) جھیل سیف الملوک (iv) زبان (v) سوئٹزر لینڈ

## ۳۔ مختصر جوابات :

(i) سڑک پر لگے سنگ میل آگے آنے والے علاقوں اور ان کے فاصلے سے آگاہ کرتے ہیں۔

(ii) دریائے سندھ گرمیوں میں ایک پتلے دریا کی صورت اختیار کرلیتا ہے۔

(iii) حیدر آباد کے پاس بہنے والی نہر کا نام ''پھلیلی نہر'' ہے۔

(iv) موسم کے لحاظ سے سندھ کو تین حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(v) راوی نے سکھر میں سکھر بیراج پر اس کے دروازوں سے پانی گزرنے کا نظارہ کیا۔

(vi) پنجاب کی مرکزی شاہراہیں موٹر وے اور گرینڈ ٹرنک روڈ (جی ٹی روڈ) ہیں۔

(vii) کاغان اور ناران کے اِردگرد کے علاقے دیکھتے ہی دل میں اللہ تعالیٰ کے ثنا خواں رہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان جگہوں کی خوبصورتی دیکھ کر انسان بے ساختہ اپنے رب کی بڑائی بیان کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

(viii) رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ بلوچستان ہے۔

## ۴۔ تفصیلی جوابات :

(i) جون کے مہینے میں کراچی کی چلچلاتی دھوپ میں اپنے سامان میں سوئیٹر، شالیں، جرّابیں اور دستانے رکھنا راوی کو نہایت مضحکہ خیز لگ رہا تھا کیونکہ وہ یہ تصور نہیں کر پا رہے تھے کہ اس مہینے میں اتنی سردی بھی ہوسکتی ہے کہ یہ سب کچھ استعمال کرنے کی ضرورت پیش آئے۔

(ii) دورانِ سفر اپنے ہم سفر ساتھیوں میں سے کسی کو امیر بنا لینا اس لیے ضروری ہوتا ہے کیونکہ اس سے فیصلہ کرنا آسان ہوتا ہے اور مختلف رائے ہونے کی صورت میں کام نہیں رُکتا۔ یہی سنّت طریقہ بھی ہے۔

(iii) طلبا سے کروائیے۔

(iv) ملتان کی چار مشہور چیزیں گرد، گرما، گدا اور گورستان ہیں۔ گرد یعنی مٹّی بہت اڑتی ہے، موسمِ گرما شدید گرم ہوتا ہے، گدا یعنی فقیروں اور گورستان یعنی قبرستانوں کی کثرت ہے۔

(v) اور (vi)، یہ دونوں سوالات طلبا سے کروائیے۔

۵۔ سبق میں استعمال ہونے والی تشبیہات :

(i) تھر کے صحرا کا منظر ریت کے سمندر کی مانند ہے۔

(ii) ریستوران سے نیچے اسلام آباد کی روشنیاں جیسے جھلملاتی کہکشاں زمین پر اتر آئی ہو۔

۶۔ مضمون میں قدرتی مناظر کے بارے میں استعمال ہونے والے دس الفاظ اور تراکیب کی فہرست :

(i) چلچلاتی دھوپ

(ii) ٹھاٹھیں مارتا سمندر

(iii) ڈوبتے سورج

(iv) گرم اور خشک فضا

(v) برف باری

(vi) ریت کے سمندر

(vii) ہرے بھرے کھیت

(viii) برفانی صحرا

(ix) یخ بستہ پانی

(x) برف پوش چوٹیاں

نوٹ : طلبا کو ان قدرتی مناظر والے الفاظ اور تراکیب کو اپنے جملوں میں خود استعمال کرنے دیجیے۔

۷۔ خیز، بخش اور پوش کے لاحقوں والے دو دو الفاظ :

(i) خیز : زرخیز نوخیز

(ii) بخش : نفع بخش صحت بخش

(iii) پوش : میز پوش برف پوش

۸۔ اسمِ صفت :

| | | | |
|---|---|---|---|
| چلچلاتی دھوپ | موسلا دھار بارش | اُونی سوئٹر | گہرا سمندر |
| سرخ پھول | ٹھنڈا پانی | حسین منظر | طویل شاہراہ |
| پتلے دریا | پُرفضا مقام | خطرناک سفر | |

۹۔ طلبا کو یہ سوال خود کرنے دیجیے۔

- مضمون لکھنے کے اشارے طلبا کے ساتھ دہرائیے۔ تمہید، متن اور اختتام کے نکات کے بارے میں تبادلۂ خیال کیجیے۔ پہلا مضمون لکھنے کے بعد پھر سے اضافے، ترامیم اور املا کی اغلاط کی درستی کے بعد خوشخط لکھوائیے۔ طلبا اپنے مضامین جماعت میں پڑھ کر سنائیں۔ تختۂ نرم پر آویزاں کریں۔ وقت کم ہونے کی صورت میں جوڑی میں ایک دوسرے کے مضامین پڑھ کر اپنی رائے دیں۔

# نظم : شام ...... (صفحہ ۶۰ تا ۶۲)

## مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

## عمومی مقاصد :

- فطرت کے نظاروں اور رنگا رنگی سے لُطف اندوز ہونا سیکھ سکیں۔
- اللہ تعالیٰ کی صناعی کی تعریف اور قدر کرسکیں۔

## خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت کا استعمال کر کے معانی اخذ کرسکیں۔
- مرکّبِ توصیفی اورتشبیہات کا استعمال کرسکیں۔
- سوالوں کے جوابات اورتشریحات کرسکیں۔
- قافیہ اور ردیف کی پہچان کرسکیں۔
- منظرکشی اورمضمون نویسی کرسکیں۔
- مرکزی خیال اور خلاصہ تحریر کرسکیں۔

## مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

## پیریڈز : ۴

## طریقۂ کار :

- طلبا سے خوش الحانی کے ساتھ بلندخوانی کروائیے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔
- لغت سے الفاظ کے معانی اخذ کروائیے۔
- مرکّبِ توصیفی اورتشبیہات سمجھ کرتحریری کام کروائیے۔
- سوالوں کے جواب اورتشریحات تبادلۂ خیال کر کے طلبا کوخود کرنے دیجیے۔
- قافیہ اور ردیف سمجھا کرطلبا کوتحریری کام خود کرنے دیجیے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

۱۔ الفاظ کے لغت سے تلاش کردہ معانی :

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| غبار | دھول | ساحرہ | جادوگرنی |
| رنگِ شفق | شام کے وقت افق پر پھیلی لالی ، شفق کا رنگ | شورشیں | فساد |
| لالہ زار | باغ ، گلزار | کوہ | پہاڑ |
| زرّیں ایوان | سنہری محل | ظلمات | تاریکیاں |
| ارغوانی | لال رنگ کا | ردائیں | چادریں |
| بدلیاں | بادل کے ٹکڑے | گماں | خیال ، اندازہ ، شبہ |

۲۔ نظم سے تلاش کردہ تین مرکّبِ توصیفی : مثلاً زرّیں ایوان

(i) تاریک دامن (ii) ارغوانی بدلیوں (iii) کالی ردائیں

۳۔ نظم میں استعمال کردہ تشبیہات :

(i) شام — کالے بال بکھرائے بیٹھی ساحرہ

(ii) اندھیرا — کوہِ ظلمات کی پریوں نے پَر پھیلا دیے ہوں

(iii) اُونچے پہاڑوں میں گھری وادیاں — دیوؤں کے گھر میں قید ہوں شہزادیاں

(iv) منظرِ کہسار — اونٹ ہیں بیٹھے ہوئے ، اترا ہوا ہے کارواں

۴۔ نظم 'شام' میں پہاڑوں کے درمیان ڈوبتے سورج کی منظرکشی کی گئی ہے۔
نظم 'شام' میں ایک ایسی وادی کی شام کا منظر کھینچا گیا ہے جس کے چاروں طرف پہاڑ ہیں۔

۵۔ مرکزی خیال: طلبا سے نظم کے تعارف میں دیا گیا شاعر کا حوالہ مختصراً لکھوایئے۔ اس نظم میں شاعر حفیظ جالندھری نے شام کے وقت کسی وادی میں بدلتے مناظر کی تشبیہات اور ذخیرۂ الفاظ کو عمدہ انداز میں استعمال کرتے ہوئے منظر نگاری کی ہے۔ اس نظم کو پڑھتے ہوئے وہ تمام مناظر، جن کا تذکرہ شاعر نے کیا ہے، پڑھنے والوں کی تصور کی آنکھ کے سامنے آجاتے ہیں۔ نظم کا مرکزی خیال وادی کی شام کے مناظرِ فطرت کی عکاسی ہے۔

۶۔ نظم 'شام' کا خلاصہ تحریر کیجیے۔
طلبا سے نظم کے بارے میں زبانی گفتگو کیجیے۔ نثر میں نظم کو مختصراً بیان کر کے خلاصہ لکھوایئے۔

## ۷۔ اشعار کی تشریح :

(i) ؎ شام آئی خامشی کا جال پھیلائے ہوئے
ساحرہ بیٹھی ہے کالے بال بکھرائے ہوئے

حوالہ : یہ شعر حفیظ جالندھری کی نظم 'شام' سے لیا گیا ہے۔ حفیظ جالندھری کا شمار اُردو کے معروف شعرا میں ہوتا ہے۔ ''شاہنامۂ اسلام'' آپ کی گراں قدر تصنیف ہے۔

تشریح : پیشِ نظر شعر میں شاعر حفیظ جالندھری شام کے منظر کو بیان کرتے ہوئے شام کے خاموش اندھیرے کو جادوگرنی سے تشبیہ دے رہے ہیں۔ شاعر کہتے ہیں شام بہت خاموشی سے دبے پاؤں آتی ہے اور پھر ہر طرف اندھیرا ہوجاتا ہے اور اس اندھیرے سنّاٹے میں ایسا لگتا ہے کہ جیسے کوئی جادوگرنی بال کھولے بیٹھی ہے۔

(ii) ؎ بے زباں خاموشیاں جاگیں ، صدائیں سوگئیں
شورشیں چُپ ہوگئیں ، خاموشیوں میں کھوگئیں

حوالہ : دیکھیے شعر نمبر (i)۔

تشریح : پیشِ نظر شعر میں شاعر فرما رہے ہیں کہ ہر طرف سنّاٹے کا عالم ہوتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ دن بھر کا شور وغل اور آوازیں فساد مچا کر اب تھک ہار کر خاموش ہوگئی یا پھر سوگئی ہیں۔ دن کا شور، پرندوں کی چہچہاہٹ ، جانوروں کی آوازیں، مختلف طرح کی آوازیں سب رات کی خاموشی میں گم ہوگئی ہیں اور ہر طرف ہُو کا عالم ہے۔

(iii) ؎ اس طرح اونچے پہاڑوں میں گھری ہیں وادیاں
جس طرح دیوؤں کے گھر میں قید ہوں شہزادیاں

حوالہ : دیکھیے شعر نمبر (i)۔

تشریح : پیشِ نظر شعر میں شاعر تشبیہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ وادیاں چاروں طرف سے اونچے اور بلند و بالا پہاڑوں میں گھری ایسی لگ رہی ہیں جیسے بڑے بڑے دیوؤں کے گھر میں خوبصورت شہزادیاں قید ہوں۔ گویا شاعر نے پہاڑوں کو دیو اور وادیوں کو شہزادیوں سے تشبیہ دی ہے۔

(iv) ؎ منظرِ کہسار پر اس دَم یہ ہوتا ہے گماں
اونٹ ہیں بیٹھے ہوئے ، اُترا ہوا ہے کارواں

حوالہ : دیکھیے شعر نمبر (i)۔

تشریح : پیشِ نظر شعر میں شاعر تشبیہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اونچے اور بلند و بالا پہاڑی سلسلے ایسے لگتے ہیں جیسے اونٹ بیٹھے ہیں اور کوئی قافلہ یہاں آرام کرنے ٹھہرا ہوا ہے۔ شاعر نے پہاڑی سلسلے کو بیٹھے ہوئے اونٹوں سے تشبیہ دی ہے۔

۸۔ اشعار میں موجود ردیف/ قافیے درج ذیل ہیں :

؎ شام آئی خاموشی کا جال پھیلائے ہوئے
ساحرہ بیٹھی ہے کالے بال بکھرائے ہوئے
ردیف : ہوئے — قافیے : پھیلائے ، بکھرائے

؎ یا گھٹائیں ہیں کہ انھیں سرد ہو کر جم گئیں
اور یا پھر آندھیاں ہیں چلتے چلتے تھم گئیں
ردیف : گئیں — قافیے : جم ، تھم

سوال نمبر ۹ اور ۱۰ طلبا کو خود کرنے دیجیے۔

۱۰۔ مضمون نویسی کے لیے طلبا کے ساتھ تبادلۂ خیال کرتے ہوئے تختۂ تحریر پر خیالات مجتمع کروائیے۔ تشبیہات اور محاوروں کے استعمال پر زور دیتے ہوئے امثال بھی دیجیے۔

## قواعد : فعل (حال/ ماضی/ مستقبل) اور فعلِ معروف/فعلِ مجہول ...... (صفحہ ۶۳)

### خصوصی مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

- فعل اور اقسامِ فعل سے واقف ہو کر جملے بنا سکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- فلیش کارڈز

### پیریڈز : ۲

### طریقۂ کار :

- فعل کی اقسام بذریعہ فلیش کارڈز/ تختۂ تحریر سمجھا کر جملے بنوایئے۔

### مثالی نمونہ (حل شدہ) :

☆ درسی کتاب 'کنول' کا صفحہ ۶۳ ملاحظہ کیجیے۔

ا۔ فعل کی مناسبت سے متعلقہ کالم میں لکھے گئے جملے :

| فعلِ حال | فعلِ ماضی | فعلِ مستقبل |
|---|---|---|
| (i) میں لکھ رہی ہوں۔ | میں لکھ رہی تھی۔ | میں لکھوں گی۔ |
| (ii) امّی بازار جا رہی ہیں۔ | امّی کل بازار گئیں۔ | امّی بازار جائیں گی۔ |
| (iii) ۱۴ اگست ہے، ہمارے اسکول میں جلسہ ہو رہا ہے۔ | ۱۴ اگست کو ہمارے اسکول میں جلسہ ہوا تھا۔ | ۱۴ اگست کو ہمارے اسکول میں جلسہ ہوگا۔ |

| فعلِ معروف | فعلِ مجہول |
|---|---|
| محمود نے اخبار پڑھا۔ | اخبار پڑھا گیا۔ |
| قائدِ اعظم نے پاکستان بنایا۔ | پاکستان بنایا گیا۔ |
| اس نے کار خریدی۔ | کار خریدی گئی۔ |
| صدرِ پاکستان نے پرچم لہرایا۔ | پرچم لہرایا گیا۔ |
| لڑکوں نے میچ جیتا۔ | میچ جیتا گیا۔ |
| حرا نے پھول توڑا۔ | پھول توڑا گیا۔ |

## قواعد : اسمِ ذات ...... (صفحہ ۶۴)

### خصوصی مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

- اسمِ ذات اور اس کی اقسام سے آ گاہ ہوسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

### پیریڈز : ۳-۴

### طریقۂ کار :

- دہرائی کرتے ہوئے اسم اور اس کی اقسام کی وضاحت کیجیے۔
- اسمِ ذات اور اس کی اقسام (اسمِ مصغّر یا اسمِ تصغیر، اسمِ مکبّر ، اسمِ ظرف (مکاں/ زماں) اسمِ آلہ اور اسمِ صوت ) کی وضاحت تختۂ تحریر پر خاکہ بنا کر کیجیے۔

### مثالی نمونہ (حل شدہ) :

☆ اسمِ ذات کیا ہے؟ اس کی اقسام مع دو دو امثال تحریر کیجیے۔

خاکہ :

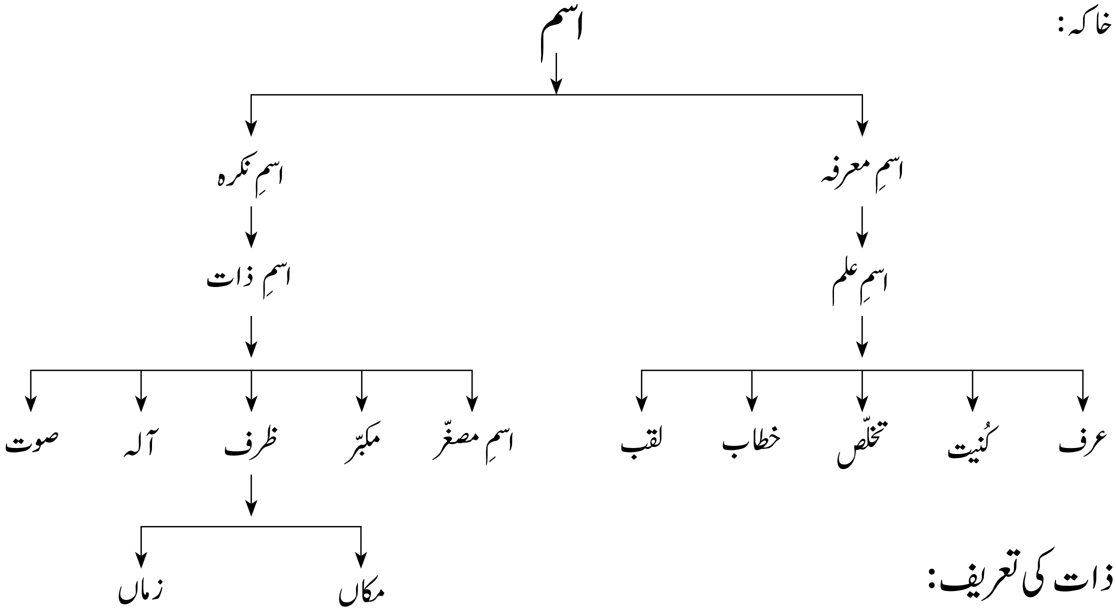


### اسمِ ذات کی تعریف:

- اسمِ ذات وہ اسم ہے جس سے ایک چیز کو دوسروں سے الگ پہچانا جاتا ہے۔

مثلاً : انسان ،قلم ، کتاب ، پانی وغیرہ۔

## اسمِ ذات کی اقسام :

(۱) اسمِ مصغّر یا تصغیر (۲) اسمِ مکبّر (۳) اسمِ ظرف : اسمِ ظرفِ مکاں/اسمِ ظرف زماں (۴) اسمِ آلہ (۵) اسمِ صوت

۱۔ اسمِ مصغّر :

یہ وہ اسم ہے جو کسی اسم کی چھوٹائی ظاہر کرے ، مثلاً : پیالی ، شیشی ، ڈبیا ، کٹوری ، کھٹولا ، باغیچہ ، ٹوکری۔

۲۔ اسمِ مکبّر :

یہ وہ اسم ہے جو کسی اسم کی بڑائی ظاہر کرے ، مثلاً : بات سے بتنگڑ ، راجا سے مہا راجا ، راہ سے شاہراہ ، پگڑی سے پگڑ ، چھتری سے چھتر وغیرہ۔

۳۔ اسمِ ظرف :

☆ میں صبح شام باغ کی سیر کرتا ہوں۔

☆ اسکول کا دارالمطالعہ دس بجے کھلتا ہے۔

دی گئی امثال میں باغ اور دارالمطالعہ جگہ کو ظاہر کر رہے ہیں جبکہ صبح ، شام اور دس بجے وقت کو ظاہر کرتے ہیں۔ لہٰذا اس قسم کے تمام الفاظ جو جگہ یا وقت کو ظاہر کریں اسمِ ظرف کہلاتے ہیں۔ اس طرح اس کی دو اقسام بن جاتی ہیں۔

- اسمِ ظرفِ مکاں اور اسمِ ظرفِ زماں :

امثال :

(i) اسمِ ظرفِ مکاں :

باغ ، اسٹیشن ، مدرسہ ، شفاخانہ ، میدانِ عرفات ، مشرق وغیرہ

(ii) اسمِ ظرفِ زماں :

ہفتہ ، سال ، مہینہ ، آج ، کل ، سہ پہر ، آدھی رات ، صدی وغیرہ

۴۔ اسمِ آلہ :

وہ اسم جو کسی ہتھیار یا اوزار کے نام کو ظاہر کرے ، مثلاً : ہتھوڑا ، کلہاڑی ، بیلن ، چابی ، برش وغیرہ۔

۵۔ اسمِ صوت :

صوت کا مطلب آواز ہے ، وہ اسم جس سے کوئی آواز ظاہر ہوتی ہے ، اسمِ صوت کہلاتا ہے ، مثلاً : کائیں کائیں/ چھم چھم/ دَھک دَھک/ سائیں سائیں/ کُو کُو۔

☆ درج ذیل جملوں میں اسمِ ذات کی اقسام کی نشاندہی بریکٹ میں کر دی گئی ہے :

(i) حکیم صاحب نے دوا کی پڑیا باندھی۔ (اسمِ مصغّر)

(ii) حاشر ایئرپورٹ پر قطار میں کھڑا تھا۔ (اسمِ ظرفِ مکاں)

(iii) یہ عمارت صدیوں پُرانی ہے۔ (اسمِ ظرفِ زماں)

(iv) ابّا جان نے بیلچے سے مٹّی ایک طرف کی۔ (اسمِ آلہ)

(v) دُور سے ریل گاڑی کی چُھک چُھک سنائی دے رہی تھی۔ (اسمِ صوت)

## سفرِ امریکا ...... (صفحہ ۶۵ تا ۶۶)

### خصوصی مقصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

- عبارت پڑھ کر دیے گئے سوالات کے جوابات دے سکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

### پیریڈز : ۱-۲

### طریقۂ کار :

- طلبا سے خاموش مطالعہ کروائیے۔
- مشقی کام خود کرنے دیجیے۔
- بعد ازاں تبادلۂ خیال کرتے ہوئے طلبا کے کام کی اصلاح کروائیے۔

### مشقی کام (حل شدہ) :

۱۔ الفاظ کے لغت سے تلاش کردہ معانی اور ان کا جملوں میں استعمال :

| الفاظ | معانی | جملے |
|---|---|---|
| اشیائے خورد ونوش | کھانے پینے کی چیزیں | رمضان المبارک کے مہینے میں اشیائے خورد ونوش کی قیمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ |
| دبک جانا | ڈانٹ/ دھمکی | استاد کی ڈانٹ سے بچّے دبک گئے۔ |
| منڈیر | دیوار کا اوپر کا حصّہ | عائشہ کے گھر کی منڈیر پر اکثر پرندے بیٹھے رہتے ہیں۔ |
| خستہ | بُھربُھرا/ مُرمُرا | برسات کے موسم میں بسکٹ تھوڑی ہی دیر بعد خستہ نہیں رہتے اور سیل جاتے ہیں۔ |

### ۲۔ جوابات :

(i) کتاب ”تادمِ تحریر“ کے مصنف کا نام ”صدیق سالک“ ہے۔

(ii) ”سفرِ امریکا“ سے اقتباس میں امریکا کے شہر نیویورک ایک علاقے مین ہٹن کا ذکر ہے۔

(iii) اقتباس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں کے لوگوں کا طرزِ رہائش بہت مصنوعی اور غیر فطری ہے۔

(iv) مصنّف کو دیکھ کر بچّے اس لیے دبک گئے کیونکہ وہ بچّے لوگوں سے میل جول کے عادی نہیں تھے۔

(v) بچّوں کے والدین نے انھیں درج ذیل ہدایات دیں:

ٹی وی کے چینل ٹو پر چلڈرن پروگرام دیکھو، ریموٹ کنٹرول والی گاڑی اور جہاز سے کھیلو، جگ سا پزل بناؤ اور اگر بور ہونے لگو تو اسٹوری بکس پڑھتے رہو۔

۳۔ درج ذیل جملے کا اپنے الفاظ میں لکھا گیا مفہوم اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی :

| خط کشیدہ الفاظ | معانی |
|---|---|
| منی پلانٹ | پودوں کی ایک قسم جو گھروں کے اندر سجاوٹ کے لیے استعمال کی جاتی ہے اور سورج کی دھوپ کے بغیر بھی اس کے پتّے ہرے رہتے ہیں۔ |
| محروم | حرام کیا گیا۔ حاصل نہ ہونا |

- مفہوم : دیے گئے جملے صدیق سالک کی کتاب ''تادمِ تحریر'' کے اقتباس سفرِ امریکا سے لیے گئے ہیں۔ مصنّف ان جملوں میں نیویورک کے ایک مہنگے علاقے کی اونچی بلڈنگ میں رہائش پذیر بچّوں کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ وہ بچّوں کو اِن ڈور، کمرے میں رہنے والے پودے منی پلانٹ سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ منی پلانٹ کی طرح اندر ہی رہتے تھے۔ ان کے چہروں سے وہ بشاشت اور چمک غائب تھی جو سورج کی دھوپ، چاند کی چاندنی اور دادی، نانی کی محبت کے لمس سے پیدا ہوتی ہے۔ فطرت اور انسانوں سے قریب رہنے ہی میں زندگی کا اصل لُطف اور مزہ ہے۔

☆ طلبا سے ان کے مشاہدے پر مبنی موازنہ کروائیے۔ چند اشارات یہ ہیں :

| گاؤں کی زندگی | فلیٹ کی زندگی |
|---|---|
| گاؤں کی زندگی میں کُھلی آب و ہوا میسر ہوتی ہے۔ | فلیٹ بند ہونے کی وجہ سے ان میں تازہ ہوا کا گزر نہیں ہوتا۔ |
| گاؤں کی زندگی میں تازہ اور اصلی خوراک میسر ہوتی ہے۔ | فلیٹ میں لوگ بار بار بازار نہیں آ جا سکتے لہٰذا وہ چیزیں (کھانے پینے) ذخیرہ کر لیتے ہیں۔ |
| گاؤں کی زندگی میں صفائی کا فقدان ہوتا ہے۔ | فلیٹ چونکہ شہروں میں ہوتے ہیں لہٰذا یہاں کے لوگ پڑھے لکھے ہونے کی وجہ سے صفائی کا خیال رکھتے ہیں۔ |
| دریا کے کنارے ہونے پر تازہ پانی میسر ہوتا ہے۔ | |

سوال نمبر ۵ طلبا کو خود کرنے دیجیے۔

## نثر نگاری: (مضمون نویسی) ایک یادگار سفر...... (صفحہ ٦٧)

### خصوصی مقاصد:

طلبا اس قابل ہوں کہ:

- خاکے اور اشاروں کی مدد سے دیے گئے عنوان پر مضمون تحریر کرسکیں۔

### مددگار مواد:

- تختۂ تحریر

### پیریڈز: ۳

### طریقۂ کار:

- طلبا سے کتاب کنول میں صفحہ ٦٧ پر دیے گئے اشاروں پر تبادلۂ خیال کیجیے۔
- خاکہ سمجھائیے۔
- تحریری کام طلبا کو خود کرنے دیجیے۔

### مثالی نمونہ برائے خاکہ مضمون نویسی:

☆ کنول صفحہ ٦٧ پر ملاحظہ کیجیے۔

## یونٹ کے مقاصد :

- تاریخ کی اہمیت سے طلبا کو آگاہ کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانے کی رغبت پیدا کرنا۔
- ڈرامے کی صنف سے متعارف ہوسکیں۔
- تاثرات کے ساتھ بلند خوانی اور مکالموں کی ادائیگی سیکھ سکیں۔
- مزاحیہ نظم سے متعارف اور محظوظ ہوسکیں۔
- حکایاتِ سعدیؒ اور حکایاتِ رومیؒ سے واقف ہوسکیں۔
- شعرا اور اُدَبا کے خطوط میں استعمال کیے جانے والے ذخیرۂ الفاظ سے متعارف ہوسکیں۔
- خطوط کے ذریعے اس زمانے کے ماحول اور طور طریقوں نیز طرزِ نگارش سے واقف ہوسکیں۔
- ادب کی ایک صنف مزاحیہ نظم نگاری سے روشناس ہوسکیں۔

## قواعد :

- فعلِ ماضی کی اقسام اور اس کا استعمال سیکھ سکیں۔
- اغلاط کی درستی کے قاعدے سیکھ سکیں۔
- اسمِ صوت کی مدد سے مختلف آوازیں پہچان سکیں۔
- حروفِ شمسی وقمری کے قاعدے سے واقف ہو کر ان کا استعمال سیکھ سکیں۔
- لطائف میں زبان دانی اور ذخیرۂ الفاظ کے پُر لُطف استعمال سے محظوظ ہو کر ادبی ذوق پیدا کرسکیں۔

## تفہیم :

- معلوماتی مضمون سے تفہیمی سوالات کے جوابات اخذ کرسکیں۔

## نثر نگاری :

- کہانی نویسی گرافیکل (خاکے کے ذریعے) سیکھ سکیں۔

## آمادگی : (۲۰ منٹ)

- تاریخ سے آگاہ ہونا ذاتی تشخص اور اعتماد کے لیے بہت ضروری ہے۔ تعارف میں بیان کردہ نکات کے بارے میں طلبا سے تبادلۂ خیال کیجیے۔ ان نکات کے حق میں مزید دلائل لیجیے اور مثالوں سے مزید وضاحت کیجیے۔

## تختۂ نرم کی تجاویز:

**یونٹ ۳ :**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**موضوع : تاریخ کے جھروکوں سے**

### حکایاتِ سعدیؒ

### حکایاتِ رومیؒ

### حروفِ شمسی :-

امثال ...... ① ——— ② ——— ③ ———

### حروفِ قمری :-

امثال ...... ① ——— ② ——— ③ ———

### محمد بن قاسم

طلبا کے پیش کردہ ڈراموں کی تصاویر لگائی جاسکتی ہیں۔

### اسمِ صوت

- چھم چھم
- چُھک چُھک
- دھم دھم
- کائیں کائیں

### نثرنگاری (کہانی نویسی)

طلبا کی نثر نگاری کے نمونے

### فعلِ ماضی کی اقسام مع امثال

- ماضی مطلق
  ۱۔ ..........
  ۲۔ ..........
- ماضی قریب
  ۱۔ ..........
  ۲۔ ..........
- ماضی بعید
  ۱۔ ..........
  ۲۔ ..........
- ماضی استمراری
  ۱۔ ..........
  ۲۔ ..........
- ماضی شکّیہ
  ۱۔ ..........
  ۲۔ ..........
- ماضی تمنّائی
  ۱۔ ..........
  ۲۔ ..........

## تعارف ...... (صفحہ ۶۸)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- تاریخ کے بارے میں جان سکیں۔
- تاریخ سے اپنی زندگیوں کا تعلق قائم کرسکیں۔
- تاریخی واقعات و حالات سے سبق سیکھنے اور اپنے حالات بہتر بنانے کی مہارت پیدا کرسکیں۔
- تصور کی صلاحیتوں کی نشوونما ہوسکیں۔
- تحقیق کرنے کی صلاحیت و مہارت پیدا کرسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- نیا ذخیرۂ الفاظ حاصل کرسکیں۔
- عبارت کا فہم حاصل کرکے شروع ہونے والے موضوع کے لیے ذہنی طور پر تیار ہوسکیں۔
- تفہیمی سوالات بنا سکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

### پیریڈز : ۱-۲

### طریقۂ کار :

- عبارت کا خاموش مطالعہ کروائیے۔ زبانی سوالات کیجیے، مثلاً :
- تاریخ کے بارے میں جاننا کیوں ضروری ہے؟ تاریخ کے بارے جاننے کے کیا فوائد ہیں؟ تاریخ سے سبق حاصل کرنے سے کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔
- اس عبارت کے پہلے پیراگراف میں دی گئی مثالوں کی تفصیلی وضاحتیں طلبا سے پوچھ کر اور خود بتا کر کیجیے۔
- اس عبارت کو بطور تفہیم استعمال کیجیے۔ ان زبانی سوالات کی مدد سے طلبا کو بھی اس عبارت کے تفہیمی سوالات بنانے کے لیے دیے جا سکتے ہیں۔

## فاتحِ سندھ محمد بن قاسم ...... (صفحہ ۶۹ تا ۷۶)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- محمد بن قاسم کے عظیم کارناموں سے واقف ہوسکیں۔
- مسلمان فاتح کی حکمتِ عملی اور جوش و جذبے سے آگاہ ہوسکیں۔
- حجاج بن یوسف کے جذبۂ ہمدردی اور غیرت سے آگاہ ہوسکیں۔
- اپنے اندر انسانیت کا جذبہ پیدا کرسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت کا استعمال کرسکیں۔
- معروضی اور موضوع سوالات کے جوابات تحریر کرسکیں۔
- الفاظ اور محاورے اپنے جملوں میں استعمال کرسکیں۔
- ڈرامے کی صنف سے متعارف ہوکر ڈراما پیش کرسکیں۔
- کسی صورتحال کو ذہن میں رکھتے ہوئے درخواست لکھ سکیں۔
- کسی صورتحال کے بارے میں حالات کا جائزہ لیتے ہوئے ذمّہ داران کو ذمّہ داری پوری کرنے کے لیے زور دیتے ہوئے خط تحریر کرسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

### پیریڈز : ۵-۶

### طریقۂ کار :

- پہلے خود بلند خوانی کیجیے۔
- ڈرامے کے کرداروں کو طلبا میں تقسیم کر کے تاثرات سے بلند خوانی کروائیے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔
- لغت سے الفاظ کے معانی اخذ کروائیے۔

## مشقی کام ( حل شدہ ) :

۱۔ الفاظ اور محاوروں کے لغت سے اخذ کردہ معانی :

| الفاظ/ محاورات | معانی |
|---|---|
| افسانہ معلوم ہونا | کتابی باتیں جن پر عمل نہ ہو سکے، حقیقی معلوم نہ ہونا |
| سایہ سر سے اُٹھنا | والدین/ سرپرست کا فوت ہوجانا |
| محوِ سفر | سفر میں مشغول ہونا ، رواں دواں ہونا |
| بحری قزاق | سمندری ڈاکو |
| غیرت کو للکارنا | غیرت کو جگانا ، چیلنج کرنا |
| خطہ | زمین کا ٹکڑا |
| خاک میں ملانا | تباہ و برباد کردینا |
| عرشہ | بحری جہاز کا ایک حصہ جو کھلا ہوتا ہے |
| پیراک | تیرنے والا/ تیراک |
| نقیب | خبر دینے والا |
| والیٔ بصرہ | بصرہ شہر کا نگہبان/ متولّی |
| حمائل | گولائی میں لپٹا ہونا |
| فلک شگاف | آسمان میں سوراخ کرنے والا |
| ہتھیاروں سے لیس ہونا | ہتھیاروں کے ساتھ تیار ہونا |
| تہس نہس کر دینا | تباہ و برباد کردینا |
| دیو قامت | دیو کی طرح قد و قامت رکھنے والا ، بہت لمبا چوڑا |
| فیل سوار | ہاتھی پر بیٹھنے والا |
| آہنی | لوہے سے بنا ہوا |
| نعرۂ تکبیر | اللہُ اکبر کا نعرہ |
| لال پیلا ہونا | غصّے کی شدید حالت |
| بازار گرم کردینا | بہت بڑے پیمانے پر سرگرمیاں ہونا |

## ۲۔ کثیر الانتخابی جوابات :

(i) تاریخ (ii) عراق (iii) حجاج بن یوسف (iv) محمد بن قاسم

(v) دیبل (vi) ڈاکوؤں (vii) سرخ (viii) راجا داہر

## ۳۔ مختصر جوابات :

(i) اس ڈرامے کے مناظر کی تعداد سات ہے اور اس ڈرامے کے مرکزی کردار حجاج بن یوسف، محمد بن قاسم اور سندھ کا راجا داہر ہیں۔

(ii) محمد بن قاسم کا پورا نام عماد الدّین محمد اور سندھ میں آمد کے وقت ان کی عمر بیس برس تھی۔

(iii) حجاج بن یوسف رشتے میں محمد بن قاسم کے چچا، خالو اور سُسر لگتے تھے۔

(iv) سری لنکا کا پُرانا نام سراندیپ تھا۔

(v) ''کاش کوئی حجاج کو خبر کر دے'' یہ الفاظ ایک عورت کے تھے جو ڈاکوؤں کے ہاتھوں لٹنے والے جہاز کی مسافر تھی۔

(vi) محمد بن قاسم اپنے لشکر کے ساتھ جمعہ کے دن روانہ ہوئے۔

## ۴۔ تفصیلی جوابات :

(i) سراندیپ سے مسلمانوں کا ایک تجارتی جہاز بحیرۂ عرب کی پُرسکون موجوں سے کھیلتے ہوئے دیبل کی طرف رواں دواں تھا۔ سورج غروب ہو چکا تھا۔ جہاز کے مسافر کھانے سے فارغ ہو کر باتوں سے دل بہلا رہے تھے۔ عورتیں اپنے بچّوں کو شہیدوں اور غازیوں کے قصّے سنا رہی تھیں کہ اچانک شور ہونے لگا۔ سمندری ڈاکوؤں نے جہاز پر حملہ کر دیا تھا۔ لُوٹ مار کا بازار گرم تھا، کئی پیراک مسافر سمندر میں چھلانگ مار رہے تھے۔ آخر کار ڈاکوؤں نے مسافروں کے مال و اسباب پر قبضہ کر کے عورتوں اور بچّوں کو قیدی بنا لیا۔

(ii) حجاج بن یوسف ایک بارُعب شخص تھے جو سر پر عمامہ باندھے، عبا پہنے، کمر پر تلوار حمائل کیے رہتے تھے۔

(iii) بحری قزاقوں سے بچ جانے والے مسافروں نے حجاج بن یوسف کو خبر دی کہ ڈاکوؤں نے جہاز پر حملہ کر دیا اور مال و اسباب لُوٹ کر بچّوں اور عورتوں کو قیدی بنا لیا۔

(iv) حجاج بن یوسف نے راجا داہر کو یہ پیغام دیا کہ عورتوں اور بچّوں کو ڈاکوؤں کی قید سے آزاد کرا کر مال و اسباب سمیت بصرہ روانہ کر دے۔

(v) حجاج بن یوسف کے خط کا جواب راجا داہر نے ان الفاظ میں دیا کہ، ''جن سمندری لُٹیروں نے یہ حرکت کی ہے وہ ہمارے قابو سے باہر ہیں، اگر تم میں ہمت ہے تو ان سے خود آ کر نبٹ لو۔''

(vi) بصرہ سے سندھ آنے والے مسلمانوں کو درپیش مشکلات میں سے تین یہ ہیں :

- اشیائے خورد و نوش کا ختم/کم ہو جانا۔
- سواری کے جانوروں کا تھک جانا/ بیمار پڑ جانا۔
- درست راستہ تلاش کرنا۔

(vii) راجا راہر کی اس گفتگو سے اندازہ ہو رہا ہے کہ اسے اپنی کثیر فوج اور جدید سامانِ حرب پر بہت غرور تھا۔ اس کی نظر میں اسلامی لشکر کی کوئی اہمیت نہیں تھی اور وہ اس کے بارے میں حقارت کا نظریہ رکھے ہوئے تھا۔ اس منظر کے آخری حصّے میں وہ ہاتھی پر بیٹھا اپنے لشکر کا حوصلہ بڑھانے کی کوشش کرتا نظر آتا ہے لیکن کچھ ہی دیر بعد بزدلوں کی طرح گھوڑے پر سوار ہو کر فرار کی راہ اختیار کر لیتا ہے۔ یوں اس کے فخر و غرور پر مبنی رویّے کے پیچھے چُھپی بزدل اور کمزور شخصیت سامنے آ جاتی ہے۔

(viii) مجاہدین نے پہلی مرتبہ ہاتھیوں کی فوج دیکھی تھی۔ اسی وجہ سے ان میں جھجک پیدا ہوئی۔

(ix) راجا داہر کی فوج کی ترتیب یہ تھی کہ سب سے آگے سینکڑوں دیو قامت ہاتھ جن پر مسلح جوان سوار تھے، اس کے بعد گھڑ سوار اور پھر پیدل فوج۔ پہلے دن جنگ کا آغاز ہوا تو راجاداہر نے ہاتھیوں پر سوار اپنی فوج کو جدید سامانِ حرب کے ساتھ میدانِ جنگ میں اتارا جبکہ محمد بن قاسم اپنی فوج کے ہمراہ گھوڑوں پر سوار جنگ کے لیے میدان میں آیا۔ مجاہدین ہاتھیوں کے لشکر کو دیکھ کر گھبرا گئے، ان کی گھبراہٹ اور جھجک دیکھ کر محمد بن قاسم نے ایسا وار کیا کہ سامنے موجود ہاتھی کی سونڈ کٹ کر دُور جا گری۔ یہ حکمتِ عملی دیکھ کر مجاہدین کے حوصلے بلند ہوگئے اور وہ بھی آگے بڑھ کر ہاتھیوں کی سونڈ پر کاری ضرب لگانے لگے۔ یہ منظر دیکھ کر راجا داہر نے بھاگنے کی کوشش کی مگر مارا گیا جبکہ اس کے کچھ ساتھیوں نے قلعے کی جانب بھاگ کر اپنے آپ کو اندر بند کر لیا۔

(x) سیاق و سباق سے یہ واضح ہوتا ہے کہ چونکہ محمد بن قاسم قلعے پر حملے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے تو وہ ابھی شہر سے باہر اپنے خیمے میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہی موجود ہے۔

(xi) منجنیق کی وجہ سے اس جنگ میں مسلمانوں کو کامیابی ہوئی۔

(xii) عظیم الشان کامیابی کے بعد محمد بن قاسم نے سجدہ ریز ہو کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور حکم دیا کہ ہندو قیدیوں کو تحفظ دیا جائے۔ یہ وہ عمل ہے جس سے ظاہر ہو رہا ہے کہ محمد بن قاسم کو اپنی کامیابی پر غرور نہ تھا۔

(xiii) اس سوال کا جواب طلبا کو لکھنے دیجیے۔ یہ ایک بہت عمدہ مہارت ہے جس کا فروغ ذہنی صلاحیتوں میں اضافے کے لیے ضروری ہے۔

۵۔ الفاظ اور محاوروں کا جملوں میں استعمال :

| محاورات | جملے |
|---|---|
| افسانہ معلوم ہونا | پُرانے زمانے کی باتیں اب افسانہ معلوم ہوتی ہیں۔ |
| سایہ سر سے اُٹھنا | رائم کے والدین کا سایہ سر سے اُٹھا تو اس کے تایا نے اسے اپنی شفقت کے سائے میں لے لیا۔ |
| خاک میں ملانا | ظہور نے لوگوں پر بے جا بھروسا کر کے اپنا پیسہ خاک میں ملا دیا۔ |
| حمائل | شیما اپنی امّی کی گردن میں بازو حمائل کیے ہوئے اپنی بات منوانے کی کوشش کر رہی تھی۔ |
| فلک شگاف | پاکستان زندہ باد کا فلک شگاف نعرہ لگا کر پاک فضائیہ نے اپنے ہوائی مظاہرے کا آغاز کیا۔ |
| تہس نہس کر دینا | ڈاکو گھر کو تہس نہس کرنے کے ساتھ ساتھ مال و اسباب بھی لے گئے۔ |
| دیو قامت | عالم چنا دیو قامت شخصیت کا مالک تھا۔ |
| نعرۂ تکبیر | قومی ہاکی ٹیم کی فتح پر کھیل کا میدان نعرۂ تکبیر سے گونج اٹھا۔ |

## سرگرمیاں :

☆ 'کنول' صفحہ ۶۷ پر ملاحظہ کیجیے۔

# نظم : پُرانا کوٹ ...... (صفحہ ۷۷ تا ۷۹)

## مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

## عمومی مقاصد :

- پُرانی چیزوں کی اہمیت سے آگاہ ہوسکیں۔

## خصوصی مقاصد :

- طنزیہ اور مزاحیہ نظم نگاری کی صنف سے آگاہ ہو کر محظوظ ہوسکیں۔
- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- نظم خوش الحانی سے پڑھ سکیں۔
- الفاظ کے معانی لغت سے اخذ کرسکیں۔
- مرکزی خیال اورتشریحات کرسکیں۔
- تشبیہات سے آگاہ ہوسکیں۔

## مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

## پیریڈز : ۴

## طریقۂ کار :

- نظم کی بلند خوانی خوش الحانی سے کیجیے۔
- بعد ازاں طلبا سے پڑھوایئے اور ہر شعر کی تشریح کیجیے۔
- لغت سے الفاظ کے معانی اخذ کروا کر طلبا سے مشقی کام کروایئے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

۱۔ الفاظ کے معانی فرہنگ صفحہ ۱۸۵ پر ملاحظہ کیجیے۔

حوالہ : یہ نظم مشہور مزاحیہ نظم نگار سید محمد جعفری کی تحریر کردہ ہے۔

۲۔ مرکزی خیال :

شاعر اس نظم میں پرانی چیزوں کی اہمیت طنزیہ اور مزاحیہ پیرائے میں بیان کر رہے ہیں۔ غربت میں خریدا جانے والا استعمال شدہ کوٹ ،

سفید پوشی کے بھرم رکھنے کے لیے ضروری تو ہے لیکن اس کے عیوب چُھپائے نہیں چُھپتے۔ اس نظم میں شاعر نے ان عیوب کو طنزیہ اور مزاحیہ انداز میں بہت خوبی سے بیان کیا ہے۔

## ۳۔ اشعار کی تشریح :

(i) ؎ خریدا جاڑوں میں نیلام سے پُرانا کوٹ
جو پھٹ کے چل نہ سکے یہ نہیں ہے ایسا نوٹ

حوالہ : یہ شعر سید محمد جعفری کی مشہور نظم 'پُرانا کوٹ' سے لیا ہے۔ اس نظم میں شاعر نے استعمال شدہ کپڑوں کے بازار سے خریدے گئے ایک پُرانے اور استعمال شدہ کوٹ کا طنزیہ اور مزاحیہ انداز میں تذکرہ کیا ہے۔

تشریح : شاعر اس شعر میں کہتے ہیں کہ سردیوں میں نیلام سے پُرانا کوٹ خریدا جاسکتا ہے جو کہ شاعر نے خریدا۔ شاعر اس کے بارے میں طنزیہ انداز میں بیان کر رہے ہیں کہ یہ کوٹ پھٹنے کے بعد بھی بِک رہا ہے اور خریدا بھی گیا ہے۔ وہ اس کی وضاحت کے لیے پُرانے نوٹ کی مثال دے رہے ہیں کہ نوٹ پھٹ جائے تو چلتا نہیں ہے یعنی بے کار ہوجاتا ہے اور اس سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھایا جاسکتا جبکہ یہ کوٹ پھٹنے کے باوجود بھی کرنسی نوٹ سے زیادہ کارآمد اور فائدہ مند ہے۔

(ii) ؎ جگہ جگہ یہ پِھرا مثلِ مارکو پولو
یہ کوٹ کوٹوں کا لیڈر ہے اس کی 'جے' بولو

حوالہ : دیکھیے شعر نمبر (i)۔

تشریح : شاعر مزاحیہ انداز میں اپنے خریدے گئے پُرانے کوٹ کی طویل تاریخی حیثیت کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ یہ کوٹ مختلف ملکوں سے ہوتا ہوا ان کے پاس پہنچا ہے۔ گویا اس کے مختلف ملکوں کی سیاحت کرنے کی بنا پر اسے مارکو پولو (مشہور سیاح) کی طرح سمجھا جاسکتا ہے۔ وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ کوٹ اپنی بزرگی اور جہاں دیدہ ہونے کی بنا پر کوٹوں کا لیڈر کہلانے کا مستحق ہے۔ وہ پُر لُطف انداز میں کہتے ہیں کہ چونکہ یہ اب لیڈر کے مرتبے پر پہنچ چکا ہے تو اب اس کی ''جے'' یعنی زندہ باد کا نعرہ لگا دیا جائے۔

(iii) ؎ گزشتہ صدیوں کی تاریخ کا ورق ہے یہ کوٹ
خریدو اس کو کہ عبرت کا اِک سبق ہے یہ کوٹ

حوالہ : دیکھیے شعر نمبر (i)۔

تشریح : اس شعر میں شاعر کوٹ کے بہت ہی قدیم ہونے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کوٹ کو صرف پُرانا کوٹ نہ سمجھو بلکہ یہ سوچو کہ چونکہ پچھلی کئی صدیوں کے تجربات سے گزر چکا ہے تو خود تاریخ کا ایک ورق ہے جس پر پچھلے تمام زمانوں کے تجربات کا عکس نظر آ رہا ہے۔ وہ اس کو خریدنے کی جانب رغبت دلاتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ اسے ضرور خریدنا چاہیے کیونکہ اس طرح ہم عبرت حاصل کرسکتے ہیں۔ تاریخ کے اسباق سے عبرت حاصل کرنی چاہیے سو اس کے لیے اس کوٹ سے اچھا اور بہتر عبرت کا سبب کوئی نہیں ہوسکتا۔

۴۔ نظم میں استعمال ہونے والی تشبیہات:

(i) دہانِ زخم کی طرح ہونا

(ii) مارکو پولو کی طرح پھرنا

۵۔ الفاظ کی مزید تشبیہات :

| | | |
|---|---|---|
| سورج کی مانند روشن | فولاد کی مثل مضبوط | حاتم طائی کی طرح سخی |
| کریلے کی طرح کڑوا | رُوئی کی مانند نرم | شیر کی مانند بہادر |
| چُھری کی مانند نوکدار | کوّے کے مثل سیاہ | پَری کی مانند حسین |

## حکایاتِ سعدیؒ ...... (صفحہ ۸۰ تا ۸۲)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- حکاتِ سعدیؒ سے واقف ہوسکیں۔
- اخلاقی اسباق سے آگاہ ہوسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت کا استعمال اور مشقی کام کرسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

### پیریڈز : ۵-۶

### طریقۂ کار :

- طلبا کو خاموش مطالعہ کے لیے (۱۰ منٹ) دیجیے۔ بعد ازاں تبادلۂ خیال کیجیے۔
- لغت سے الفاظ کے معانی اخذ کروائیے اور مشقی کام کروائیے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

۱۔ الفاظ/تراکیب کے لغت سے اخذ کردہ معانی :

| الفاظ/تراکیب | معانی |
|---|---|
| ہمہ صفت | ساری خوبیاں رکھنے والا |
| موصوف | جن صفات کا تذکرہ کیا جارہا ہو ان صفات کا حامل |
| زیارت | کسی متبرّک مقام، چیز یا آدمی کا دیکھنا |
| آسودہ | آرام، مطمئن |
| واویلا | شور مچانا، شکایت کے لیے غُل مچانا |
| اطاعتِ حق | سچ کی اطاعت |
| مقربانِ بارگاہ | اللہ تعالیٰ کے دربار میں عزیز، قریب |

۲۔ حکایت ’عملی عبادت‘ کا خلاصہ طلبا سے لکھوائیے۔ خیال رہے کہ کوئی اہم نکتہ حذف نہ ہو۔ خلاصہ عبارت کا ایک تہائی ہونا ضروری ہے۔

۳۔ مرکزی خیالات تمام حکایات کے آخری پیراگراف میں موجود ہیں۔ طلبا سے ترتیب وار لکھوائیے۔

۴۔ الفاظ اور ان کے جملے :

| الفاظ | جملے |
|---|---|
| گرم جوشی | جماعت ہشتم کے طلبا نے پرنسپل کا استقبال گرم جوشی سے کیا۔ |
| شیریں | شیریں زباں ہونے سے بہت سے کام آسان ہوجاتے ہیں۔ |
| نفع | نصیر کو کاروبار میں دگنا نفع ہوا۔ |
| مخالفت | اگر تم میری مخالفت سے باز نہ آئے تو میں سخت کارروائی کروں گا۔ |
| آزار | کسی کو آزار پہنچانے سے گریز کرنا چاہیے۔ |
| حوصلہ افزائی | بہترین خوش نویسی پر اُستاد نے طلبا کی حوصلہ افزائی کی۔ |
| اوّلین | والدین کی خدمت کرنا اولاد کا اوّلین فرض ہے۔ |
| واویلا | ہر بات پر واویلا مچانا تمھاری فطرت میں شامل ہے۔ |

۵۔ محاورات کے معانی اور ان کے جملے :

| محاورات | معانی | جملے |
|---|---|---|
| بوجھ ہلکا کرنا | کسی کی مدد کرنا ، یا ہاتھ بٹانا | آپ نے صحیح وقت پر آ کر میرے کام کا بوجھ ہلکا کر دیا۔ |
| صفایا کرنا | سب کچھ ختم کر دینا یا نیست و نابود کر دینا | نہ جانے کس نے سارے آموں کا صفایا کر دیا۔ |
| زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو | جو بات مشہور عام ہو جائے عموماً ہو کر رہتی ہے | اپنے بارے میں پھیلی افواہوں کا خیال کرو ورنہ زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو، کہیں یہ سب سچ نہ ہو جائے۔ |
| دل کو دل سے راہ ہوتی ہے | دو طرفہ لگاؤ/محبت کا ہونا | آج ہی تمھیں یاد کیا اور آج ہی تمھارا فون آ گیا ، اسی لیے کہتے ہیں ،''دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔'' |
| طویلے کی بَلا بندر کے سر ہونا | غلطی کوئی کرے اور سزا کسی اور کو ملے | باجی کا بگاڑا ہوا کام جب بھائی جان کو کرنے کے لیے دیا گیا تو وہ جھنجلاتے ہوئے بولے ،'' کیوں بھئی! طویلے کی بَلا بندر کے سر۔'' |
| بد اچھا بدنام بُرا | ذلیل و خوار ہونا ، بد ہونے سے بھی زیادہ خراب ہے | ملیحہ دل کی اچھی ہے لیکن اپنے حاسدوں کے پروپیگنڈے کے باعث سب کی نظر سے گر گئی ہے ، سچ ہے بد اچھا بدنام بُرا۔ |
| رات گئی بات گئی | اب پُرانی باتوں کا کیا ذکر جو ہونا تھا وہ ہو چکا | چند روز پہلے سیٹھ صاحب نے بونس دینے کا اعلان کیا تھا اور آج کہتے ہیں کہ رات گئی بات گئی۔ |

## سرگرمی :

☆ دی گئی تجاویز پر عمل کروایئے۔

# حکایاتِ رومیؒ ...... (صفحہ ۸۳ تا ۸۴)

## مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

## عمومی مقاصد :

- حکایاتِ رومی سے واقف ہو سکیں۔
- اخلاقی اسباق حاصل کر سکیں۔

## خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت کا استعمال کرسکیں۔
- سوالوں کے جواب اور محاوروں کا استعمال جملوں میں کرسکیں۔

## مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

## پیریڈز : ۳

## طریقۂ کار :

- طلبا کو خاموش مطالعہ کے لیے ۱۰ منٹ دیجیے۔ بعد ازاں طلبا سے تبادلۂ خیال کیجیے۔
- لغت سے الفاظ اور تراکیب کے معانی اخذ کروائیے اور مشقی کام کروائیے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

۱۔ الفاظ اور تراکیب کے لغت سے اخذ کردہ معانی :

| الفاظ/تراکیب | معانی |
|---|---|
| معروف | مشہور |
| سمو دینا | سما جانا ، کسی چیز میں بھر دینا |
| ازراہِ خود پرستی | اپنی ستائش وتعریف کے لیے |
| ملّاح | کشتی چلانے والا |
| غرق | تباہ ، ڈوب جانا |
| شیخی | بڑائی ، گھمنڈ |
| شناخت | پہچان ، تمیز |
| غالب آنا | جیت جانا/فتح مند ہونا |
| نلوا | چھوٹا سانل ، کاغذ وغیرہ رکھنے کے ٹین یا دھات کا نل |
| ستون | کھمبا/اہم رکن |
| پشت | پیٹھ/نسل ، خاندان |

۲۔ حکایاتِ رومیؒ کے مرکزی خیال ان حکایات کے آخری جملوں میں ہیں۔ طلبا سے اخذ کروا کر لکھوائیے۔

۳۔ یہ سوال طلبا خود کریں گے۔

۴۔ محاورے، ضربُ الامثال کے معانی اور ان کے جملے:

| محاورے/ضربُ الامثال | معانی | جملے |
|---|---|---|
| ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دِکھانے کے اور | ظاہر میں کچھ ہیں اور باطن میں کچھ ہونا | احمد کی بات پر یقین مت کرو کیونکہ اس کی بات ایسی ہے جیسے ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ |
| اُلٹے بانس بریلی کو | برعکس بات/ حماقت کا کام | سامنے والوں کے ہاں سے آیا کھانا عباس انھی کے گھر دینے چلا گیا۔ جبکہ امّی نے وہ کھانا چوکیدار کو بھجوایا تھا۔ امّی نے سر پیٹ کر کہا اُلٹے بانس بریلی کو چلے۔ |
| آ بیل مجھے مار | لڑائی مول لینا | ساجد بہت غصّے میں تھا۔ ایسے وقت میں فراز کا اسے تنگ کرنا ایسا ہی تھا جیسے آ بیل مجھے مار۔ |
| بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی | ڈوبتی ہوئی رقم کا جو حصہ مل جائے غنیمت ہے | ڈاکوؤں نے ہم سے نقدی لوٹی مگر اپنا موبائل بھول گئے تو ہم نے سوچا بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی۔ |
| ماروں گُھٹنا پُھوٹے آنکھ | بے محل اور بے جوڑ بات | رانی ہمیشہ بے تکی بات ہی کرتی ہے۔ وہی مثل کہ ماروں گُھٹنا پُھوٹے آنکھ۔ |
| جس کا کام اسی کو ساجھے دوسرا کرے تو ٹھینگا باجے | جو کام جانتا ہو وہی کر سکتا ہے اناڑیوں کے کرنے سے جگ ہنسائی ہوتی ہے | میں نے پہلے ہی کہا تھا ہزار افراد کا کھانا صرف باورچی بنا سکتا ہے۔ کیونکہ جس کا کام اسی کو ساجھے دوسرا کرے تو ٹھینگا باجے۔ |
| گُڑ کھائیں گلگلوں سے پرہیز | چھوٹی بُرائی سے بچنا اور بڑی بُرائی کا خیال نہ کرنا | بھائی جان شوگر کی وجہ سے چائے میں چینی نہیں ڈالتے لیکن مٹھائی مزے سے کھاتے ہیں۔ گویا کہ گُڑ کھائیں اور گلگلوں سے پرہیز۔ |

## ادیبوں کے خطوط ...... (صفحہ ۸۵ تا ۸۷)

### خصوصی مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

- اُدَبا اورشعرا کے زمانے کے واقعات و حالات اور طور طریقوں سے واقف ہوں۔
- خطوط نویسی کے طریقے سے واقفیت حاصل کرسکیں۔
- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت کا استعمال کرسکیں۔
- مشقی سوالات کے جواب اور محاوروں کا استعمال جملوں میں کرسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

### پیریڈز : ۳

### طریقۂ کار :

- مثالی بلند خوانی کرتے ہوئے نئے الفاظ تختۂ تحریر پر لکھ کر طلبا سے پڑھوائیے۔
- لغت سے الفاظ کے معانی اخذ کروائیے۔
- تبادلۂ خیال کرتے ہوئے مشقی کام کروائیے۔

### مشقی کام (حل شدہ) :

۱۔ الفاظ کے معانی کے لیے فرہنگ صفحہ ۱۸۶ ملاحظہ کیجیے۔

### ۲۔ تفصیلی جوابات :

(i) منشی میاں داد کے نام مرزا غالب کے خط کا خلاصہ طلبا سے تحریر کروائیے۔

(ii) مرزا غالب نے تفضّل حسین خاں صاحب سے اپنے خط میں کتاب نہ بھجوانے کی شکایت کی ہے۔

(iii) مولوی نذیر احمد نے اپنے خط میں اپنے بیٹے بشیر کو لیاقت یعنی قابلیت حاصل کرنے کی نصیحت کی ہے۔ وہ انٹر کرنے کے بعد بی اے کرنے کے لیے اپنا دھیان لگانے اور محنت کرنے کی تاکید بھی کر رہے ہیں۔

(iv) مولوی نذیر احمد نے اپنے بیٹے بشیر کو نصیحت کی کہ ”مسلسل اور مُتّصِل محنت میں عجب برکت ہے۔ ابھی سے وہ تیاری کرو جو غافل اور کاہل لڑکے امتحان کے قریب کرتے ہیں۔“

۳۔ الفاظ و محاورات کا جملوں میں استعمال :

| الفاظ/محاورات | معانی | جملے |
|---|---|---|
| مستعار دینا | اُدھار دینا | میں امتحانوں کے دنوں میں کسی کو اپنی کتابیں مستعار نہیں دیتی۔ |
| ہر کَس و نا کَس | ہر شخص ادنیٰ ، اعلیٰ ، چھوٹا ، بڑا | میرے خیال میں ہر کَس و نا کَس میں کوئی نہ کوئی ہنر چُھپا ہوتا ہے۔ |
| نانِ شبینہ کو محتاج ہونا | روٹی روٹی کا محتاج ہونا | اس دَور میں ہر کوئی مہنگائی کی وجہ سے نانِ شبینہ کا محتاج ہو رہا ہے۔ |
| سرمایۂ فخر ہونا | فخر کا باعث ہونا ، باعث ناز ہونا | نصیر اپنے عمدہ اخلاق کی وجہ سے والدین کے لیے سرمایۂ فخر بن گیا ہے۔ |
| نام و نمود | ظاہری ٹھاٹھ/ نمائش ، دکھاوا | مسلمانوں کو نام و نمود سے احتراز کرنا چاہیے۔ |

۴۔ درج ذیل جملوں کا مفہوم لکھیے :

(i) اس جملے میں مرزا غالب کے آخری ایّام کا ذکر ہے جب مرزا غالب بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہو گئے تھے۔ وہ لکھ رہے ہیں کہ اب انھیں سنائی بالکل نہیں دیتا اور کم کم دکھائی دیتا ہے اور اپنی کمزوری اور بیماری کی وجہ سے اب وہ صرف آرام کرتے ہیں۔

(ii) یہ جملہ مولوی نذیر احمد نے اپنے بیٹے کو لکھا تھا جس میں انھوں نے اس بات کو واضح کیا ہے کہ قابلیت سب سے اہم چیز ہے اور انسان ساری عمر اس سے فائدہ اور خوشی حاصل کرتا ہے۔ زندگی میں آسانیاں ہوں یا مشکلات قابلیت وہ جوہر ہے جس کی اہمیت مسلّم ہے۔

۵۔ مرزا غالب کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انھوں نے مراسلے کو مکالمے کی شکل دی ہے کیونکہ ان کے خطوط کا طرزِ تحریر اس طرح کا تھا کہ جیسے دو اشخاص آمنے سامنے بیٹھ کر گفتگو کر رہے ہیں۔ مذاق ، جملہ بازی ، شکوہ شکایات سب خطوط میں اس طرح شامل ہیں گویا آمنے سامنے مکالمہ ہو رہا ہو۔

۶۔ درج ذیل اسما سے صفتِ نسبتی بنائیے :

ریشم سے ریشمی ، شاگرد سے شاگردی ، صحرا سے صحرائی ، کاغذ سے کاغذی ، آہن سے آہنی ، دنیا سے دنیاوی ، دہلی سے دہلوی ، لکھنؤ سے لکھنوی۔

۷۔ افعالِ معروف اور افعالِ مجہول والے پانچ پانچ جملے درج ذیل ہیں :

| | افعالِ معروف | افعالِ مجہول |
|---|---|---|
| (i) | عائشہ نے تصویر بنائی۔ | تصویر بنائی گئی۔ |
| (ii) | قاری نے تلاوت کی۔ | تلاوت کی گئی۔ |
| (iii) | مالی نے پھول لگائے۔ | پھول لگائے گئے۔ |
| (iv) | اُستاد نے سبق پڑھایا۔ | سبق پڑھایا گیا۔ |
| (v) | احمد نے کھلونے خریدے۔ | کھلونے خریدے گئے۔ |

## قواعد : فعلِ ماضی کی اقسام ...... (صفحہ ۸۸)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- مختلف زمانوں سے آ گاہ ہوکر فعلِ ماضی کے جملے بنا سکیں۔
- فعلِ ماضی کی اقسام سے آ گاہ ہوکر جملہ سازی کرسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

### پیریڈز : ۲

### طریقۂ کار :

- سب سے پہلے فعل کی تعریف بتا کر اس پر جملے بنوایئے۔ پھر اس کی اقسام اور ان کے جملے بنوایئے۔

### مثالی نمونہ (حل شدہ) :

☆ فعل کی تعریف :
وہ کلمہ جس میں کسی کام کا ہونا یا کرنا زمانے کے تعلق سے پایا جائے، مثلاً : پڑھی/ پہنچے گا/ کھائیں گے۔

فعل کی اقسام

(۱) فعلِ ماضی مطلق
(۲) فعلِ ماضی قریب
(۳) فعلِ ماضی بعید
(۴) فعلِ ماضی استمراری
(۵) فعلِ ماضی شکّیہ
(۶) فعلِ ماضی تمنّائی

☆ فعلِ ماضی کی چھ اقسام ہیں۔ ان کی تعریف کے لیے کتاب (کنول) کا صفحہ ۸۸ ملاحظہ کیجیے۔
☆ فعلِ ماضی کی ہر قسم پر دو دو جملے بنائیے۔

(i) فعلِ ماضی مطلق :

(i) زید نے سبق پڑھا۔
(ii) امّی نے کھانا پکایا۔

(ii) فعلِ ماضی قریب :

(i) زید نے سبق پڑھا ہے۔ (ii) امّی نے کھانا پکایا ہے۔

(iii) فعلِ ماضی بعید :

(i) زید نے سبق پڑھا تھا۔ (ii) امّی نے کھانا پکایا تھا۔

(iv) فعلِ ماضی استمراری :

(i) زید سبق پڑھتا تھا۔ (ii) امّی کھانا پکاتی تھیں۔

(v) فعلِ ماضی شکّیہ :

(i) زید نے سبق پڑھا ہوگا۔ (ii) امّی نے کھانا پکایا ہوگا۔

(vi) فعلِ ماضی تمنّائی :

(i) اگر زید محنت کرتا تو کامیاب ہوجاتا۔

(ii) اگر امّی کھانا جلدی پکاتیں تو مہمان کھانا کھا کے جاتے۔

## جملوں کی درستی : اسمِ صوت ، حروفِ شمسی ...... (صفحہ ۸۹ تا ۹۰)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### خصوصی مقاصد :

- جملوں کی اغلاط درست کرسکیں۔
- اسمِ صوت سے واقف ہوسکیں۔
- حروفِ شمسی وقمری سے آگاہ ہوکر مزید امثال لکھ سکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

### پیریڈز : ۳

### طریقۂ کار :

- اغلاط کی پہچان کرواکر طلبا سے جملہ درست لکھوائیے۔
- اسمِ صوت واضح کر کے طلبا سے مشقی کام کروائیے۔
- حروفِ شمسی وقمری سمجھا کر طلبا سے مشقی کام کروائیے۔

## مثالی نمونہ (حل شدہ) :

☆ 'کنول' کا صفحہ ۸۹ تا ۹۰ ملاحظہ کیجیے۔

☆ فعل ماضی کی تمام اقسام کا ایک ایک جملہ طلبا سے بنوائیے۔

☆ جملے درست کر کے لکھیے :

(i) میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔
(ii) آج شبِ معراج ہے۔
(iii) کل یومِ دفاع تھا۔
(iv) مجھے گھر جانا ہے۔
(v) میری دادی جان بہت اچھی تھیں۔
(vi) تم کل کہاں گئی تھیں؟
(vii) استاد نے تمھیں یہ سکھایا ہے؟
(viii) تم نے ابھی تک دستخط نہیں کیے۔
(ix) میں یہ کتاب اپنے لیے لایا ہوں۔
(x) میں نے اپنی قمیص ڈھونڈ لی ہے۔
(xi) آپ کہاں جا رہے ہیں؟
(xii) قربانی کے لیے بہت بڑا بیل آیا ہے۔

## اسمِ صوت :

ا۔ اسما کے اسمِ صوت درج ذیل ہیں:

| | | | |
|---|---|---|---|
| مکھی | بِھن بِھن | طوطا | ٹَیں ٹَیں |
| کُتّا | بَھوں بَھوں | ہوا | سائیں سائیں |
| ریل گاڑی | چُھک چُھک | کوئل | کُوکُو |
| بلّی | میاؤں میاؤں | گھڑی | ٹِک ٹِک |

## حروفِ شمسی و قمری :

☆ حروفِ شمسی کی تین امثال درج ذیل ہیں:

(i) عبدالرحمٰن (ii) شہاب الدّین (iii) عبدالستّار

☆ حروفِ قمری کی تین امثال درج ذیل ہیں:

(i) عبدالغفور (ii) عبدالمجید (iii) بیت المکرّم

# تاریخ کے جھروکوں سے مزاح ...... (صفحہ ۹۱)

## عمومی مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

- تاریخی مزاحیہ واقعات سے محظوظ ہوسکیں۔
- زبان دانی اور برجستگی جیسی ادبی صفات سے بہرہ مند ہوسکیں۔
- اپنی گفتگو میں مزاح کا پہلو نمایاں کرنے کی مہارت پیدا کرنے کی جانب راغب ہوسکیں۔

## مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- اخبارات ، رسائل

## پیریڈ : ۱

## طریقۂ کار :

- طلبا سے باری باری بلند خوانی کروایئے۔
- تبادلۂ خیال کے ذریعے ان لطائف کی تفہیم کروایئے۔
- دی گئی سرگرمی کروایئے۔

# تفہیم : پُرانے زمانے کے کپڑے ...... (صفحہ ۹۲ تا ۹۵)

## مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

## خصوصی مقاصد :

- سبق پڑھ کر دیے گئے سوالات کے جوابات خود اخذ کرسکیں۔
- لغت سے الفاظ کے معانی تلاش کرسکیں۔

## مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

## پیریڈز : ۳

## طریقۂ کار :

- طلبا سے خاموش مطالعہ کروائیے۔
- نئے الفاظ کے معانی لغت سے اخذ کروائیے۔
- مشقی سوالات کے جوابات طلبا کو خود کرنے دیجیے۔
- کام کے بعد تبادلۂ خیال کر کے طلبا سے ان کے جوابات کی خود اصلاحی (self correction) کروائیے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

۱۔ الفاظ کے لغت سے تلاش کردہ معانی :

| الفاظ | معانی |
|---|---|
| خام مواد | کچّا مال |
| پارچہ بافی | جولاہے کا پیشہ، کپڑا بُننا |
| چولی دامن کا ساتھ ہونا | لازمی ساتھ ہونا |
| چنّٹ | کپڑے کی شکن جو خود بنائی جاتی ہے |
| پٹکا | رومال، پگڑی، پیٹی، کمر سے باندھنے کا دوپٹّہ |
| نقاشی | نقش و نگار بنانا |
| کارچوبی | کشیدہ کاری، زردوزی کا کام |
| زردوزی | سلمٰی ستارے کا کام |
| قطبِ شمالی | زمین کے محور کا شمال کی طرف کا آخری سرا |
| سماجی مرتبہ | معاشرتی رُتبہ، معاشرے میں مقام |
| نفیس | عمدہ، قیمتی، پاکیزہ |
| گھیر دار | زیادہ کپڑا استعمال کر کے بنایا جانے والا لباس، مثلاً گھیر دار شلوار |

۲۔ تفہیم ''پُرانے زمانے کے کپڑے'' کے مصنّف آصف فرخی ہیں۔

۳۔ اُٹھنے بیٹھنے کے طریقے اور مختلف طرح کے کھانے بھی مختلف علاقوں کے لوگوں کی شناخت بنتے ہیں۔

۴۔ مختلف علاقوں کے مخصوص لباس ان علاقوں کے موسم اور لباس کے لیے خام مواد کی فراہمی کے لحاظ سے رائج ہوئے ہیں۔

۵۔ مصنّف نے معاشرے کی دوسری چیزوں کے ساتھ لباس اور رہن سہن کے طریقوں کے بدلنے کا تذکرہ کیا ہے۔

۶۔ اس جملے سے مصنّف کی مراد یہ ہے کہ آج جو کپڑے ہم پہنتے ہیں وہ آج سے سو سال پہلے کے لوگوں کو عجیب وغریب اور نامانوس معلوم ہوں گے۔ بالکل اسی طرح ان لوگوں میں جس انداز کے کپڑے رائج تھے، وہ آج ہم پہن لیں تو شاید تماشا بن جائیں۔ گویا ہر عہد، دوسرے عہد کے لیے اسی طرح تماشا بن جاتا ہے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے اور کیا ایسا ہونا چاہیے کے جوابات طلبا سے لکھوائیے۔

۷۔ برصغیر کے کپڑے آج سے نہیں بلکہ بہت پُرانے زمانے سے دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ مورخین کا بیان ہے کہ قدیم مصر کے باشندے

اپنے مردوں کو کپڑے میں لپیٹ کر اہرام میں رکھتے تھے اور ایسی ممیاں ملی ہیں جن کی تدفین میں استعمال ہونے والا کپڑا اور کپڑے کو رنگنے کے لیے کام میں آنے والا نیل، قدیم ہندوستان سے آیا تھا۔

۸۔ برصغیر میں پارچہ بافی کی صنعت درجۂ کمال تک پہنچی۔ امیر خسروؒ نے اپنے عہدے کے بعض کپڑوں کے بارے میں لکھا ہے کہ گلاب اور لالہ کی طرح دیدہ زیب ہوتے ہیں۔ بعض اتنے نازک اور باریک کہ سوئی کے ناکے میں سے گزر جائیں۔ ڈھاکا کی ململ ایسی نفیس اور باریک ہوتی کہ اس کا پورا تھان انگوٹھی کے چھلّے میں سے گزر سکتا تھا۔

۹۔ انگریزوں نے ڈھاکا کی ململ کو دیکھا تو کہا، ''ایسا لگتا ہے جیسے اسے ہواؤں کے تار سے پَریوں نے بنایا ہے۔''

۱۰۔ انگریزوں نے ہندوستان کی پارچہ بافی کی صنعت کی ہر ممکن حوصلہ شکنی کی اور جب کچھ بس نہ چلا تو ماہرِ فن کاریگروں کے انگوٹھے اور انگلیاں کٹوا ڈالیں تاکہ وہ کپڑا نہ تیار کرسکیں۔ ایسا کرنے کی وجوہات یہ تھیں کہ وہ اپنی تجارتی بالادستی قائم رکھنا چاہتے تھے اور انگلستان کے بنے ہوئے کپڑے کو فروغ دینا چاہتے تھے تاکہ یہاں کی کثیر آبادی سے تجارتی منافع حاصل کرسکیں۔

۱۱۔ مردوں کے سر ڈھکنے کے لیے ٹوپی، پگڑی اور عمامہ استعمال کیا جاتا تھا۔ عام لوگ ٹوپی، علما عمامہ جبکہ نوابوں اور بادشاہوں میں پگڑی عزت اور وقار کی اہمیت سمجھی جاتی تھی۔ پگڑی کی یہ اہمیت دہلی کے سلاطین سے لے کر آج تک قائم ہے۔

۱۲۔ الفاظ کا جملوں میں استعمال:

| الفاظ | جملے |
|---|---|
| پہناوے | پہناوے کے معاملے میں ہمیں فیشن کے ساتھ اپنی تہذیب کو اہمیت دینی چاہیے۔ |
| رواج | ضروری ہے کہ ہم اپنی تقریبات میں سادگی کو رواج دیں۔ |
| بدتہذیبی | اپنی پلیٹ میں بہت زیادہ کھانا بھر لینا بدتہذیبی کی علامت ہے۔ |
| رائج ہونا | ترکی میں رائج کرنسی کا نام لیرا ہے۔ |
| قطبِ شمالی | قطبِ شمالی میں پایا جانے والا ریچھ عموماً سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ |
| نفیس | خالہ نے بہت نفیس کڑھائی کر کے ایک قمیض عابدہ کو تحفے میں دی۔ |
| گھیر دار | درزی نے شلوار بہت گھیر دار بنائی ہے۔ |
| پگڑی | گاؤں میں پگڑی آج بھی عزت کی علامت ہے۔ |

## ۱۳۔ مرکزی خیال:

یہ تفہیم ''پُرانے زمانے کے کپڑے'' آصف فرّخی صاحب کا ایک مضمون ہے۔ اس مضمون کا مرکزی خیال برصغیر میں لباس کے ضمن میں وقت کے لحاظ سے ہونے والی تبدیلیوں کا تذکرہ کرنا ہے۔ اس کے ساتھ ان تبدیلیوں کی وجوہات پر نظر ڈالنا بھی ہے۔ انگریزوں کی تاجرانہ ذہنیت نے یہاں کی تہذیب کو کس طرح نیست و نابود کیا اس طرف توجہ دلانا بھی حاصلِ مضمون ہے۔

### خلاصہ:

طلبا کو خلاصہ خود لکھنے دیجیے۔ طریقۂ کار دہرائیے۔ عبارت کا ایک تہائی ہونا چاہیے۔ تشبیہات، استعارے، محاورے حذف کیے جاسکتے ہیں۔ کوئی اہم نکتہ حذف نہیں ہونا چاہیے۔

## تاریخ نگاری ...... (صفحہ ۹۵)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- موجود وقت اور گزرے ہوئے حالات میں تمیز کرسکیں۔
- ماضی کے واقعات سے سبق حاصل کرسکیں۔
- اخبار کے مطالعے سے واقعات کو اکٹھا کر کے اس پر تبادلۂ خیال کرسکیں۔
- ان واقعات پر تفہیم بنا کر ایک دوسرے کی معلومات میں اضافہ کرسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- اخبار

### پیریڈز : ۲

### طریقۂ کار :

- طلبا سے کوئی حالیہ واقعہ سُن کر فعل ماضی میں تبدیل کروائیے۔
- اخبار کے تراشے منگوا کر تبادلۂ خیال کیجیے۔
- بعد ازاں کسی اہم واقعے پر مبنی خبر کو اس طرح لکھوائیے گویا آج سے سو سال پہلے یہ واقعہ رونما ہوا تھا۔

# نثر نگاری : کہانی نویسی ...... (صفحہ ۹۶)

## خصوصی مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

- دیے گئے خاکے اور اشاروں کی مدد سے کہانی تحریر کرسکیں۔

## مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

## پیریڈز : ۳ - ۴

## طریقۂ کار :

- طلبا کو خاکہ سمجھائیے۔
- اشاروں پر تبادلۂ خیال کرتے ہوئے تحریری کام طلبا سے کروائیے۔

☆ کنول صفحہ ۹۶ پر مثالی نمونہ ملاحظہ کیجیے۔

☆ یہ کام جماعت میں طلبا کے گروپ بنا کر کروائیے۔

☆ ہر گروپ کا ایک کاتب ، ایک مصوّر ، ایک مدیر اور ایک مدیرِ اعلیٰ بنا دیجیے۔

۱۔ پہلے دیے گئے تمام اشاروں کے بارے میں سب مل کر نکات تحریر کریں۔

۲۔ ان نکات کو ترتیب دیں۔

۳۔ معلّم سے مشورہ لیں ، ترمیم و اضافہ و اصلاح کریں۔

۴۔ معلّم سے اصلاح لینے کے بعد اپنے کام کو مزید بہتر بنا کر ایک کتابچے کی شکل دیں۔ کاتب خوشخط لکھے ، مصوّر سرِورق اور اندرونی تصاویر بنائے ، مدیر اور مدیرِ اعلیٰ املا اور اظہار و بیان کی اغلاط دُور کریں۔

اسی نوعیت کا کام انفرادی طور پر گھر پر کرنے کے لیے دیا جاسکتا ہے۔

## یونٹ کے مقاصد

- تہذیب اور ثقافت کے معانی اور اہمیت سے واقف ہوسکیں۔
- اُردو کہاوتوں کی چاشنی سے لُطف اندوز ہوسکیں۔
- کہاوتوں کا درست استعمال سیکھ کر عبارات میں شامل کرسکیں۔
- سجاد حیدر یلدرم کے طرزِ تحریر سے واقف ہوسکیں۔
- نظم کی اصناف میں غزل سے واقف ہوسکیں ، شعرفہمی کی صلاحیت پیدا کرسکیں۔
- پاکستان گرل گائیڈز ایسوسی ایشن تنظیم کے قیام کے مقصد سے واقف ہوسکیں۔ ( قومی نصب العین )
- مثالی طالب علم کی خوبیوں سے بذریعہ مکالمہ واقف ہوسکیں۔

### قواعد :

- اسم کی اقسام ( بناوٹ کے لحاظ ) افعالِ مجہول ، مرکّبِ اضافی سے واقف ہوکر استعمال کرنا سیکھ سکیں۔
- کہاوتوں ، ضربُ الامثال ، تشبیہات ، متشابہ الفاظ کا اعادہ کرکے مزید مشق کرسکیں۔

### تفہیم :

- تفہیمی سوالات کا جواب تحریر کرسکیں ، موازنہ ، تقابل ، مرکزی خیال کی پہچان وجوہات کا بیان کرنا سیکھ سکیں۔

### نثر نگاری :

- ( مضمون نویسی ) خاکہ سازی اور خیالات مجتمع کرنے کے طریقے سے واقف ہوسکیں۔

### آمادگی :

- تہذیب اور ثقافت کیا ہے؟
- کنول کا صفحہ ۹۷ پڑھ کر طلبا سے تبادلۂ خیال کے ذریعے اس عبارت کا مفہوم واضح کیجیے۔ ہماری تہذیب کی شناخت کی علامات کا تذکرہ کیجیے ، مثلاً مشترکہ خاندانی نظام ، بڑوں کا ادب ، بہن بھائیوں میں محبت و احترام ، استاد کا احترام جیسی اخلاقی خوبیاں نمایاں کیجیے۔ اپنے علاقے کی تہذیب کے لحاظ سے کچھ رسومات کا تذکرہ بھی کیا جاسکتا ہے جو معیوب یا غیر اخلاقی نہ ہوں۔ اپنے علاقے کی تہذیب و ثقافت کا گوشہ بنوایئے جہاں کچھ نمونے رکھیے ، مثلاً سندھ میں رِلّی ، ٹھٹھہ کی نیلی ٹائلز ، اجرک ، پنجاب کی دستکاری ، برتن اور اسی طرح اپنے علاقوں کی تہذیب کو نمایاں کرنے والی چیزوں کی نمائش کا اہتمام کیجیے۔
- زبان کی نشوونما کے مقاصد کے اعتبار سے اُردو زبان کی تہذیبی شان کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کے محاورات ، تشبیہات ، ضربُ الامثال اور کہاوتوں کی مختصراً کچھ مثالیں دیجیے۔ اپنی زبان میں ان کے استعمال کی جانب رغبت دلایئے۔
- پورے یونٹ کا طلبا کے ساتھ ایک عمومی جائزہ لیجیے۔ بتایئے اور پوچھیے کہ اس یونٹ میں ہم کیا کیا سیکھیں گے تاکہ طلبا مستقبل میں کیے جانے والے کاموں کے لیے ذہنی طور پر تیار ہوسکیں۔ کتاب کے صفحات پلٹ کر مضامین اور اسباق کے عنوانات ، اسباق کی سرگرمیوں کا مختصر جائزہ لینے کا بھی موقع دیجیے۔ اس کام کے لیے وقت دینا آپ کے لیے آنے والے اسباق کی تدریس آسان کردے گا۔ انشاء اللہ

تختۂ نرم کی تجاویز:

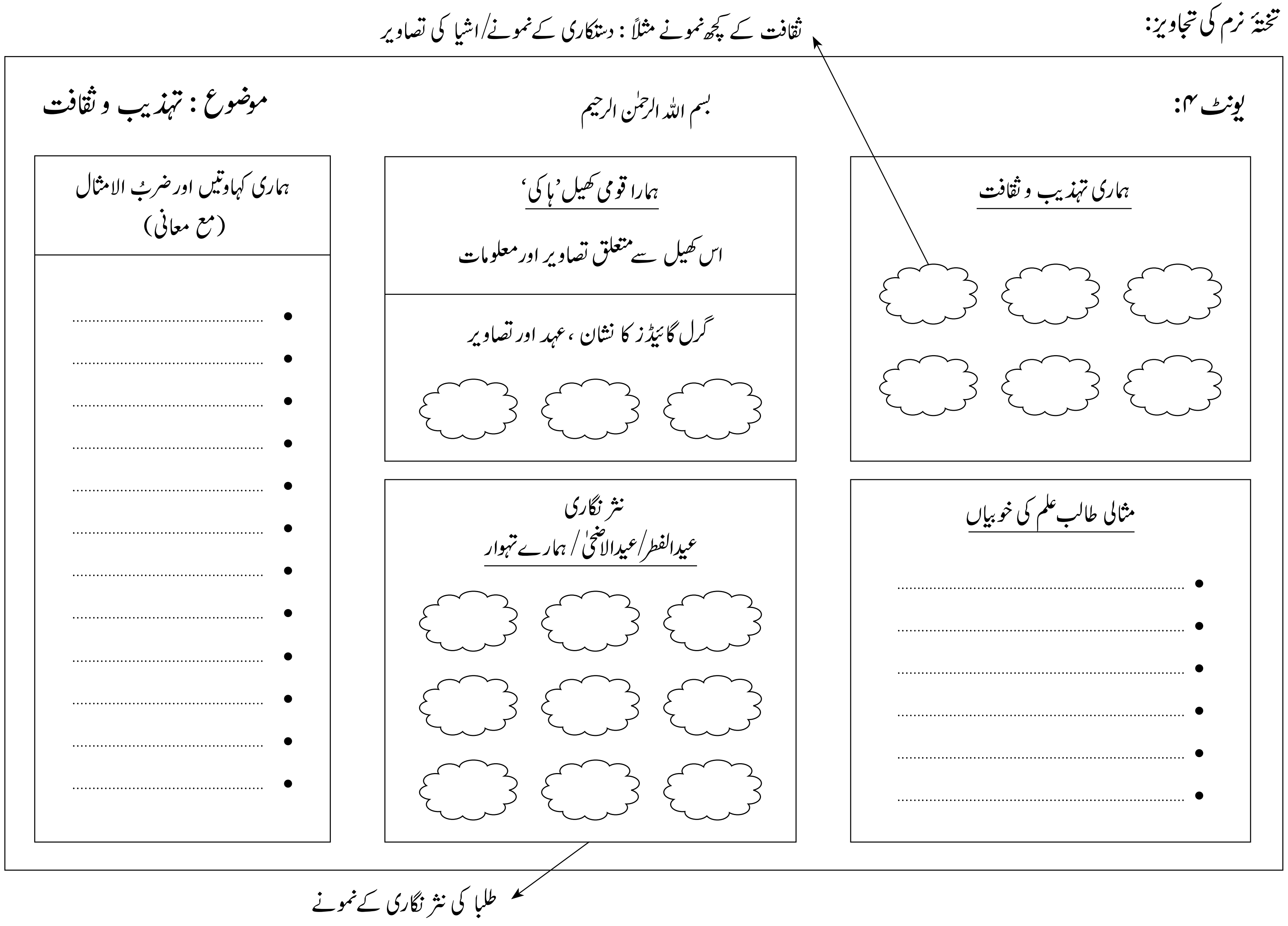

## تعارف ...... (صفحہ ۹۷)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- تہذیب و ثقافت سے روشناس ہوسکیں۔
- تہذیب کے پس منظر میں انسانی زندگی کے ارتقا کے بارے میں جان سکیں۔
- زبانوں کی تہذیبی اہمیت سے آ گاہ ہوسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- نیا ذخیرۂ الفاظ حاصل کرسکیں۔
- عبارت کا فہم حاصل کرکے شروع ہونے والے موضوع کے لیے ذہنی طور پر تیار ہوسکیں۔
- معاشرے میں تہذیب کے اثرات زبان پر ہونے سے واقف ہونے کے بعد اُن کو اہمیت دیتے ہوئے اپنی تحاریر و تقاریر میں استعمال کرسکیں۔
- عبارت کو سمجھ کر اس سے متعلق سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- عبارت کو سمجھ کر اُس سے متعلق تفہیمی سوالات خود بنا سکیں۔

### مدگار مواد :

- تختۂ تحریر

### پیریڈز : ۱-۲

### طریقۂ کار :

- عبارت کا خاموش مطالعہ کرنے کے بعد تبادلۂ خیال کے ذریعے مفہوم کی وضاحت کیجیے۔ اس نکتے پر خصوصی توجہ دیجیے کہ ضروریات زندگی کے حصول کے ساتھ چیزوں ، رہن سہن ، زبانوں کے سلیقے اور خوبصورتی کا نام تہذیب ہے۔
- علوم وفنون کے فروغ اور اُن کو اہمیت دیے جانے سے انسانی زندگی میں مثبت تبدیلیاں رونما ہوتی ہے۔
- طلبا سے اس عبارت سے متعلق سوالات بنوائیے۔ اُن سے اس عبارت کے معروضی سوالات بھی بنوائے جا سکتے ہیں۔
- نوٹ : اس عبارت کو بطورِ تفہیم بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

## ہماری کہاوتیں ...... (صفحہ ۹۸ تا ۱۰۱)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- اُردو ادب کے ثقافتی ورثے ، کہاوت کی چاشنی سے محظوظ ہوسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت کا استعمال اور جملہ سازی کرسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت
- چارٹ

### پیریڈز : ۳

### طریقۂ کار :

- کہاوت کا چارٹ بنا کر تختۂ نرم پر آویزاں کیجیے۔
- طلبا میں دلچسپی بڑھانے کی غرض سے کہاوتوں پر کتابچے بنوائیے۔
- اس کاوش کو طلبا کے مابین پڑھ کر سنوائیے۔

۱۔ لغت کی مدد سے ضربُ الامثال کے معانی و مفہوم کی وضاحت درج ذیل ہیں :

| ضربُ الامثال | معانی و مفہوم |
|---|---|
| آ بیل مجھے مار | ناحق لوگوں سے اُلجھنا، لوگوں کو خود کو تکلیف پہنچانے کی دعوت دینا۔ |
| اندھا بانٹے ریوڑیاں ہِر پھِر کے اپنوں ہی کو دے | کسی نا منصف (انصاف نہ کرنے والے) کو اختیار ملنے سے وہ اپنوں ہی کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ |
| اوکھلی میں دیا سر تو موسلوں کا کیا ڈر | جب مشکل کام میں خود کو ڈال ہی دیا تو رکاوٹوں اور مصیبتوں سے کیا ڈرنا۔ |
| ایک تو کڑوا کریلا دوسرا نیم چڑھا | بد کو بدوں کی صحبت ملنے سے اس کا مزید بُرا ہو جانا۔ |
| ایک مچھلی سارے تالاب کو گندا کرتی ہے | ایک بُرائی سے معاشرہ خراب ہوتا ہے یا ایک فرد کی بُرائی سے دوسرے بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔ |
| بد اچھا بدنام بُرا | بُری شہرت رکھنا بُرا ہونے سے بھی زیادہ خراب ہے۔ |
| بِندھ گیا سو موتی، رہ گیا سو پتّھر | جو کچھ استعمال ہوگیا، کام آ گیا وہی قیمتی ہوتا ہے اور جو کچھ استعمال سے رہ گیا وہ بے کار ہے۔ |

۲۔ لغت کی مدد سے مکمل کردہ ضرب الامثال:

(i) پیاسا کنویں کے پاس جاتا ہے، کنواں پیاسے کے پاس نہیں آتا۔

(ii) تیل دیکھو، تیل کی دھار دیکھو۔

(iii) دودھ کا دودھ، پانی کا پانی

(iv) سانپ مَرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے

(v) کیا پدّی اور کیا پدّی کا شوربا

(vi) گُڑ کھائیں، گلگلوں سے پرہیز

(vii) گھر میں شیر باہر بھیڑ

(viii) میری بلّی مجھ ہی کو میاؤں

۳۔ ضربُ الامثال کا اپنے جملوں میں استعمال : (معانی سمجھنے کے لیے لغت دیکھیے)

| ضربُ الامثال | جملے |
|---|---|
| (i) آدھا تیتر آدھا بٹیر | اُردو بول چال میں انگریزی الفاظ کی بھرمار سے اب اُردو زبان آدھا تیتر آدھا بٹیر کا منظر پیش کرتی ہے۔ |
| (ii) اشرفیاں لُٹیں، کوئلوں پر مہر | نانی جان کے بقول زاہدہ ہمیشہ مہنگی اور قیمتی اشیا لوگوں میں بانٹ دیتی ہے لیکن گھر کا کاٹھ کباڑ سینت سینت کر رکھتی ہے، گویا اشرفیاں لُٹیں، کوئلوں پر مہر۔ |
| (iii) ایک تو چوری اس پر سینہ زوری | احمد غلطی کر کے اس پر اڑ گیا کہ یہی صحیح ہے، گویا ایک تو چوری اس پر سینہ زوری۔ |
| (iv) جیسا دیس ویسا بھیس | جیسا دیس ویسا بھیس کی مثل کے مطابق فہد نے ترکی میں رہتے ہوئے رہن سہن اور طور طریقے ترکوں جیسے اپنا لیے۔ |
| (v) جس تھالی میں کھائیں اسی میں چھید کریں | وطن سے غداری کرنے والوں کی مثال ایسی ہی ہے کہ جس تھالی میں کھائیں اسی میں چھید کریں۔ |

# مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ ...... (صفحہ ۱۰۲ تا ۱۰۷)

## خصوصی مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

- مزاحیہ طرزِ نگارش سے محظوظ ہو کر ادب کا ذوق پیدا کر سکیں۔
- اسی انداز میں لکھنے کے لیے بطور نمونہ پڑھ سکیں۔
- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کر سکیں۔
- لغت کا استعمال کر سکیں۔
- خالی جگہیں اور سوالوں کے جواب تحریر کر سکیں۔
- علامتِ وقف کا استعمال کر سکیں۔ (علامتِ استعجابیہ)
- محاورات کا استعمال جملوں میں ، مرکزی خیال اور خلاصہ تحریر کر سکیں۔

## مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

## پیریڈز : ۴-۵

## طریقۂ کار :

- طلبا سے تاثرات کے ساتھ بلند خوانی کروائیے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔
- لغت سے الفاظ کے معانی اخذ کروائیے۔
- خالی جگہیں اور مشقی کام طلبا سے کروائیے۔
- علاماتِ وقف سمجھا کر طلبا سے جملے بنوائیے۔ پھر تحریری کام طلبا سے کروائیے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

ا۔ الفاظ اور محاوروں کے لغت سے تلاش کردہ معانی :

| الفاظ/محاورے | معانی | الفاظ/محاورے | معانی |
|---|---|---|---|
| ابنائے زمانہ | زمانے کے لوگ ، زمانہ ساز | حالتِ زار | بُری حالت |
| پیرایہ | ڈھنگ ، طریقہ ، لباس | نیز | دیگر ، اور بھی |
| قسی القلب | سنگدل | بدرجہا | بہت سے درجے |
| غریب الوطن | پردیسی | تخلیہ | تنہائی ، خلوت |
| قابلِ رشک | فخر کے قابل | نحیف و نزار | دُبلا پتلا اور کمزور |
| بشاشت | خوشی ، فرحت | منجھلی | بیچ کی |
| مسخ | اچھی صورت سے بُری صورت ہوجانا ، بگڑ جانا | نچلا نہ بیٹھنا | ایک حالت پر نہ رہنا ، بے قرار رہنا |
| | | نبض | کلائی پر موجود رگ جس سے دل کی دھڑکن محسوس کی جاتی ہے |
| ہٹّا کٹّا | صحت مند ، تندرست ، پلا ہوا ، موٹا تازہ | | |
| کلیجے پر پتھّر رکھنا | دل سخت کرلینا ، دل کو بمشکل قابو میں کرنا | ہُوحق کرنا | خدا کا نام لینا ، قلندری نعرے لگانا |

## ۲۔ کثیر الانتخابی جوابات :

(i) دلّی کے چاندنی چوک
(ii) صدا
(iii) نحیف و نزار
(iv) نچلا
(v) کُل خیالات

## ۳۔ مختصر جوابات :

(i) مصنّف نے یہ مضمون اپنے دوست کے بارے میں لکھا ہے۔
(ii) مصنّف نے اس مضمون میں اپنی حالت کا موازنہ ایک فقیر سے کیا ہے۔
(iii) مصنّف اپنے دوست احمد مرزا کو بھَڑ بھَڑیا دوست کہہ کر پکارتے ہیں۔
(iv) احمد مرزا دروازے سے آندھی کی طرح اندر آتے ہیں۔
(v) احمد مرزا کے مصافحہ کرنے سے مصنّف کی انگلیوں میں درد ہونے لگتا ہے اور وہ قلم نہیں پکڑ سکتے۔
(vi) مصنّف کے دوسرے دوست کا نام محمد تحسین ہے اور وہ ہمیشہ اپنے بچّوں کی فکر میں رہتے ہیں۔

## تفصیلی جوابات :

(i) مضمون ''مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ'' کے مصنف سجاد حیدر یلدرم ہیں۔ وہ ہندوستان کے ضلع بجنور میں ۱۸۸۰ء میں پیدا ہوئے۔علی گڑھ سے بی اے کیا۔ انھوں نے ذاتی شوق سے ترکی زبان سیکھی اور ترجمان کے طور پر کام کیا۔ انھوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے رجسٹرار کے طور پر بھی کام کیا۔ یلدرم نے ۱۹۴۳ء میں لکھنؤ میں وفات پائی۔

(ii) مضمون کے آغاز میں دیے گئے شعر کی تشریح :

اس شعر میں شاعر کہتے ہیں کہ انھیں دنیا اور دنیا کے لوگوں سے کسی قسم کی مدد نہیں چاہیے بلکہ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ کوئی بھی ان پر احسان نہ کرے ، یہی ان کے لیے احسان کا درجہ رکھتا ہے۔ ان کے نزدیک ایسے لوگوں کا احسان نہ کرنا بھی احسان کرنے کی مانند ہے۔

(iii) اس فقیر کا قد لمبا ،جسم خوب موٹا تازہ تھا اور چہرہ ایک حد تک خوبصورت ہوتا مگر بدمعاشی اور بے حیائی نے صورت مسخ کردی تھی۔

(iv) فقیر کے بیان کا خلاصہ :

فقیر لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ آفت کا مارا ہے۔ اس کے سات بچّے ہیں مگر کھانے کو محتاج ہے۔ وہ اپنے وطن واپس جانا چاہتا ہے مگر کوئی اس کی مدد نہیں کرتا۔ اس کا کوئی دوست نہیں ہے جو اس غربت میں اس کی مدد کرے۔

(v) مصنّف نے اپنی اور فقیر کی حالت کا جو موازنہ کیا ہے وہ درج ذیل ہے :

☆ میں کام کرتا ہوں اور وہ مفت خوری سے دن گزارتا ہے۔
☆ میں نے تعلیم پائی ہے ، وہ جاہل ہے۔
☆ میں اچھے لباس میں رہتا ہوں وہ پھٹے کپڑے پہنتا ہے۔
☆ میں رات دن فکر میں زندگی گزارتا ہوں اور وہ اسے اطمینان سے بسر کرتا ہے۔

(vi) مصنّف نے دوستوں سے پہنچنے والی جن تکالیف کا ذکر کیا ہے ان میں سے چند ایک یہ ہیں :

☆ ان کے دوست بِلا اجازت ان کے کمرے میں آجاتے ہیں۔
☆ ہر چیز میں مخل ہوتے ہیں اور بِلا تکان بولے جاتے ہیں۔
☆ ہر وقت اپنی بے بسی کا رونا روتے رہتے ہیں۔

☆ مصنّف نے دوستوں سے پہنچنے والی تکالیف کے تذکرے کے لیے استفہامیہ، بیانیہ اور استعجابیہ تینوں طرح کے انداز اختیار کیے ہیں۔

۵۔ سیاق وسباق کے حوالے کے ساتھ تشریح کیے گئے جملے اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی :

(الف) ''چاہے مجھ پر نفرین کی جائے مگر میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آج تک میرے سامنے کوئی یہ ثابت نہ کرسکا کہ احباب کا ایک جمِ غفیر رکھنے اور شناسائی کے دائرے کو وسیع کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

حوالہ : تحریر کردہ جملے سبق ''مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ'' سے لیے گئے ہیں۔ اس سبق کے مصنّف سجاد حیدر یلدرم ہیں۔

تشریح : مصنّف کہتے ہیں کہ چاہے کوئی کتنی ہی ان کی بات کی نفی کرے یا چاہے کوئی اس بات سے انکار کرے مگر آج تک کوئی بھی مصنّف کے سامنے یہ ثابت نہیں کر پایا کہ بے تحاشا دوستوں اور رشتہ داروں کا فائدہ کیا ہے اور بہت زیادہ دوست رکھنے سے کیا فائدہ پہنچتا ہے۔ بقول مصنّف وہ لوگ جن کا حلقہ احباب بہت بڑا ہے ان کو اپنے دوستوں سے کیا فائدہ ملتا ہے۔ یہ بات آج تک ثابت نہیں ہوسکی کہ زیادہ دوست رکھنا کوئی بہت قابلِ تعریف امر و عادت ہے۔

☆ خط کشیدہ الفاظ کے معانی

| الفاظ | معانی |
|---|---|
| نفریں<br>جمِ غفیر<br>شناسائی | ملامت ، پھٹکار ، لعنت<br>زبردست ہجوم<br>جان پہچان |

(ب) واللہ ! مجھے کس قدر خوشی ہوتی ہے کہ میرے دوستوں میں سے ایک شخص ایسا ہے جو مضمون نگار کے لقب سے پکارا جاسکتا۔

حوالہ : تحریر کردہ جملے سبق ''مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ'' سے لیے گئے ہیں۔ اس سبق کے مصنّف سجاد حیدر یلدرم ہیں۔

☆ خط کشیدہ لفظ کے معنی :

| لفظ | معنی |
|---|---|
| لقب | وہ نام جو کسی اچھائی یا بُرائی کے سبب پڑ گیا ہو۔ |

تشریح : مصنّف کے دوست احمد مرزا جب ان سے ملنے آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ انھیں اس بات کی بے حد خوشی ہے کہ ان کے دوستوں میں سے کوئی تو ایسا ہے جو مضمون نگار ہے اور جسے لوگ مضمون نگار کے القاب یا نام سے یاد رکھتے ہیں۔

۶۔ علامتِ استعجابیہ (!) : مضمون سے تلاش کردہ استعجابیہ علامت والے جملے درج ذیل ہیں :

(i) اے بھائی مسلمانو!

(ii) خدا کے لیے مجھ بدنصیب کا حال سنو !

(iii) کیسا خوش قسمت آدمی ہے !

(iv) بھائی جان ! دیکھو پُرانی دوستی کا واسطہ دیتا ہوں ، مجھے اس وقت ضرورت ہے۔

(v) ہائے ! میرا کوئی دوست نہیں۔

(vi) ''میرے اتنے دوست ہیں!'' اس کا کوئی دوست نہیں۔

(vii) اے خوش نصیب شخص! یہیں تو تُو مجھ سے بڑھ گیا۔

(viii) خیراتی ! کب سے کام کر رہے ہیں؟

(ix) توبہ توبہ ! اچھا بس میں ایک منٹ ان کے پاس بیٹھوں گا۔

(x) آہا ہا ہا! آخر تمھیں میں نے پکڑ لیا۔

(xi) کس قدر لکھ ڈالا ہے ! کہو طبیعت تو اچھی ہے؟

(xii) لو ! اب جاتا ہوں۔

(xiii) لیکن سر ! ہمیں آپ نے ایک طالبِ علم کا انٹرویو کرنے کا کام دیا ہے۔

(xiv) ہونہہ ! یہ منھ اور مسور کی دال

(xv) جناب! میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے۔

(xvi) واہ ! کیا بات ہے آج کے کھانے کی۔

۷۔ الفاظ اور محاوروں کا جملوں میں استعمال :

| الفاظ/محاورے | جملے |
|---|---|
| حالتِ زار | فقیر کی حالتِ زار اچھی نہیں ہے۔ |
| مسخ | سیاستدان کا کہنا تھا کہ اس کے بیان کو مسخ کر کے پیش کیا گیا ہے۔ |
| قابلِ رشک | اتنا زیادہ کام کرنے کے باوجود بھی عائشہ کی صحت قابلِ رشک ہے۔ |
| بدر جہا | علی کے نمبر سلیم سے بدر جہا اچھے ہیں۔ |
| نچلا نہ بیٹھنا | میری بھانجی اپنی شرارتی طبیعت سے اتنی مجبور ہے کہ دو لمحے نچلی نہیں بیٹھ سکتی۔ |
| کلیجے پر پتّھر رکھنا | کسی قریبی عزیز کو الوداع کہنے کے لیے کلیجے پر پتّھر رکھنا پڑتا ہے۔ |

۸۔ پڑھے لکھے اور اَن پڑھ افراد کا موازنہ درج ذیل ہے :

(i) پڑھے لکھے افراد کی سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت اَن پڑھ افراد سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔

(ii) پڑھے لکھے افراد کی گفتگو کا انداز اَن پڑھ افراد کے مقابلے میں زیادہ شائستہ اور پُر اثر ہوتا ہے۔

(iii) پڑھے لکھے افراد کی زندگی کا ایک مقصد ہوتا ہے جبکہ اَن پڑھ افراد ایک بے مقصد زندگی گزارتے ہیں۔

(iv) پڑھے لکھے افراد چونکہ شعور رکھتے ہیں اسی وجہ سے انھیں وقت کی قدر ہوتی ہے جبکہ اَن پڑھ افراد وقت کی بے قدری کرتے ہیں۔

(v) پڑھے لکھے افراد ہمہ وقت اپنے مستقبل کی فکر میں پریشان رہتے ہیں جبکہ اَن پڑھ شخص رُوکھی سُوکھی کھا کر آرام سے سو جاتا ہے۔

نوٹ : طلبا سے ان کے خیالات لکھوائیے۔

## ۹۔ مرکزی خیال :

اس مضمون کے مصنف سجاد حیدر یلدرم ہیں۔ انھوں نے اس مضمون میں یہ نکتہ واضح کیا ہے کہ بعض اوقات زیادہ دوست ہونا ہمارے لیے اچھا نہیں ہوتا۔ اور ایسے دوست جو بِلا اجازت ، بے تکلفی کی حدوں کو پار کرتے ہوئے آپ کے کام میں مداخلت کرتے ہیں تو ناگواری کا احساس ہوتا ہے۔ کیونکہ کبھی بے انتہا اہم کام کے دوران کسی کی مداخلت بہت ہی ناگوار گزرتی ہے۔ گو دوست بھی اہم ہیں لیکن جب زحمت بن جائیں تو ان سے بچنے کے لیے کچھ اقدامات ضروری ہوجاتے ہیں۔ اس مضمون میں مصنّف نے کردار نگاری بھی بہت عمدگی سے کی ہے۔

## ۱۰۔ خلاصہ :

مصنّف ایک دن چاندنی چوک (دلّی) سے گزر رہے تھے کہ انھوں نے ایک فقیر کی صدا سنی جو کہ بھیک مانگنے کے لیے صدا لگا رہا تھا۔ فقیر کی یہ بات کہ ''میرا کوئی دوست نہیں'' سُن کر مصنّف یہ سوچنے پر مجبور ہوگئے کہ وہ ادنیٰ فقیر تو ان سے بہت اچھا ہے کہ اس کی زندگی میں کوئی دوست نہیں ہے۔ فقیر تو بڑا خوش قسمت ہے ، کیونکہ مصنّف کے دوست تو انھیں ایک لمحے کے لیے بھی نہیں چھوڑتے۔ اگر وہ تخلیے میں کچھ تصنیف کر رہے ہوتے ہیں تو ان کے دوست بِلا تکلف ان کو تنگ کرنے آجاتے ہیں۔ کبھی پُرانی دوستی کا واسطہ دیتے ہوئے قرض مانگنے لگتے ہیں اور کبھی اگر انھیں نیند بھی آ رہی ہو تو ان کے دوست انھیں محفل سے اُٹھنے نہیں دیتے۔ یہاں پر مصنّف اپنے ایک دوست کا تذکرہ کرتے ہیں کہ وہ بڑے ہی چُلبلے آدمی ہیں۔ جب آتے ہیں شور مچاتے ہیں اور بے تکلفی سے

چیزوں کو اُلٹ پلٹ کرنا شروع کردیتے ہیں۔ بِلا اجازت دروازہ کھول کر سوالات شروع کردیتے ہیں اور جاتے ہوئے مصافحہ کرتے وقت ہاتھ بڑی زور سے دباتے ہیں۔ اسی طرح مصنّف کے ایک دوست اور ہیں جو کہ ہر وقت اپنی زندگی کا رونا روتے رہتے ہیں۔ کبھی اپنی بیماریوں کا تذکرہ لے کر بیٹھتے ہیں تو کبھی بچّوں کی۔ غرض یہ کہ اس بات کے علاوہ ان کے پاس کرنے کو کوئی بات ہی نہیں ہوتی اس لیے مصنّف محسوس کرتے ہیں کہ وہ فقیر کس قدر خوش نصیب ہے کہ اس کا کوئی دوست نہیں ہے۔

## غزل : مرزا اسد اللہ خان غالب ...... (صفحہ ۱۰۸ تا ۱۱۰)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- نظم کی صنف غزل کی چاشنی سے لطف اندوز ہوسکیں۔
- مرزا غالبؔ اور خواجہ دردؔ کی شاعرانہ خوبی سے آگاہ ہوسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت کا استعمال کرسکیں۔
- غزل کے قواعد میں مقطع، تخلص، قافیہ، ردیف اور مطلع کی اصطلاحوں سے واقف ہوسکیں۔
- مشقی کام کرسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

### پیریڈز : ۳

### طریقۂ کار :

- مثالی بلند خوانی کیجیے۔ نئے الفاظ تختۂ تحریر پر درج کر کے طلبا سے پڑھوائیے۔ تبادلۂ خیال کیجیے، غزل کی اہمیت سے آگاہ کیجیے۔
- لغت سے الفاظ کے معانی اخذ کروائیے۔
- اشعار کی تشریح اور مشقی کام طلبا کو کرنے دیجیے۔
- ردیف اور قافیے کی بہت اچھی طرح پہچان کروائیے۔

۱۔ الفاظ اور محاوروں کے لغت سے تلاش کردہ معانی :

| الفاظ/محاورے | معانی |
|---|---|
| تہمتِ چند | چند الزامات |
| ذمّے دھرنا | کسی پر ذمّے داری ڈالنا |
| ہاتھوں مرنا | مرنے کی وجہ، کسی کے ہاتھوں مرنا |
| صبا | صبح کی ٹھنڈی ہوا |
| بزمِ شمع | شمع (چراغ) کی محفل |
| مانند | کی طرح |
| چشمِ نم | بھیگی ہوئی آنکھ |
| دامن تر | گیلا دامن |

۲۔ درج ذیل الفاظ کے اصل الفاظ :

یاں ......یہاں......

کیدھر ......کدھر......

## ۳۔ مختصر جوابات :

(i) اس غزل کے شاعر کا نام خواجہ میر دردؔ ہے۔

(ii) غزل کے پہلے شعر کو مطلع کہتے ہیں۔ عموماً اس کے دونوں مصرعوں میں قافیہ ہوتا ہے۔

میر دردؔ کی غزل کا مطلع :

ے تہمتِ چند اپنے ذمّے دھر چلے
کس لیے آئے تھے ہم، کیا کر چلے

(iii) تخلّص سے مراد شاعر کا وہ مختصر نام جو اشعار میں مستعمل ہو جیسے، غالبؔ، دردؔ

(iv) غزل کا آخری شعر مقطع کہلاتا ہے۔ عموماً اس میں شاعر اپنا تخلّص استعمال کرتے ہیں۔

میر دردؔ کی غزل کا مقطع :

ے دردؔ کچھ معلوم ہے یہ لوگ سب
کس طرف سے آئے تھے کیدھر چلے

(v) میر دردؔ کی غزل کا قافیہ اور ردیف درج ذیل ہیں :

ردیف : چلے

قافیے : دھر، کر، مر، اُودھر، گھر، تر، کیدھر

## ۴۔ اشعار کی تشریح :

(i) ؎ زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے
ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مَر چلے

حوالہ : پیشِ نظر شعر خواجہ میر دردؔ کی غزل سے لیا گیا ہے۔ خواجہ صاحب درویش صفت انسان تھے۔ ان کی شاعری میں اخلاق ، توکّل ، صبر اور معرفت کے مضامین کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

تشریح : پیشِ نظر شعر میں خواجہ صاحب زندگی کو طوفان سے تشبیہ دے رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ زندگی اس قدر پریشانیوں میں گھری ہوئی ہے کہ ہمیں تو یہ ایک طوفان کی طرح محسوس ہوتی ہے۔ یہ دنیا غموں ، مصائب اور پریشانیوں کی آماجگاہ ہے جن سے انسانوں کو زندگی بھر نجات نہیں مل سکتی۔ وہ محاورتاً کہہ رہے ہیں کہ اس زندگی کے ہاتھوں مَر ہی چلے ہیں۔

دراصل یہ اس دَور کی شاعری ہے جب دہلی پر نادر شاہ اور احمد شاہ ابدالی حکمران تھے اور مرہٹوں سے سخت مقابلہ تھا۔ یہ دَور خواجہ صاحب نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ زندگی خون کی ہولی کھیل رہی تھی ، ہر طرف بے بس لوگوں کا خون بہہ رہا تھا اور قتل و غارت گری کا بازار گرم تھا۔ ان ہی مشکلات اور دشواریوں کو خواجہ صاحب نے دلکش انداز سے غزل میں بیان کردیا۔

(ii) ؎ شمع کی مانند ہم اس بزم میں
چشمِ نم آئے تھے ، دامن تر چلے

حوالہ : شعر نمبر (i) میں ملاحظہ کیجیے۔

تشریح : خواجہ میر دردؔ اس شعر میں زندگی کی ناپائیداری کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دنیا کی اس محفل میں ہماری مثال ایک روشن شمع جیسی ہے جو رات بھر جلتی ہے تو اس کا موم پگھل کر اس کے دامن میں آجاتا ہے اور یوں یہ ختم ہوجاتی ہے۔ بالکل اسی طرح انسان کی زندگی ہے جو مخصوص وقت گزار کر ختم ہوجاتی ہے۔ انسان دنیا میں روتا ہوا آتا ہے مگر جب یہاں سے رخصت ہوتا ہے تو اس کا دامن گناہوں سے بھیگ جاتا ہے۔ یہاں شاعر کا مطلب واضح ہے کہ انسان کی زندگی اور موت کے درمیان صرف چند ساعت کا فاصلہ ہے۔ یہ فاصلہ کسی بھی وقت ، کسی بھی گھڑی ختم ہوجاتا ہے۔

## شعر فہمی ...... (صفحہ ۱۱۱)

### خصوصی مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

- شاعری کے فن کے اصول جان سکیں۔
- اشعار کی فہم حاصل کر سکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- مزید چند اشعار بطور امثال

### پیریڈز : ۱-۲

### طریقۂ کار :

- تختۂ تحریر پر اس صفحے پر موجود شعر لکھیے۔
- طلبا کو نئے الفاظ، مثلاً سفینہ، ستم جور، نا خدا کے معانی بتائیے۔

| الفاظ | معانی |
|---|---|
| سفینہ | پانی کا جہاز |
| ستم و جور | ظلم وستم |
| نا خدا | کشتی/ پانی کا جہاز چلانے والے |

- طلبا کو اس شعر کے معانی یعنی تشریح سوچ کر بتانے کی ہدایت دیجیے۔ کچھ طلبا کی تشریحات سننے کے بعد صفحہ ۱۱۱ پڑھیے اور سمجھائیے۔
طلبا سے تبادلۂ خیال کے ذریعے ہی وضاحت وتشریح کیجیے۔
- چند مزید اشعار بطورِ امثال لکھیے اور ان کی تشریحات ، ان میں چھپے معانی کی وضاحتوں کے ساتھ کیجیے۔

### تحریری کام کی تجویز :

- چند مشہور شعرا کے اشعار کی تشریحات کروائیے۔

## ہم بہنیں ، ہم بیٹیاں! ...... (صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۴)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- فلاحی کام کرنے والوں کی مخلصانہ خدمات سے واقف ہوسکیں۔
- گرل گائیڈز ایسوسی ایشن تنظیم سے آ گاہ ہوسکیں۔
- انسانی خدمات اور تعمیرِ وطن کے جذبے سے سرشار ہوسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت کا استعمال کرسکیں۔
- مشقی سوالوں کے جواب تحریر کرسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

### پیریڈز : ۳ - ۴

### طریقۂ کار :

- مثالی بلند خوانی کیجیے۔ نئے الفاظ تختۂ تحریر پر لکھ کر طلبا سے پڑھوائیے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔
- لغت سے الفاظ کے معانی اخذ کروائیے۔
- مشقی سوالات کروائیے۔

### مشقی کام (حل شدہ) :

۱۔ الفاظ معانی فرہنگ صفحہ ۱۸۶ پر ملاحظہ کیجیے۔

### ۲۔ مختصر جوابات :

(i) گرل گائیڈز کے لیے عمر کی حد ۶ سال سے ۲۱ سال تک ہے ۔

(ii) لیڈی ہدایت اللہ شیلڈ ، فاطمہ جناح گائیڈ بیج ، جناح گائیڈ بیج ، صدارتی میڈل ، جگنو میڈل۔

(iii) ۲۰۱۰ء کے اعداد و شمار کے مطابق یہ تنظیم ایک لاکھ سے زائد ارکان پر مشتمل ہے۔
(iv) گرل گائیڈز کی تربیت کے لیے مختلف ورکشاپ اور کیمپوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔
(v) اس شعبے کے تحت ہدایت نامے، پمفلٹ، حفاظتی تدابیر کے بروشر وغیرہ چھپتے ہیں۔

## ۳۔ تفصیلی جوابات :

گرل گائیڈز ایسوسی ایشن کی مختصر تاریخ :

(i) یہ پہلے انڈین گرل گائیڈز کا حصّہ تھی جو ۱۹۱۰ء میں تشکیل دی گئی تھی۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستان کی آزادی کے وقت یہ ایک خود مختار تنظیم کی صورت اختیار کر گئی۔ اسی خود مختار حیثیت سے ۱۹۴۸ء میں اس تنظیم نے ورلڈ ایسوسی ایشن آف گرل گائیڈز اور گرل اسکاؤٹ میں شمولیت اختیار کی۔ طلبا سے لکھوائیے۔

(ii) گرل گائیڈز کے لیے ایسے مواقع کی فراہمی یقینی بنائی جاتی ہے جن کی مدد سے وہ خود اعتماد، محبِّ وطن اور قانون کی پاسداری کرنے والی شہری بن سکیں۔ گھر، ملک اور معاشرے کے لیے اپنی ذمّہ داریاں عام خواتین سے بہتر انداز میں ادا کرنے کے قابل ہوسکیں۔

(iii) رنگ و نسل کے امتیاز سے بالاتر ہونے سے مُراد یہ ہے کہ اس تنظیم میں رنگ، نسل اور ذات کا فرق نہیں کیا جاتا بلکہ یہ تنظیم ان سب کو خاطر میں لائے بغیر انسانیت کی مدد کرتی ہے۔

(iv) گرل گائیڈز تعلیم، صحت، آفات، ہنگامی حالات اور مختلف مشکلات میں آسانیاں پہنچانے کے شعبوں میں کام کر رہی ہیں۔

(v) ایک چاق و چوبند اور مستعد گرل گائیڈ اپنے آپ، اپنے گھر والوں، اپنے اسکول، اپنے معاشرے اور اپنے ملک کے لیے سرمایہ ہوتی ہے۔

(vi) میرے خیال میں وطنِ عزیز کی ہر لڑکی کو یہ عہد کرنا چاہیے اور ایسی خوبیاں اپنے اندر پیدا کرنا چاہئیں تاکہ ہم ایک روشن پاکستان کی تعمیر کر سکیں اور اپنے قول و فعل سے ملک کی خدمت کر سکیں۔
اگر ہم بھی گرل گائیڈز کی تربیت کے بارے میں معلومات حاصل کرلیں تو ہمارے اندر بھی ایک قومی جذبہ پیدا ہوجائے گا کہ ہم بھی مستعد اور چاق و چوبند رہیں اور مشکل وقت میں اپنی اور لوگوں کی مدد کر سکیں۔

۴۔ گرل گائیڈز سے متعلق یہ مضمون آپ بیتی کے انداز میں لکھا گیا ہے۔ آپ اس مضمون کو دو طالبات کے درمیان مکالمے کی صورت میں لکھیے :

☆ شائستہ اور عائشہ ڈاکٹر کے کلینک میں بیٹھی اپنی باری کا انتظار کر رہی ہیں۔

شائستہ : السّلام وعلیکم ! میرا نام شائستہ ہے۔

عائشہ : وعلیکم السّلام ! میں عائشہ ہوں۔ شائستہ آپ کیا کرتی ہیں؟

شائستہ : میں اسکول میں پڑھتی ہوں۔ پڑھائی کے ساتھ ساتھ میں ۶ سال کی عمر سے گرل گائیڈز تنظیم کی رکن بھی ہوں۔

عائشہ : یہ گرل گائیڈز تنظیم کیا ہے؟

شائستہ : پاکستان گرل گائیڈز ایسوسی ایشن ایک تنظیم ہے۔ یہ پہلے انڈین گرل گائیڈز کا حصّہ تھی جو ۱۹۱۰ء میں تشکیل دی گئی تھی۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستان کی آزادی کے وقت یہ ایک خود مختار تنظیم کی صورت اختیار کر گئی۔ اسی خود مختار حیثیت سے ۱۹۴۸ء میں اس تنظیم نے ورلڈ ایسوسی ایشن آف گرل گائیڈز اور گرل اسکاؤٹ میں شمولیت اختیار کی۔

عائشہ : تو کیا میں اس تنظیم میں شامل ہوسکتی ہوں؟

شائستہ : ہاں! کوئی بھی لڑکی اس تنظیم میں شامل ہوسکتی ہے۔ گرل گائیڈز کے لیے عمر کی حد ۶ سال سے ۲۱ سال تک ہے۔

عائشہ : یہ تنظیم کیا کیا کام کرتی ہے؟

شائستہ : میں اور میری تنظیم ، تعلیم ، صحت ، آفات ، ہنگامی حالات اور مختلف مشکلات میں آسانیاں پہنچانے کے شعبوں میں کام کر رہی ہیں۔

عائشہ : لیکن آپ نے ان حالات سے نمٹنے کی تربیت کہاں سے حاصل کی؟

شائستہ : ہمارے لیے مختلف تربیتی ورک شاپ اور کیمپوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ابھی کچھ عرصہ قبل سوات ، بونیر اور آس پاس کے علاقوں میں اپنے گھروں کو چھوڑ کر آنے والوں کی مدد کے لیے ہم نے ان کے کیمپوں میں جا کر کام کیا۔ وہاں ہم نے نہ صرف انھیں مختلف کام کرنے سکھائے بلکہ بچّوں کو پڑھانے اور ان کی تفریح کے مواقع پیدا کرنے کا انتظام بھی کیا۔

عائشہ : یہ تو واقعی بہت اچھی بات ہے۔ اس سلسلے میں اگر مجھے کسی کو معلومات فراہم کرنی ہوں یا اس تنظیم کی تفصیلات جاننی ہوں تو میں کس سے رابطہ کروں؟

شائستہ : ہماری تنظیم کا صدر دفتر اسلام آباد میں ہے۔ گرل گائیڈز تنظیم کی ویب سائٹ www.ppga.org پر ہماری بہت سی سرگرمیوں کی تفصیلات ، وڈیو اور رپورٹیں شائع کی جاتی ہیں۔ آپ اس ویب سائٹ کی مدد سے معلومات حاصل کرسکتی ہیں۔

عائشہ : شکریہ! آپ سے بات کر کے بہت اچھا لگا۔ میں بھی گرل گائیڈ بننا چاہتی ہوں۔

شائستہ : بالکل! بحیثیتِ گرل گائیڈ آپ کو یہ عہد کرنا ہوگا کہ ”میں اللہ کے فرائض اور پاکستان کے فرائض احسن طریقے سے ادا کروں گی۔ انسانیت کی خدمت اور تعمیرِ وطن کی قومی جدوجہد میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لوں گی۔“

## مثالی طالبِ علم کون؟ ...... (صفحہ ۱۱۵ تا ۱۱۹)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- مثالی طالب کی خوبیوں سے واقف ہوسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- ڈرامے کی صنف سے آگاہ اور متعارف ہوسکیں۔
- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- مکالمے سے واقف ہو کر خود لکھنے کی کوشش کرسکیں۔
- مشقی کام کرسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

## پیریڈز : ۳

## طریقۂ کار :

- طلبا سے باری باری بلند خوانی کروائیے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔
- بعد ازاں طلبا سے مشقی کام کروائیے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

### ۱۔ مختصر جوابات :

(i) یہ مضمون اسکول میں کی جانے والی مختلف لوگوں سے انٹرویو کرنے کی سرگرمی کا احوال ہے۔ انٹرویو کی اس سرگرمی کا مقصد اسکول میگزین کے لیے مواد جمع کرنا تھا۔

(ii) چار گروپ بنائے گئے تھے۔ ایک گروپ کو اسکول کے پرنسپل، ایک کو اسکول کے چوکیدار، ایک گروپ کو اسکول کے سب سے چھوٹے طالبِ علم کا انٹرویو لینے کی ذمّے داریاں سونپی گئی تھیں۔ راوی کے گروپ کے حصّے میں اسکول کے ایک مثالی طالبِ علم کا انٹرویو لینے کی ذمّے داری آئی۔

(iii) عبداللہ اسکول کا ہیڈ بوائے تھا۔ وہ دسویں جماعت کا طالبِ علم، صاف ستھرا یونیفارم، ہمیشہ حاضر، سب کی مدد کرنے والا، اساتذہ کا حد درجہ احترام کرنے والا، پورے اسکول میں سب سے زیادہ نمبر لینے والا اور حافظِ قرآن بھی تھا۔

(iv) عبداللہ نے بتایا کہ وہ اپنے کام ہمیشہ وقت پر کرتا ہے۔ کچھ کام ایسے اوقات میں کر لیتا ہے جب سب وقت ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ جیسے وین کے انتظار کے دوران وہ اگلے دن کے کاموں کی فہرست کی تیاری، کبھی مختصر سا ہوم ورک اور کبھی کوئی دوسرا کام کر لیتا ہے۔ رات کو وقت پر سونے سے صبح فجر کے وقت آنکھ کھل جاتی ہے اور وہ نماز اور قرآن پڑھنے کے بعد اسکول کی تیاری کر لیتا ہے۔

(v) عبداللہ نے اپنے لیے مستقبل میں فضائیہ یعنی ایئرفورس میں شامل ہونے کا منصوبہ بنایا تھا اور وہ اس کے لیے معلومات جمع کر رہا تھا کہ کون سے مضامین لینا ضروری ہیں تا کہ وہ ابھی سے تیاری کر سکے۔

### ۲۔ تفصیلی جوابات :

(i) مثالی طالبِ علم سے مراد وہ طالبِ علم ہے جو سب کی مدد کرنے والا ہو، اساتذہ کا احترام کرنے والا ہو، اسکول میں سب سے زیادہ نمبر لینے والا ہو، ہمیشہ حاضر رہنے والا ہو اور اسکول کی غیر نصابی سرگرمیوں، مثلاً اسپورٹس میں بھی اچھا ہو۔
مثالی طالبِ علم کے سلسلے میں طلبا میں اختلاف اس لیے تھا کہ ہر طالبِ علم کے خیالات ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ کسی کے خیال میں ہنس مکھ اور سب کی مدد کرنے والا مثالی طالبِ علم تھا تو کوئی اسکول میں سب سے زیادہ نمبر لینے والے کو مثالی طالبِ علم قرار دے رہا تھا۔ اس اختلاف کو اُستاد سے مدد لے کر دُور کیا گیا۔

(ii) عبداللہ نے اپنے اچھے نمبر آنے کی وجہ یہ بتائی کہ وہ اپنا ہر کام جو اس نے پڑھا اسے اسی دن دہرا لیتا ہے۔ اگلے دن پھر ایک بار دُہرا لیا۔ دو تین دن بعد مزید کاموں کے ساتھ پچھلا کام بھی دہرا لیا۔ اس طرح وہ دماغ میں ایسے بیٹھتا ہے کہ کبھی نہیں نکلتا۔

یہ بات سائنس نے ثابت کردی ہے کہ کسی چیز کو بار بار دہرانے سے وہ چیز ہمارے ذہن میں اس طرح سے بیٹھ جاتی ہے کہ کبھی نہیں نکلتی۔ اگر ہم ایسا کرتے ہیں تو ہر چیز کو یاد رکھ سکتے ہیں۔

(iii) عبداللہ نے بتایا کہ وہ جس شوق سے پڑھتا ہے اسی شوق سے ہی کھیلتا بھی ہے۔کھیل اور پڑھائی کا جو وقت مخصوص کیا ہے اسی میں پڑھتا اور کھیلتا ہے۔کھیل اور پڑھائی دونوں کی مشق ضرور کرتا ہے۔

(iv) عبداللہ کے طلبا میں مقبول ہونے کی وجوہات درج ذیل ہیں :

- ☆ وہ اسکول کا ہیڈ بوائے ہے۔
- ☆ وہ کبھی غیر حاضر نہیں ہوتا۔
- ☆ پڑھائی کے ساتھ ساتھ ہاکی ٹیم کا کپتان بھی ہے۔
- ☆ سب کی مدد کرنے والا اور اساتذہ کا احترام کرنے والا ہے۔
- ☆ حافظِ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ اسکول میں ٹاپ کرنے والا ہے۔

(v) عبداللہ نے اپنی تمام کامیابیوں کے بارے میں درج ذیل خاص باتیں بیان کیں :

عبداللہ نے بتایا کہ : ’’صرف ایک بات ، بڑوں کا ادب و احترام آپ کو نہ صرف مثالی طالبِ علم بلکہ مثالی انسان بنا دیتا ہے۔ میں نے اپنی دادی جان سے ہمیشہ یہ مثال سُنی ہے ’با ادب با نصیب ، بے ادب بے نصیب۔‘ میں اسی قول پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اسی طرح میری کامیابیوں میں سب سے بڑا ہاتھ اللہ سے تعلق کا ہے۔ چاہے وہ میچ جیتنے کے لیے کی جانے والی دعائیں ہوں یا امتحان میں اوّل آنے کی ، اس تعلق کی بدولت میں اچھا انسان بننے کی راہ پر گامزن ہوں۔‘‘

۳۔ ہم نے اپنے اسکول میں سائنسی نمائش میں مل جل کر ایک پراجیکٹ بنایا تھا۔ ہمارے استاد نے ہمارے گروپ بنا دیے۔ ہر گروپ میں پانچ لڑکے تھے۔ پہلے ہم نے اپنی اپنی ذمّے داریاں بانٹ لیں۔ جیسے ایک لڑکے کو نمائش کا موضوع ڈھونڈنے کا کام دیا گیا ، دوسرے نے چارٹ بنانے کی ذمّے داری لی۔ میرے حصّے میں پراجیکٹ کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے کی ذمّے داری آئی۔ سب نے اپنے اپنے کام وقت پر مکمل کرلیے۔ پہلے ہمیں اپنا پراجیکٹ پرنسپل صاحب کے سامنے پیش کرنا تھا۔ ہمارے گروپ میں علی کو شروعات کرنا تھی۔علی نے پراجیکٹ کے بارے میں بتایا کہ یہ کیا ہے اور کیسے کام کرتا ہے۔ ہمارا پراجیکٹ نظام شمسی کے بارے میں تھا۔ میں نے سورج کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔فرحان نے زمین کے بارے میں بتایا اور زحل اور مریخ ، شارق کے حصّے میں آئے۔ پرنسپل صاحب کو ہمارا پراجیکٹ بے حد پسند آیا اور اس طرح ہمیں سائنسی نمائش میں دوسرا انعام ملا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہمارے گروپ میں سب نے مل جُل کر کام کیا تھا۔ ہر کسی نے اپنی ذمّے داری وقت پر ادا کی تھی۔مل جل کر کام کرنے میں یہ فائدہ ہوتا ہے کہ کسی ایک کو زیادہ محنت نہیں کرنا پڑتی کیونکہ کام ہر ایک میں برابر تقسیم ہوجاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ ایک گروپ میں کام کرنے سے ایک دوسرے کے خیالات معلوم ہوتے ہیں کیونکہ ہر کوئی الگ انداز سے سوچتا ہے۔

یہ ایک مثال ہے آپ طلبا سے ان کی کسی سرگرمی کا احوال (دس سے پندرہ سطور میں) تحریر کروائیے۔

۴۔ مثالی طالبِ علم کی کون سی خوبیاں آپ میں موجود ہیں اور کن خوبیوں کو آپ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ دو کالم بنا کر لکھیے:

| الحمد للہ مجھ میں یہ خوبیاں موجود ہیں | میں یہ خوبیاں پیدا کرنے کی کوشش کروں گی/گا |
|---|---|
| میں کبھی غیر حاضر نہیں ہوتی/ہوتا۔<br>میں اپنے اساتذہ کا احترام کرتی/کرتا ہوں۔<br>میں اپنا ہر کام وقت پر کرتی/کرتا ہوں۔<br>پڑھائی کے علاوہ کھیل میں بھی حصّہ لیتی/لیتا ہوں۔<br>سب کی مدد کرنے کی کوشش کرتی/کرتا ہوں۔ | میں جماعت میں کروائے گئے کام کو گھر جا کر دہرانے کی کوشش کروں گی/گا۔<br>میں وقت ضائع نہیں کروں گی/گا۔<br>میں وقت پر دوا لینے کی کوشش کروں گی/گا تاکہ تندرست رہوں۔<br>اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کرنے کی کوشش کروں گی/گا۔<br>پڑھائی کے ساتھ ساتھ گھر والوں کو بھی وقت دیا کروں گی/گا۔ |

نوٹ: یہ مثال ہے۔ آپ طلبا سے یہ کام ان کے اپنے بارے میں لکھوائیے۔

۵۔ کیا آپ نے اپنے مستقبل کے لیے کوئی منصوبہ بنایا ہے، اس کے لیے تیاری کر رہے ہیں؟ تحریر کیجیے۔

جی ہاں میں مستقبل میں ڈاکٹر بننا چاہتی ہوں۔ مجھے اس کے لیے سخت محنت کرنی پڑے گی تاکہ میرا داخلہ میڈیکل کالج میں آسانی سے ہو سکے۔ اس کے لیے میں نے بہت ساری معلومات اکٹھّی کر رکھی ہیں۔ میں نے اپنی ایک کزن سے جو میڈیکل کی طالبہ ہے، طریقۂ کار پوچھ رکھا ہے کہ مجھے آگے کون سے مضامین لینے ہوں گے، کس مضمون میں محنت کرنی ہے، وغیرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ میں ایسے مضامین، جو صحت سے متعلق ہوں، ضرور پڑھتی ہوں تاکہ مجھے نئی معلومات حاصل ہوسکیں۔ اس کے لیے میں انٹرنیٹ کا استعمال کرتی ہوں۔

نوٹ: یہ ایک مثال ہے آپ طلبا سے یہ کام ان کے اپنے بارے میں لکھوائیے۔

۶۔ ایڈیٹنگ کے دوران طلبا کے استاد نے ایک شعر لکھوایا۔ وہاں کوئی دوسرا شعر لکھوانے کے لیے کچھ ہم معنی اشعار ڈھونڈ کر طلبا سے منتخب کروائیے۔

## سرگرمیاں:

☆ 'کنول' صفحہ ۱۱۹ پر ملاحظہ کیجیے۔

☆ دی گئی تجاویز پر عمل کر کے میگزین بنائیے۔

☆ اس انٹرویو کو مضمون کی شکل میں لکھوائیے۔ دی گئی تجاویز پر عمل کروائیے۔

☆ اس انٹرویو کے نکات سے مدد لیتے ہوئے اپنے چھوٹے بھائی یا بہن کے نام خط لکھیے۔ خط لکھنے کا طریقہ دہرائیے اور خیالات واضح کرنے کے لیے تبادلۂ خیال کیجیے۔

☆ جماعت میں وقت کی کمی کی صورت میں ان میں سے کچھ سرگرمیاں یا کوئی سرگرمی گھر کے کام میں دی جاسکتی ہے۔

## قواعد: اسم کی اقسام (بناوٹ کے لحاظ سے)، افعالِ مجہول، مرکّبِ اضافی...... (صفحہ ۱۲۰ تا ۱۲۱)

### خصوصی مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

- اسم کی (بناوٹ کے لحاظ) اقسام سے واقف ہوسکیں۔
- افعالِ مجہول سے آگاہ ہوسکیں۔
- مرکّبِ اضافی سے روشناس ہو کر جملے بنا سکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

### پیریڈز : ۳

### طریقۂ کار :

- اسم کی اقسام کا چارٹ بنا کر طلبا کو سمجھاتے ہوئے کر تحریری کام کروائیے۔
- فعلِ مجہول سمجھا کر طلبا سے تبادلۂ خیال کیجیے اور تحریری کام کروائیے۔
- مرکّبِ اضافی سمجھا کر طلبا سے تحریری کام کروائیے۔

### مثالی نمونہ (حل شدہ) :

☆ کنول، صفحہ ۱۲۰ تا ۱۲۱

- اسم کی اقسام (بناوٹ کے لحاظ سے)

| اسمِ جامد | اسمِ مصدر | اسمِ مشتق |
|---|---|---|
| چاند<br>کرسی<br>سورج | اُٹھنا<br>پڑھنا<br>سونا | لکھائی<br>دُھلائی |

### افعالِ مجہول :

☆ ایسے چار جملے جن میں فاعل نامعلوم ہو، درج ذیل ہیں :

(i) کُتب میلے میں بہت بڑی تعداد میں کُتب خریدی گئیں۔

(ii) روز صبح سویرے پرندوں کو دانہ پانی دیا جاتا ہے۔

(iii) بہت اچھی طرح کھایا اور پیا گیا۔

(iv) بہت سارا کُوڑا کرکٹ دریا میں بہا دیا گیا۔

## مرکّبِ اضافی :

ا۔ چار امثال درج ذیل ہیں :

| مرکّبِ اضافی | مضاف | مضافِ الیہ | اضافت |
|---|---|---|---|
| (i) چڑیا کا بچّہ | چڑیا | بچّہ | کا |
| (ii) بارش کی بوند | بارش | بوند | کی |
| (iii) ملتان کا حلوہ | ملتان | حلوہ | کا |
| (iv) پاکستان کے میوے | پاکستان | میوے | کے |

# تفہیم : کھیل اور تفریح ...... (صفحہ ۱۲۲ تا ۱۲۴)

## خصوصی مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

- مضمون کی عبارت پڑھ کر دیے گئے سوالوں کے جواب لکھ سکیں۔
- لغت کا استعمال کر سکیں۔

## مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

## پیریڈز : ۱-۲

## طریقۂ کار :

- طلبا سے خاموش مطالعہ کروائیے۔
- مشقی سوالات پر تبادلۂ خیال کیجیے۔ بعدازاں تحریری کام طلبا کو خود کرنے دیجیے۔
- لغت کی مدد سے الفاظ کے معانی اخذ کروائیے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

۱۔ الفاظ کے لغت سے اخذ کردہ معانی :

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| نوید | خوشخبری | نقرئی | چاندی کا |
| شواہد | گواہی ، ثبوت | طلائی | سونے کا |
| تنبیہ | تاکید ، سرزنش | لوچ | نرم ، لچک |
| طرزِ کہن | پُرانے طریقے کا | آئینِ نو | نیا قانون |
| کٹھن | مشکل ، دشوار | | |

### جوابات :

۲۔ زندگی میں فرائض اور ذمّہ داریوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ تفریح کے لیے وقت نکالنا بہت ضروری ہے۔ تفریح سے فرحت حاصل ہوتی ہے جو انسان کو تر و تازہ کر دیتی ہے اور وہ ذہنی اور جسمانی کاموں کے لیے خوش دلی اور بشاشت سے تیار ہوجاتا ہے۔

۳۔ کھیل بذاتِ خود ایک تہذیب ہے۔ اس تہذیب کے حامل رنگ ونسل سے بالاتر ، ذات پات کی قید سے آزاد لوگ ہوتے ہیں ، جو صرف اور صرف قابلیت اور صلاحیت کی بنیاد پر برابری کے مواقع حاصل کرتے ہیں۔

۴۔ کھیلوں کے فوائد درج ذیل ہیں :

☆ کھیلوں سے تفریح کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔

☆ کھیل کود سے انسان صحت مند رہتا ہے۔

☆ کھیلوں سے آگے بڑھنے کا جذبہ بڑھتا ہے۔

☆ یہ ہماری جسمانی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

۵۔ ہاکی کی تاریخ صدیوں پُرانی ہے۔ مڑی ہوئی لکڑیوں ، جنھیں جانوروں کے سینگوں سے بھی تشبیہ دی جاتی تھی ، اور گیند سے کھیلا جانے والا یہ کھیل کئی تہذیبوں اور ثقافتوں میں شامل رہا ہے۔ چار ہزار سال پہلے مصر میں ، ۱۲۷۲ء قبل مسیح آئرلینڈ میں اور ۶۰۰ قبل مسیح یونانی تہذیب میں اس کھیل کو کھیلے جانے کے شواہد پائے جاتے ہیں۔

۶۔ پاکستان کی تاریخ میں ہاکی کا سنہرا دور ۱۹۵۲ء سے ۱۹۸۴ء تک تھا۔ اس دَور میں کئی نامور کھلاڑی سامنے آئے۔ چند نام یہ ہیں : عاطف بشیر ، بریگیڈیئر حمیدی ، منیر ڈار ، اصلاح الدّین ، منور الزماں ، منظور جونیئر ، رشید جونیئر ، سلیم شیروانی ، سمیع اللہ ، اختر رسول ، حسن سردار ، حنیف خان اور شہباز احمد۔

۷۔ ایشیائی طرز کی ہاکی میں کھلاڑی ایک دوسرے کو چھوٹے چھوٹے پاس دے کر برق رفتاری سے مخالف ٹیم کے کھلاڑیوں کے درمیان سے گول پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ ان کا جسمانی لوچ ، پُھرتی اور اپنی ٹیم کے کھلاڑیوں سے ربط وتعلق ، مخالف یورپی ٹیموں کو بے بس کر دیتا تھا۔

۸۔ کھیل کے اس طرز کو تب ناکامی سے دو چار ہونا پڑا جب کھیل کے کچھ قواعد وضوابط میں تبدیلی کروائی گئی اور مصنوعی گھاس کے کچھ میدان بنائے گئے جنھیں آسٹروٹرف کہا جاتا ہے۔

ماہرین کی رائے کے مطابق اس میدان میں پھر سے برتری حاصل کرنے کے لیے ہمیں انٹرنیشنل ہاکی فیڈریشن میں ایشیائی طرز کی ہاکی کو ناکام بنانے والے کچھ قواعد وضوابط کی درستی کے لیے آواز اُٹھانی چاہیے اور اپنا موقف بیان کرنے کے لیے قابل عہدیداران کا تقرر کرنا چاہیے۔

۹۔ تفہیم کے آخر میں دیے گئے شعر کی تشریح :

آئینِ نو سے ڈرنا ، طرزِ کہن پہ اَڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

تشریح : مندرجہ بالا شعر علامہ اقبال کا ہے۔ وہ اس شعر میں اس عظیم نکتے کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ جو قومیں نئے طور طریقے اپنانے سے ڈرتی ہیں اور پُرانی روش پر چلتی رہتی ہیں وہ نقصان اُٹھاتی ہیں۔ نئے تقاضوں سے خوفزدہ ہونے کی صورتحال اور منزل قوموں کی زندگی میں آتی ضرور ہے، مشکل بھی ہوتی ہے لیکن جو قومیں اپنے اس ڈر پر قابو پا لیتی ہیں وہی قوموں کی دوڑ میں سبقت لے جاتی ہیں۔

۱۰۔ الفاظ کا جملوں میں استعمال :

| الفاظ | جملے |
|---|---|
| تر و تازہ | صبح کی سیر کے بعد میری طبیعت تر و تازہ ہوگئی ہے۔ |
| تفریح | پڑھائی کے ساتھ ساتھ تفریح کے لیے وقت نکالنا بھی بہت ضروری ہے۔ |
| ذات پات | اسلام ذات پات کی تفریق کو ختم کرنے کا سبق دیتا ہے۔ |
| اعلیٰ اخلاق | انسانوں میں سب سے اعلیٰ اخلاق حضرت محمد ﷺ کا ہے۔ |
| مقبول ترین | شاہد آفریدی کرکٹ کے مقبول ترین کھلاڑی ہیں۔ |
| تنبیہ | موٹر سائیکل چلاتے ہوئے گر جانے پر امّی نے سعد کو تنبیہ کی کہ آئندہ موٹر سائیکل تیز نہ چلائے۔ |
| سنگین | ٹریفک کے قوانین کی خلاف ورزی کرنا ایک سنگین جرم ہے۔ |
| طلائی | اولمپک گیمز میں چین نے دو طلائی تمغے جیت لیے۔ |
| تقرر | وزیرِاعظم کی ہدایت پر وزیرِ خزانہ کا تقرر کیا گیا ہے۔ |

## نثر نگاری : مضمون نگاری ''ہمارا تہوار (عید الفطر/عید الاضحیٰ)''...... (صفحہ ۱۲۵)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### خصوصی مقاصد :

- دیے گئے خاکے اور اشاروں کی مدد سے مضمون تحریر کرسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

### پیریڈز : ۲-۳

### طریقۂ کار :

- (تہوار کیا ہیں؟ کون سے ہیں اور کیوں مناتے ہیں؟) پہلے ان سوالوں پر تبادلۂ خیال کیا جائے۔ خاکہ سمجھائیے، دیے گئے اشاروں کی مدد سے پہلا مسودہ لکھوائیے۔ ترمیم و اصلاح کے بعد فائنل مسودہ لکھوائیے۔

### مثالی نمونہ :

☆ کنول صفحہ ۱۲۵ ملاحظہ کیجیے۔

## یونٹ کے مقاصد :

- سائنس اور دنیا کے تعلق کو سمجھ سکیں۔
- سائنس کیا ہے ، اس کی ابتدا کب ہوئی اور کیوں ، سے متعلق معلومات کی آ گاہی حاصل کرسکیں۔
- سائنسی ایجادات سے روشناس ہوسکیں۔ پاکستان ریلوے کے نظام سے واقفیت حاصل کرسکیں۔
- ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور ان کی خدمات سے روشناس ہوسکیں۔
- شہری دفاع سے متعلق معلومات حاصل کرسکیں۔
- انٹرویو کی صنف سے متعارف ہو کر اس سے متعلقہ تفہیمی سوالات حاصل کرسکیں۔
- کسی مضمون کو آپ بیتی کے انداز میں تحریر کرسکیں۔
- مزاحیہ شاعری سے لُطف اُٹھاسکیں اور مرکزی خیال لکھ سکیں۔
- اسمٰعیل میرٹھی کی نصیحت آموز شاعری سے حظ اور فائدہ اُٹھاسکیں۔ اپنے خیالات کا اظہار سیکھ سکیں۔

## قواعد :

- فعل اور اس کی اقسام سے متعلق آ گاہی حاصل کرسکیں۔
- سابقے اور لاحقے پہچان کر ان کا استعمال سیکھ سکیں۔

## تفہیم :

- حیاتیات کے موضوع پر دیے گئے مضمون سے متعلق (higher order thinking) اور (lower order thinking) سوالات کے جواب لکھ سکیں۔
- نثر نگاری ، خاکہ سازی اور خیالات مجتمع کرنے کے طریقے سے مضمون لکھ سکیں۔

## آمادگی : (۲۰ منٹ)

- طلبا سے کمرۂ جماعت یا اسکول میں موجود سائنسی ایجادات کی فہرست بنوا کر ان کے فوائد اور نقصان لکھوائیے۔ معلّمہ واضح کریں کہ سائنسی ایجاد کا مثبت استعمال ہی ہمارے فائدے کا ذریعہ ہے۔
- ۲۸ مئی کے حوالے سے ''یومِ تکبیر'' کو باقاعدہ انداز سے منائیے اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کیجیے۔ اسی طرح دوسرے مسلم سائنسدانوں سے متعلق معلومات اکٹھی کروائیے۔
- بچّوں کے گروپ بنوا کر سائنس سے متعلق ماڈلز بنوا کر ''سائنسی نمائش'' کا انعقاد کروائیے تاکہ طلبا کی لسانی نشوونما کے ساتھ ذہنی نشوونما کو فروغ مل سکے۔ اس کے لیے آپ سائنس پڑھانے والے معلّمین کے ساتھ مل کر بھی سرگرمیاں ترتیب دے سکتے ہیں۔

تختۂ نرم کی تجاویز:

طلبا اور معلّم مل کر مشہور سائنسدانوں کی تصاویر اور ان کے بارے میں مختصر نوٹ لکھ کر لگائیں۔

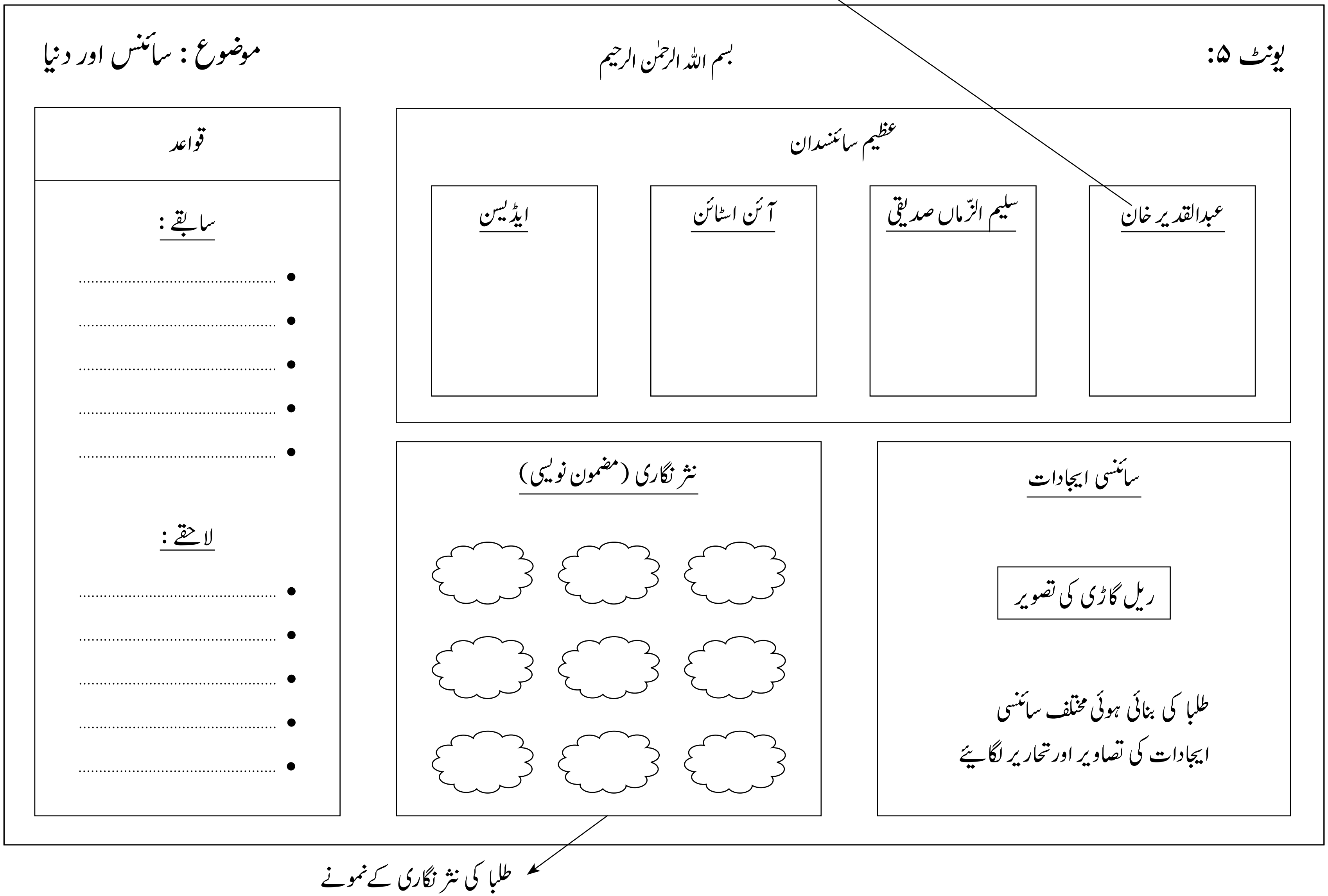

## تعارف ...... (صفحہ ۱۲۶)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- سائنس کی اہمیت سے واقف ہوسکیں۔
- مادّی ترقی کے ساتھ ذہنی اور روحانی ترقی انسانیت کے لیے ضروری ہے جان سکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- نیا ذخیرۂ الفاظ حاصل کرسکیں۔
- عبارت کا فہم حاصل کر کے شروع ہونے والے موضوع کے لیے ذہنی طور پر تیار ہوسکیں۔
- دی گئی سرگرمی کے مطابق تقریریں لکھ کر مقابلہ کرسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- مختلف کُتب و رسائل (تقریری مقابلے کے دلائل جمع کرنے کے لیے)

### پیریڈز : ۲

### طریقۂ کار :

- خاموش مطالعے کے بعد طلبا سے زبانی سوالات کے ذریعے عبارت کی تفہیم کروائیے۔ سائنسی ایجادات کے تذکرے کے ساتھ ان کی افادیت اور نقصانات کو بھی زیر بحث لائیے۔
- دی گئی سرگرمی کے تحت طلبا سے برین اسٹارمنگ کے ذریعے نکات تختۂ تحریر پر لکھ کر تقاریر لکھنے میں مدد دیجیے۔
- طلبا کی لکھی گئی تقاریر کا جماعت میں ہی مقابلہ کروائیے۔
- تختۂ تحریر پر ہی معیارات تحریر کیجیے۔

| دلائل/مواد | تلفظ | یادداشت | آواز کا اُتار چڑھاؤ | کل نمبر | میزان |
|---|---|---|---|---|---|
| ۵ | ۵ | ۵ | ۵ | ۲۰ | |

- منصفی کے فرائض کے لیے ساتھی اساتذہ کی مدد لیجیے۔

## سائنس کیا ہے؟ کیوں ہے؟ ...... (صفحہ ۱۲۶ تا ۱۳۰)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- سائنس کس زبان کا لفظ ہے؟ اس کی مختلف شاخیں اور اس کی ابتدا کیسے ہوئی؟ آگاہ ہوسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- قومی نصاب کے مطابق دیے گئے عنوانات پر مضمون پڑھ سکیں۔
- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت کا استعمال کرسکیں۔
- مشقی سوالات کے جوابات دے سکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

### پیریڈز : ۳

### طریقۂ کار :

- طلبا سے باری باری بلند خوانی کروائیے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔
- لغت کی مدد سے الفاظ کے معانی اور مشقی کام کروائیے۔
- تعارف میں 'کنول' صفحہ ۱۲۶ پر دی گئی سرگرمی 'سائنس رحمت یا زحمت' کے موضوع پر تقریری مقابلہ کروائیے۔ (وقت میسر ہونے پر منحصر ہے)

### مشقی کام (حل شدہ) :

۱۔ الفاظ کے معانی فرہنگ صفحہ ۱۸۶ پر ملاحظہ کیجیے۔

### ۲۔ مختصر جوابات :

(i) چاند کے بڑھنے اور گھٹنے سے انسان ماہ یا مہینوں کا حساب لگانے لگا۔

(ii) ماہرِ فلکیات یا ستاروں (نجوم) کے علم کے ماہر لوگوں پر رعب ڈالتے تھے کہ وہ آئندہ کی باتیں بتا سکتے ہیں۔ ان کی کچھ باتیں صحیح بھی ثابت ہوجاتی تھیں۔ کوئی سکّہ سو بار اُچھالو تو تقریباً پچاس دفعہ سیدھا اور پچاس دفعہ اُلٹا گرے گا۔ اسے ریاضی میں قانونِ اوسط کہتے ہیں۔ اسی طرح آدھی باتیں سچّی نکل آتی تھیں۔

(iii) قرآن میں ہے کہ غیب کا علم صرف اللہ کو ہے۔
(iv) انسان نے علم کو جن خانوں میں تقسیم کیا، ان کے بعض بنیادی شعبے یہ ہیں جیسے طبیعیات، حیاتیات، کیمیا اور طب۔
(v) عام طور پر سائنس کا نام کچھ گنے چنے علوم کو دیا جاتا ہے لیکن دراصل ہر علم سائنس کی تعریف میں شامل ہے۔

## ۳۔ تفصیلی جوابات:

(i) انسان دنیا میں رہنے کے لیے پیدا ہوا تھا اس لیے ضروری تھا کہ دنیا کو جانے اور سمجھے۔ اس کے لیے اُسے حواس دیے گئے، یعنی دیکھنے، سننے، چکھنے، سونگھنے اور چھونے کے لیے آنکھیں، کان، زبان، ناک اور جسم، ہاتھ پاؤں وغیرہ جو گرمی سردی، نرمی، سختی وغیرہ محسوس کرتے ہیں۔

(ii) حواس کے علاوہ انسان نے ذہانت بھی پائی ہے یعنی جو کچھ وہ دیکھتا اور جانتا ہے اس سے نتیجے نکالتا ہے۔ مثلاً انسان نے دیکھا کہ زمین پر اُگنے والے بعض ساگ یا پھل وغیرہ مزے دار ہیں اور کوئی نقصان نہیں پہنچاتے اور دوسرے کڑوے ہیں بدمزہ یا زہریلے۔ یہ باتیں اس نے تجربے سے جانی تھیں۔ یہ اس کا ابتدائی علم تھا۔

(iii) انسان نے دیکھا کہ سورج مشرق سے نکلتا ہے اور مغرب میں ڈوب جاتا ہے۔ رات ہوجاتی ہے تو چاند تارے آسمان پر دکھائی دینے لگتے ہیں۔ کچھ ستارے تیز چلتے ہیں، کچھ دھیمی رفتار سے چلتے ہیں۔ چاند ایک رات غائب ہوجاتا ہے پھر پتلا سا ہلال نکلتا ہے جو روز بروز بڑھتا رہتا ہے۔ مشاہدات سے اس علم کی ابتدا ہوئی۔ جیسے جیسے انسان کے مشاہدات اور علم میں اضافہ ہوا۔ دُوربینیں ایجاد ہوئیں تو فلکیات کے علم نے اتنی ترقی کی کہ انسان چاند پر بھی پہنچ گیا۔

(iv) سائنس بنیادی حقائق اور اصول دریافت کرتی ہے۔ ان کی مدد سے انسانی ضرورتوں کو پورا کرنا، زندگی کی سہولتیں پیدا کرنا، علم سے عملی کام لینا اطلاقی علم یا ٹیکنالوجی ہے، مثلاً مختلف طرح کے گہرے یا اُبھرواں شیشوں میں روشنی کے گزرنے سے چیزوں کے عکس کا بڑا یا چھوٹا ہوجانا سائنس کا مشاہدہ تھا۔ اس سے کام لے کر دُوربین، خردبین، کیمرا، عینک وغیرہ بنانا یہ تکنیکی کام ہے۔ اسی طرح سنکونا ایک کڑوا مادہ ہے جو ایک درخت سے حاصل ہوتا ہے اور ملیریا کے جراثیم کو مارتا ہے۔ اس سے کونین کی گولیاں بنانے کے لیے جو مہارت یا عمل چاہیے وہ تکنیک ہے۔

(v) پہلے انسان بجلی کے چمکنے اور بادلوں کے گرجنے کی آواز کو آسمانی دیوتاؤں کا کرشمہ سمجھتا تھا۔ پھر اس نے سمجھ لیا کہ بجلی اور گرمی رگڑ سے پیدا ہوتے ہیں۔ بگولوں کے اُٹھنے کو سمجھتا تھا کہ بھوت ناچ رہے ہیں۔ دُور سے فاسفورس کے ذرّوں کو چمکتا دیکھ کر سمجھتا تھا کہ ''آگیا بیتال'' یعنی مرگھٹ کا بھوت ہے۔ سائنس نے بہت سی باتیں عقلی طور پر سمجھا دیں۔

(vi) اب سے کوئی ہزار برس پہلے تک مسلمانوں میں علم یا سائنس کا خاصا چرچا رہا۔ پھر یہ ہوا کہ یورپ نے مسلمان سائنسدانوں کی دریافت سے فائدہ اُٹھایا اور انھیں آگے بڑھایا۔ مسلمانوں میں علم کا چرچا کم ہوگیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہم ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ گئے۔ یورپی قومیں ہم سے آگے نکل گئیں۔ اب ہمیں کوشش کرکے علم کے میدان میں آگے آنا چاہیے۔ ابھی انسان کو بہت کچھ دریافت کرنا ہے۔ اس میں ہمارا حصّہ دوسروں سے بڑھ کر ہو تب بات بنے گی۔

## ڈاکٹر عبدالقدیر خان ...... (صفحہ ۱۳۱ تا ۱۳۶)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- عبدالقدیر خان کے کارناموں اور جذبۂ حبُّ الوطنی سے آگاہ ہوسکیں۔
- پاکستان کی سائنسی اور جوہری اہمیت سے آگاہ ہوسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- انٹرویو کی صنف کے ذریعے نفسِ مضمون سے آگاہ ہوسکیں۔
- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت کا استعمال کرسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

### پیریڈز : ۴-۵

### طریقۂ کار :

- طلبا سے باری باری بلند خوانی کروایئے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔
- لغت کی مدد سے الفاظ معانی اخذ کروایئے۔
- خالی جگہیں اور مشقی کام کروایئے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

ا۔ الفاظ کے لغت سے تلاش کردہ معانی :

| الفاظ | معانی |
|---|---|
| دفاعی | حفاظتی |
| ناقابلِ تسخیر | جس کو مسخر/ فتح نہ کیا جاسکے |
| متوسط | درمیانی ، اوسط درجے کا |
| طبعی فلزات | قدرتی دھاتیں |
| استعفیٰ | نوکری چھوڑنا ، معافی مانگنا |
| تعطّل | بے کار رک جانا ، وقفہ آنا |
| بحران | پیچیدگی ، خطرناک مواقع |
| فرسودہ | پُرانا ، عمر رسیدہ |
| سرخرو | کامیاب ، عزت حاصل کرنے والا |
| موروثی | خاندانی ، ورثے میں ملنے والا/ والی |
| دانش ور | پڑھا لکھا |
| ازالہ | مٹانا ، زائل کرنا |
| مادہ پرستی | دھن دولت کی پوجا کرنا ، عیش و آسائش کی چیزوں میں محو رہنا |
| نصرت | کامیابی ، فتح |
| رختِ سفر | سفر کی تیاری |
| ترویج | رواج دینا |
| معاشی استحکام | ذریعہ روزگار کو مضبوط بنانا/ مالی مضبوطی |
| خود کفالت | اپنے پیروں پر کھڑا ہونا ، اپنی ضروریات خود پوری کرنا |
| استفادہ | فائدہ/ نفع |
| تعلق خاطر | دل کا لگاؤ |
| ذلّت آمیز | رُسوائی سے بھرا |
| غرض و غایت | ضروری مطلب |
| سرفراز | اُونچے مرتبے کا |

## ۲۔ کثیر الانتخابی جوابات (خالی جگہیں) :

(i) دفاعی
(ii) بی ایس سی
(iii) یورپ
(iv) طبعی فلزات
(v) ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء
(vi) یومِ تکبیر
(vii) اُردو
(viii) گھر والوں

## ۳۔ مختصر جوابات :

(i) ڈاکٹر عبدالقدیر خان ۲۷ اپریل ۱۹۳۶ء کو دارالاقبال بھوپال کے ایک متوسط مگر مذہبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔
(ii) ڈاکٹر عبدالقدیر خان ۱۵ اگست ۱۹۵۲ء کو کھوکھرا پار کے راستے پاکستان میں داخل ہوئے اور وہاں سے بذریعہ ریل کراچی پہنچے۔
(iii) ڈگری حاصل کرنے کے بعد ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ہالینڈ کی ایک یونیورسٹی میں ریسرچ اسسٹنٹ کی حیثیت سے کام شروع کیا۔
(iv) ڈاکٹر آف انجینیئرنگ کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد انھیں امریکا، ترکی، جرمنی اور برطانیہ سے پروفیسر شپ کی کئی پیشکشیں ہوئیں۔
(v) فزیکل ڈائنا میکل ریسرچ لیبارٹری۔
(vi) ایف ایس سی : فیکلٹی/فیلو آف سائنس　　بی ایس سی : بیچلر آف سائنس　　ایم ایس سی : ماسٹرز آف سائنس

## ۴۔ تفصیلی جوابات :

(i) ہمارے نیوکلیئر اور میزائل پروگراموں سے پاکستان پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے۔ دوسری جنگ عظیم کو ۵۰ سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن دونوں سپر طاقتوں امریکا اور روس کے درمیان تناؤ کے باوجود تیسری جنگِ عظیم نہیں ہوئی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک دوسرے کی جوہری صلاحیت نے ان دونوں کو جنگ سے باز رکھا۔ یہی صورتحال اس خطے میں بھی ہے کہ آزادی کے حصول کے بعد تین پاک بھارت جنگیں ہوئیں۔ لیکن جب سے دونوں ممالک جوہری صلاحیت کے حامل ہوئے ہیں تب سے کسی جنگ کی نوبت نہیں آئی۔

(ii) ''یومِ تکبیر'' ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی زندگی کا حاصل تھا کیونکہ آج سے ۲۲ سال قبل انھوں نے پاکستان کو ایٹمی قوت بنانے کا جو خواب دیکھا تھا یہ اس کی تعبیر کا لمحہ تھا۔

(iii) کے آر ایل کے بایومیڈیکل اور جینیٹک ڈویژن میں صحت کے اہم شعبوں میں کافی تحقیق ہو رہی ہے۔ حال ہی میں آنکھوں کی ایک موروثی بیماری ''آنکھوں کا اندھا پن'' کا علاج دریافت کیا گیا ہے۔ کے آر ایل، سوفٹ ویئر اور ہارڈ ویئر انجینئرنگ پر بھی کام کر رہا ہے۔

(iv) انھوں نے بتایا کہ ان کا تعلق ریاست بھوپال سے ہے جو کہ اُردو ادب کا مرکز سمجھی جاتی تھی۔ چنانچہ شخصیت پر علاقے کا اثر پڑنا ایک فطری بات تھی۔ انھوں نے مزید بتایا کہ جہاں سے انھوں نے میٹرک کیا تھا اس اسکول نے کئی عظیم دانشور، ادیب اور شاعر پیدا کیے۔ طالبِ علمی کے دور سے ہی ان میں ادبی ذوق پیدا ہوگیا تھا۔

(v) انھوں نے کہا کہ پاکستان کے قیام میں اللہ تعالیٰ کی نصرت شاملِ حال تھی اس لیے ان کا ایمان ہے کہ یہ تاقیامت قائم رہے گا۔ انھوں نے کہا کہ انھیں اپنی قوم پر فخر ہے کہ اس میں بہت صلاحیتیں ہیں۔ انھوں نے مزید بتایا کہ جوہری شعبے کی طرح ہم دوسرے شعبوں میں بھی کامیابیاں حاصل کرسکتے ہیں، صرف نیک نیتی، سچّی لگن اور حبُّ الوطنی کی ضرورت ہے۔

(vi) اس سوال کے جواب میں انھوں نے بتایا کہ دراصل پُرانی روایات اور اخلاقی اقدار دَم توڑ رہی ہیں۔ بزرگوں کا احترام نہیں رہا۔ معاشرے میں مادّہ پرستی بڑھتی جا رہی ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ بچّوں کی تربیت کا معیار وہ نہیں رہا جو ان کے دور میں ہوا کرتا تھا۔ اس اعتبار سے والدین کی ذمے داری میں اضافہ ہوا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مائیں بچّوں کی تربیت پر خاص دھیان دیں تاکہ ذمّے دار اور فرض شناس شہری پیدا ہوسکیں۔

اس کے علاوہ اساتذہ صاحبان پر بھی بچّوں میں شعور پیدا کرنے کی ذمّے داری عائد ہوتی ہے۔

طلبا کو تجاویز سوچ کر لکھنے کی ہدایت دیجیے۔

(vii) ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی زندگی کے دو ناقابلِ فراموش واقعات:

پہلا ناقابلِ فراموش واقعہ پاکستان ہجرت کا واقعہ ہے۔ جب انھوں نے رختِ سفر باندھا تو ان کی دل کی جو کیفیت تھی وہ بیان سے باہر ہے۔ ایک صندوق میں چند کتابیں اور کپڑے رکھ کر وہ بذریعہ ریل موناباؤ کے لیے روانہ ہوئے۔ اس سفر میں ہندو پولیس اور ریلوے کے ملازمین نے لُٹے پِٹے مسلمان مسافروں کے ساتھ جو زیادتیاں کیں اور جو ذلّت آمیز سلوک روا رکھا اسے وہ کبھی نہیں بُھلا سکتے۔ اس دن ان کے اندر صحیح معنوں میں پاکستان سے محبت کا جذبہ بیدار ہوا اور انھوں نے عہد کیا کہ وہ اپنی آخری سانس تک اپنے وطن کی خدمت کریں گے۔

دوسرا ناقابلِ فراموش واقعہ ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کا تاریخ ساز دن ہے جب انھیں اپنے خوابوں کی تعبیر ملی اور ان کی زندگی کا مقصد پورا ہوا۔

(viii) ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے انٹرویو میں دیے گئے شعر کی تشریح مع حوالہ درج ذیل ہے:

ے یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتحِ عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

تشریح: مندرجہ بالا شعر شاعرِ مشرق علامہ اقبال کا ہے۔ اقبال کہتے ہیں کہ اگر ہمیں دنیا کی زندگی کے جہاد میں کامیابی درکار ہے تو ہمارا پختہ یقین ہونا چاہیے کہ اگر اللہ نہ چاہے تو کوئی نقصان یا فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اس کے ساتھ مسلسل عمل اور مشقت کامیابی سے ہمکنار کرتے ہیں اور ان سب کے ساتھ بلند اخلاق و محبت کی مدد سے ہم فاتحِ عالَم کا درجہ پا سکتے ہیں۔ زندگی کی اس جنگ میں مردوں کا ہتھیار یہی تین چیزیں ہیں۔ ایمانِ کامل، مسلسل محنت و جدوجہد اور احسن ترین اخلاق۔ ان تینوں چیزوں کی مدد سے ہم کامیابی حاصل کر کے دنیا میں کامیاب ترین قوم بن سکتے ہیں۔

(ix) ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے نوجوانانِ پاکستان کو یہ پیغام دیا کہ :

’’آپ بہت خوش قسمت ہیں کہ آپ نے ایک آزاد ملک میں آنکھ کھولی اور اللہ ربّ العزت نے آپ کو ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کے دن آزادی کی ضمانت سے بھی سرفراز کیا۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کے اسلاف نے آزادی کے حصول کے لیے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کیا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ آج ہمارا ملک ناقابلِ تسخیر بن چکا ہے اور کوئی بھی دشمن ہم پر حملہ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ لیکن ہماری جدوجہد ابھی ختم نہیں ہوئی۔ اب یہ آپ کی ذمّہ داری ہے کہ محنت کر کے اعلیٰ تعلیم حاصل کریں تاکہ آپ اس ملک کی صدق دل سے خدمت کرسکیں۔‘‘

(x) اس سوال کا جواب طلبا سے ہی لکھوائیے۔

## ریل گاڑی چھکا چھک ...... (صفحہ ۱۳۷ تا ۱۴۰)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقصد :

- قومی نصاب میں دی گئی ہدایات کے مطابق پاکستان ریلوے (ذرائع آمد و رفت) کے بارے میں معلومات حاصل کرسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- خالی جگہوں میں درست الفاظ منتخب کرسکیں۔
- معروضی اور موضوعی سوالات حل کرسکیں۔
- کسی مضمون کو آپ بیتی کے انداز میں لکھ سکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

### پیریڈز : ۳

### طریقۂ کار :

- طلبا سے خاموش مطالعہ کروائیے۔
- خالی جگہیں اور مشقی سوالات طلبا سے حل کروائیے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔

## مشقی کام (حل شدہ):

### ۱۔ کثیر الانتخابی جوابات:

(i) ۲۰۰ (iii) لاہور (iii) کوٹری (iv) مال گاڑی (v) اسٹیشن

### ۲۔ مختصر جوابات:

(i) مضمون ''ریل گاڑی چھکا چھک'' کے آغاز میں رضا علی عابدی کی تصنیف ''ریل کہانی'' کا اقتباس دیا گیا ہے۔

(ii) پاکستان کا ریلوے میوزیم اسلام آباد میں بنایا گیا ہے۔

(iii) مضمون کے اختتام پر دیے گئے اشعار نظم ''ریل کا سفر'' سے لیے گئے ہیں اور اس نظم کے شاعر ''ضمیر جعفری'' ہیں۔

(iv) پاکستان ریلوے کے تین راستے (روٹ) درج ذیل ہیں:

☆ کراچی سے لاہور ☆ کراچی سے کوئٹہ ☆ لاہور سے انڈیا

(v) پاکستان ریلوے میں ملازمین کی تعداد ۸۳۰۰۰ ہے۔

### ۳۔ تفصیلی جوابات:

(i) مضمون نگار نے جس طالبہ کی زبانی یہ مضمون لکھا ہے اسے انجن، بوگی، پٹڑی، ٹکٹ گھر، پلیٹ فارم، ریل گاڑی چلنے کی آواز، گاڑی کی سیٹی، لال جھنڈی اور ہری جھنڈی بہت پسند ہیں۔

(ii) مال گاڑیاں زرعی، صنعتی، درآمدی اشیا، مثلاً: پیٹرولیم، لبریکنٹ، گندم، کوئلہ، کھاد، فرٹیلائزر، فاسفیٹ، چینی اور اسی طرح بہت سا سامان لانے اور لے جانے کا ذریعہ ہیں۔

۴۔ جملوں کی تشریح اور خط کشیدہ الفاظ کے معانی درج ذیل ہیں:

(i) ریل کے ڈبے میں ہر شخص گھبرایا ہوا داخل ہوتا ہے۔ کچھ دیر بعد وہ خود اور اس کا مزاج بدلنا شروع ہوتا ہے۔ پھر برابر بیٹھے ہوئے مسافر سے علیک سلیک ہوتی ہے جو بعض اوقات زندگی بھر کے گہرے مراسم میں بدل جاتی ہے۔

| الفاظ | معانی |
|---|---|
| علیک سلیک | جان پہچان، دعا سلام |
| بعض اوقات | کبھی کبھار |
| گہرے مراسم | مضبوط رشتے، قریبی تعلقات |

تشریح: یہ انسانی فطرت ہے کہ جب وہ سفر پر نکلتا ہے تو اس کی طبیعت میں گھبراہٹ شامل ہوجاتی ہے کہ کہیں مجھے دیر نہ ہو جائے، سفر کیسا گزرے گا، پتا نہیں میں وقت پر پہنچ پاؤں گا یا نہیں؟ وغیرہ ...... اسی لیے جب کوئی ریل میں سفر کے ارادے سے داخل ہوتا ہے تو پریشان حال ہوتا ہے۔ اپنی جگہ پر بیٹھنے اور اپنا سامان حفاظت سے رکھنے کے بعد وہ پُرسکون ہو جاتا ہے۔ بعدازاں اس کا مزاج بھی پُرسکون ہو جاتا ہے اور وہ اِردگرد کے ماحول پر بھی غور وفکر کرتا ہے۔ پھر اس کی اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے مسافر سے سلام دُعا ہوتی ہے جو کہ کبھی کبھار گہری دوستی میں تبدیل ہوجاتی ہے۔

(ii) تمام ایجادات کی طرح ریل گاڑی کی ایجاد اور اس کے سفر نے انسانی زندگیوں اور تہذیب پر بہت اثر ڈالا ہے۔ ریلوے کے ملازمین کی زندگیوں پر پڑنے والے اثرات کے ساتھ عام لوگوں کی لمبی مسافتوں پر کیے جانے والے رشتے ناطے ، کاروباری معاہدے اسی کی بدولت ممکن ہوئے۔

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| اثرات<br>لمبی مسافتوں | نتیجہ ، اثر<br>طویل سفر | رشتے ناطے | برادری ، ملنے والے |

تشریح : ریل گاڑی کی ایجاد نے انسان کی زندگی اور معاملات زندگی پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ ریلوے میں کام کرنے والوں اور اس سے متعلقہ عملے ، مثلاً قلی ، اسٹیشن پر موجود دکان دار وغیرہ کی پوری زندگیاں اسی کے گرد گھومتی ہیں۔ ریلوے کا معمول اپنانا ، اس کے لحاظ سے اپنے آپ کو مصروف رکھنا ، ان کی زندگی پر یہ باتیں اثر انداز ہوتی ہیں۔ لوگوں کے لیے لمبے لمبے سفر ، دُور رہنے والے رشتے داروں سے ملاقاتیں ، رشتے داریاں قائم رکھنا اور کاروباری معاملات اس کی بدولت ممکن ہوگئے ہیں۔

## چلتن ایکسپریس ...... (صفحہ ۱۴۱ تا ۱۴۲)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- ریلوے کے نظام سے واقف ہوسکیں۔
- شاعر اسد جعفری کی شاعری سے محظوظ ہوسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- مزاحیہ اندازِ نظم سے متعارف ہوسکیں۔
- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت کا استعمال کرسکیں۔
- اشعار کی تشریح اور جملہ سازی کرسکیں۔
- قافیہ اور ردیف کی پہچان کرسکیں۔
- سابقے اور لاحقے استعمال کر کے نئے الفاظ بناسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

## پیریڈز : ۲-۳

## طریقۂ کار :

- طلبا سے پوچھیے کہ کیا انھوں نے کبھی ریل کا سفر کیا ہے؟
- سفر کی دشواریاں پوچھ کر تختۂ تحریر پر درج کیجیے۔
- بعد ازاں مثالی بلند خوانی کیجیے۔ تبادلۂ خیال کے ذریعے مزاح اُجاگر کیجیے۔
- طلبا کی توجہ دلائیے کہ شاعر کی منظر نگاری کے انداز نے کس طرح نظم میں مزاح کا رنگ پیدا کر دیا ہے۔
- نظم سے محظوظ کروانے کی غرض سے طلبا سے منظر کشی بھی کروائی جائے۔
- لغت سے الفاظ کے معانی اخذ کروائیے۔
- مشقی کام کروائیے۔ قافیہ اور ردیف اخذ کروائیے۔
- سابقہ اور لاحقہ کی پہچان کروا کر نئے الفاظ بنوائیے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

۱۔ الفاظ اور تراکیب کے لغت سے تلاش کردہ معانی :

| الفاظ/تراکیب | معانی | الفاظ/تراکیب | معانی |
|---|---|---|---|
| اذیت ناک | تکلیف دہ | خانہ بربادی | خاندان کی تباہی |
| اندازِ روانی | چلنے کا انداز | راہی | مسافر |
| دلدوز | دل پر اثر کرنے والا | واصل | ملنے والا ، وصول ہونے والا |
| صعوبت | تکلیف ، مصیبت | تعجیل | جلدی |
| بلائے ناگہانی | اچانک آنے والی مصیبت | اثاثہ | املاک ، مال متاع |

۲۔ نظم ''چلتن ایکسپریس'' کے پہلے اور دوسرے بند کی تشریح درج ذیل ہے :

ب۔ اذیت ناک اس گاڑی کا اندازِ روانی ہے
بڑی دلدوز اس کے ہر مسافر کی کہانی ہے
سفر کی ہر صعوبت اِک بلائے ناگہانی ہے
نہ روٹی ہے ، نہ سالن ہے ، نہ چائے ہے نہ پانی ہے
یہ ڈیزل کی بجائے ہر قدم پر جان کھاتی ہے
جوانی آدمی کی راستے میں بیت جاتی ہے

تشریح : اس بند میں شاعر کہتا ہے کہ یہ ریل گاڑی اتنی زیادہ پُرانی ہے کہ جب وہ چلنے کے لیے تیار ہوتی ہے تو بڑا ہی اذیت ناک منظر ہوتا ہے۔ اس کا پُرانا انجن بڑی مشکلوں سے چلتا ہے۔ گاڑی کی طرح اس کے ہر مسافر کی کہانی بھی بڑی دل ہلا دینے والی ہوتی ہے۔

اس گاڑی میں سفر کرنے والوں پر بڑی بڑی مصیبتیں اچانک ہی نازل ہوتی ہیں کہ نہ تو ان کے پاس روٹی ہوتی ہے، نہ سالن ہوتا ہے اور نہ ہی چائے پانی۔ اس کے علاوہ شاعر کہتے ہیں کہ اس گاڑی کی رفتار اتنی کم ہے کہ شاید مسافر کی زندگی راستے میں ہی پوری ہو جائے۔ اس مسافت کی کوفت انسان کی جان کھاتی ہے۔ یہاں پر شاعر انسان کی جان کو ڈیزل سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ریل گاڑی ڈیزل کے بجائے انسان کی جان کھاتی ہے۔

ب ترس آتا ہے رہ رہ کر مجھے ان ناتوانوں پر
پڑے ہیں بوجھ بن کر جو تھکے ہارے جوانوں پر
سلاخوں سے چمٹ کر جو کھڑے ہیں پائیدانوں پر
ہیں ان کی خانہ بربادی کے قصّے آسمانوں پر
ہر ایک جھٹکے پہ ٹانگیں کانپتی ہیں دَم نکلتا ہے
سنبھل کر کوئی گرتا ہے کوئی گر کر سنبھلتا ہے

تشریح: اس بند میں شاعر ان کمزور مسافروں کے بارے میں کہتے ہیں کہ ان کو ایسے ناتواں مسافروں پر افسوس ہوتا ہے کہ جو اپنا وزن بیٹھے ہوئے تھکے ہوئے نوجوانوں پر ڈال کر بڑے آرام سے سفر کر رہے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ مسافر جو گاڑی میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے گاڑی کے دروازے کے پائیدانوں پر لٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ ایسے مسافروں کے قصّے آسمانوں پر بھی مشہور ہوتے ہیں کہ وہ اپنے خاندان کی بربادی کے درپے ہیں اور اپنی جان کی پروانہیں کر رہے۔

گاڑی جو کہ بہت پرانی ہے جب وہ جھٹکا کھاتی ہے تو کمزور اور تھکے ہوئے مسافروں کی لمبی مسافت کی وجہ سے ٹانگیں کانپنے لگتی ہیں اور دَم نکلنے لگتا ہے۔ کچھ مسافر اپنے آپ کو سنبھالنے کے باوجود گر جاتے ہیں اور کچھ گرنے کے بعد اپنے آپ کو سنبھال لیتے ہیں۔ غرض اسی طرح یہ سفر گزرتا ہے۔

۳۔ نظم ''چلتن ایکسپریس'' کے دوسرے اور آخری بند کی ردیف اور قافیے درج ذیل ہیں :

| | | | |
|---|---|---|---|
| ☆ دوسرے بند کے پہلے چار مصرعوں کے قافیے | ناتوانوں، جوانوں، پائیدانوں، آسمانوں | ردیف | پر |
| ☆ دوسرے بند کے آخری دو مصرعوں کے قافیے | نکلتا، سنبھلتا | ردیف | ہے |
| ☆ آخری بند کے پہلے چار مصرعوں کے قافیے | تعمیل، تکمیل، تعجیل، تبدیل | ردیف | کر بیٹھے |
| ☆ آخری بند کے آخری دو مصرعوں کے قافیے | نواسہ، اثاثہ | ردیف | بن کے بیٹھا تھا |

۴۔ نظم چلتن ایکسپریس کا مرکزی خیال تحریر کیجیے :

مرکزی خیال : اس نظم کے شاعر اسد جعفری ہیں۔ اسد جعفری اس نظم میں ریل کے نظام اور ریل گاڑی (چلتن ایکسپریس) کی بدحالی کا قصّہ طنزیہ اور مزاحیہ انداز سے بیان کر رہے ہیں۔ ریل کی دھیمی رفتار، گنجائش سے زیادہ مسافروں کی موجودگی، ناہموار چال اور بدنظمی کا شکار مسافر کس کرب میں مبتلا ہوتا ہے اور اس کے احساسات کیا ہوتے ہیں، اس نظم میں طنزیہ اور مزاحیہ انداز سے ان سب کو منظوم انداز سے بیان کیا گیا ہے۔

۵۔ 'ناک' اور 'دان' کے لاحقوں سے بنائے گئے پانچ پانچ الفاظ :

☆ ناک : اذیت ناک ، خوفناک ، دہشت ناک ، خطرناک ، الَم ناک ، غم ناک

☆ دان : پائیدان ، پاندان ، اگال دان ، گل دان ، خاندان ، قدر دان

۶۔ 'پُر'، 'نا' اور 'بے' کے سابقوں سے بنائے گئے چار چار الفاظ :

☆ پُر : پُر جوش ، پُر اُمید ، پُر فضا ، پُر خار ، پُر نور

☆ نا : ناتواں ، ناحق ، نا خوش ، نا مراد ، نالائق

☆ بے : بے ہوش ، بے حد ، بے تحاشا ، بے وقت ، بے شک

۷۔ الفاظ اور محاوروں کا جملوں میں استعمال :

| الفاظ/محاورے | جملے |
|---|---|
| اذیت ناک | کراچی میں بس کا سفر بڑا ہی اذیت ناک ہوتا ہے۔ |
| بلائے ناگہانی | عمر پڑھنے کے لیے جا ہی رہا تھا کہ اس کے دوست بلائے ناگہانی کی طرح نازل ہوگئے۔ |
| بِیت جانا | ایم اے کرنے کے بعد کئی سال یوں ہی بِیت گئے مگر ڈھنگ کی نوکری نہ مل سکی۔ |
| راہی | دانش نے مری کا سفر اپنے ماموں کی ہم راہی میں طے کیا۔ |
| اثاثہ | پاکستان کے نوجوان ہی اس ملک کا اثاثہ ہیں۔ |

## نظم : کوشش کیے جاؤ ...... (صفحہ ۱۴۳ تا ۱۴۵)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- وہ نظم کی قسم 'مخمس' سے واقف ہوسکیں۔
- اسمٰعیل میرٹھی کی ناصحانہ شاعری کا فہم حاصل کر کے تشریحات کرسکیں۔
- مسلسل کوشش کے نتیجے میں حاصل ہونے والی مسرت سے آگاہ ہوسکیں۔
- محنت کی عظمت سے آگاہ ہوسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت کا استعمال کرسکیں۔
- اشعار کی تشریح کرسکیں۔
- سوالوں کے جواب اور جملہ سازی کرسکیں۔

**مددگار مواد :**

- تختۂ تحریر
- لغت

**پیریڈز : ۴-۵**

**طریقۂ کار :**

- طلبا سے خوش الحانی سے بلند خوانی کروائیے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔
- لغت سے الفاظ کے معانی، تشریح، سوالوں کے جواب اور جملہ سازی کروائیے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

۱۔ الفاظ کے لغت سے تلاش کردہ معانی :

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| لُٹیا ڈبونا | برباد کر دینا، بات بگاڑنا | زیاں | نقصان |
| مُتّصِل | جڑا ہوا، پاس، قریب | صلہ | انعام، اجر |
| اضطراب | بے چینی | تردّد | فکر |
| قُلَق | افسوس | بیجا | نامناسب، ناحق |
| رَمق | ذرا سا، تھوڑی سی جان | ہراس | خوف، ڈر |
| سبقت | کسی سے آگے نکل آنا | حواس | ہوش، اوسان |

۲۔ مرکزی خیال :

یہ نظم اُردو کے مشہور شاعر اسمٰعیل میرٹھی کی ہے۔ اس نظم کا مرکزی خیال مسلسل کوشش کی اہمیت کو اُجاگر کرنا ہے۔ ان کے بقول دنیا میں کسی بھی کام کی کامیابی ممکن ہے اگر اس کے لیے استقامت کے ساتھ تگ و دَو کی جائے۔ اس کے لیے انھوں نے کچھ امثال دی ہیں، مثلاً پتھر پر بھی مسلسل پانی پڑے تو اس میں بھی سوراخ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مسلسل کوشش، دل کو مضبوط رکھنا اور مایوسی کو پاس نہ آنے دینا یہ وہ عمل ہیں جو بالآخر آپ کو کامیابی دلا دیتے ہیں۔

۳۔ یہ نظم کی قسم مخمّس ہے۔

۴۔ نظم ''کوشش کیے جاؤ'' کے پہلے، دوسرے اور چوتھے بند کی تشریح کیجیے۔

پہلا بند: دکان بند کر کے رہا بیٹھ جو
تو دی اس نے بالکل ہی لُٹیا ڈبو
نہ بھاگو کبھی چھوڑ کر کام کو
توقع تو ہے خیر جو ہو سو ہو
کیے جاؤ کوشش مِرے دوستو

حوالہ: مندرجہ بالا بند نظم ''کوشش کیے جاؤ'' سے لیا گیا ہے۔ اس کے شاعر اسمٰعیل میرٹھی ہیں۔

تشریح: اس بند میں شاعر کہہ رہے ہیں کہ ہمیں مشکل وقت سے گھبرا کر ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔ انھوں نے ایک ایسے دکان دار کی مثال دی ہے جو اگر ہمت ہار کر دکان بند کردے تو اسے بے روزگاری کی زندگی گزارنی ہوگی۔ دکان کھولے رکھنے سے امید کا دروازہ بھی کُھلا رہتا ہے اور رزق اور کامیابی تو اللہ کی دین ہے وہ جس کو چاہے دے، جس کو چاہے نہ دے۔ لٰہذا کبھی بھی کام کو چھوڑ کر بھاگنا نہیں چاہیے اور نہ ہی کامیابی کی توقع کبھی ختم کرنی چاہیے۔ امید کا دیا جلتا رہنا چاہیے۔ بس میرے دوستو! ہمیشہ ہر حال میں کوشش کرتے رہنا چاہیے۔

دوسرا بند: جو پتّھر پہ پانی پڑے متّصل
تو بے شبہ گِھس جائے پتّھر کی سِل
رہو گے اگر تم یونہی مستقل
تو اک دن نتیجہ بھی جائے گا مِل
کیے جاؤ کوشش مِرے دوستو

حوالہ: پہلے بند میں ملاحظہ کیجیے۔

تشریح: شاعر اس بند میں ایک پتّھر کی مثال دے کر سمجھا رہے ہیں کہ بس اسی طرح لگا تار محنت کرو، جیسے ایک پتّھر پر مسلسل پانی گرتا رہتا ہے تو ایک دن اس پتّھر میں بھی سوراخ ہو جاتا ہے۔ ہمیں بھی اپنی منزل کی تلاش میں ایسی مستقل کوشش کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نتیجہ بھی ضرور دیں گے۔

چوتھا بند: اگر طاق میں تم نے رکھ دی کتاب
تو کیا دو گے کل امتحان میں جواب
نہ پڑھنے سے بہتر ہے پڑھنا جناب
کہ ہو جاؤ گے ایک دن کامیاب
کیے جاؤ کوشش مِرے دوستو

حوالہ: بند نمبر ۱ میں ملاحظہ کیجیے۔

تشریح: شاعر اس بند میں طلبا کو ہمت کرنے کا سبق دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ مانا کہ نئی چیز سیکھنا ہمیشہ بہت مشکل ہوتا ہے لیکن مایوسی کفر ہے اور پریشانی کی حالت میں کوشش کرنا چھوڑ دینا بہت بُرا ہے۔ اگر تم نے اپنی کتابیں ناکامی کے خوف سے طاق میں رکھ کر بند کر دیں تو سوچو امتحان کیسے دو گے۔ بس یہ سوچو کہ ایک دن تم ضرور کامیاب ہو جاؤ گے، لٰہذا دوبارہ پڑھنا شروع کر دو اور اپنی کامیابی کے لیے کوششیں جاری رکھو۔ جب تک سانس باقی ہے کوشش کرتے رہنا ضروری ہے۔

مثبت سوچ سے ہی ہم بہتری کا راستہ چن سکتے ہیں۔ اسی طاقت کی وجہ سے ہم دوسروں سے آگے نکل سکتے ہیں، یہی وہ طاقت ہے جو ہمیں ناکام ہونے کے باوجود دوبارہ کوشش کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ لہٰذا ہمیں مشکلات میں نہیں گھبرانا چاہیے بلکہ پہلے سے زیادہ کوشش کرنا چاہیے۔ کیونکہ مسلسل اور بغیر کوشش کے ہم اپنی منزل نہیں پا سکتے۔ اس کی مثال یوں دی جاسکتی ہے، مثبت سوچ روشنی اور منفی سوچ اندھیرا ہے۔

۵۔ پہلے چار اور آخری بند کے قافیے درج ذیل ہیں :

☆ بند نمبر ۱ کے قافیے جو، ڈبو، کو، ہو

☆ بند نمبر ۲ کے قافیے متّصل، سِل، مستقل، مِل

☆ بند نمبر ۳ کے قافیے سبق، قُلَق، وَرق، رَمق

☆ بند نمبر ۴ کے قافیے کتاب، جواب، جناب، کامیاب

☆ آخری بند کے قافیے پاس، ہراس، حواس، آس

۶۔ طلبا کو اس سوال کا جواب خود تحریر کرنے دیجیے۔

۷۔ طلبا سے ہی لکھوائیے۔ درج ذیل اشارے صرف مدد کے لیے ہیں :

| ہاں | نہیں |
|---|---|
| • جی ان حالات میں جب ہمیں نقصان ہوتا ہے تو بھی ان حالات سے ہم سیکھتے ہیں۔<br>• گر کر سنبھلنا ہی اصل کامیابی ہوتی ہے۔ | • مسلسل ناکامی سے انسان ٹوٹ جاتا ہے اور پھر وہ ٹھہر جاتا ہے۔<br>• مسلسل کوشش سے اگر بہتری نظر نہ آئے تو پھر انسان کم ہمت ہو جاتا ہے۔ |

۸۔ الفاظ کا جملوں میں استعمال :

| الفاظ | جملے |
|---|---|
| اضطراب | مسلسل مہنگائی کی وجہ سے لوگوں کی زندگی میں بہت اضطراب پیدا ہوگیا ہے۔ |
| جستجو | ہمیں اچھے کام کرنے کی جستجو کرتے رہنا چاہیے۔ |
| سبقت | اس بار جماعت نہم کے طلبا خوش خطی کے مقابلے میں سبقت لے گئے۔ |
| حواس | خوفناک حادثہ دیکھ کر عابدہ کے حواس گم ہوگئے۔ |
| صلہ | اچھے اور نیک کام کا صلہ ہمیشہ اچھا ہی ملتا ہے۔ |
| طلب | حصولِ علم کی طلب نادر کو آسٹریلیا لے گئی ہے۔ |
| مشقّت | زندگی مشقّت کرنے کا ہی نام ہے۔ |

# شہری دفاع ...... (صفحہ ۱۴۶ تا ۱۴۹)

## مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

## عمومی مقاصد :

- قومی نصاب کے نصابی خاکے کے مطابق شہری دفاع کے مقاصد اور اغراض سے واقف ہوسکیں۔
- رضا کارانہ تنظیم کے خلوص سے واقف ہوسکیں۔
- چند احتیاطی تدابیر سے واقف ہوسکیں۔

## خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت کا استعمال کرسکیں۔
- مختصر اور طویل جواب کے موضوعی سوالات کے جوابات لکھ سکیں۔

## مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

## پیریڈز : ۳ - ۴

## طریقۂ کار :

- طلبا سے باری باری بلند خوانی کروائیے۔ نئے الفاظ تختۂ تحریر پر لکھ کر معانی پوچھیے اور بتائیے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

۱۔ الفاظ معانی فرہنگ صفحہ ۱۸۶ ملاحظہ کیجیے۔

## ۲۔ مختصر جوابات :

(i) شہری دفاع کی تنظیم کا نعرہ ہے : ''جس نے ایک جان بچائی اس نے پوری دنیا کی حفاظت کی۔''

(ii) دنیا کے تمام ملکوں میں شہری دفاع کی تنظیم موجود ہے۔

(iii) پاکستان میں یہ تنظیم رضا کارانہ طور پر کام کرنے والے محبِّ وطن اور انسان دوست لوگوں پر مشتمل ہے۔

(iv) پاکستان کے تمام بڑے شہروں میں شہری دفاع کی تربیت کے لیے اسکول قائم ہیں۔

(v) شہری دفاع کا ایکٹ ۱۹۵۲ء میں منظور ہوا۔

(vi) جنگ کے دوران اور بعد میں زخمیوں کی دیکھ بھال اگر مناسب نہ ہو پائے تو اموات میں بہت زیادہ اضافے کا خطرہ ہوتا ہے۔

(vii) محکمہ شہری دفاع کی ویب سائٹ یہ ہے : www.civildefence.gov.pk

## ۳۔ تفصیلی جوابات :

(i) شہری دفاع کی تنظیم کے بنیادی مقاصد میں درج ذیل امور شامل ہیں :

☆ کسی بھی آفت یا جنگ کی صورت میں ہونے والی اموات کی شرح میں کمی کی کوشش کرنا۔

☆ بنیادی ضروریات کی فراہمی یقینی بنانا ، نقصانات میں کمی کرنا۔

☆ ملوں ، فیکٹریوں اور دیگر اداروں کے بغیر کسی توقف کے کام کرتے رہنے کو یقینی بنانا۔

☆ لوگوں میں ثابت قدمی اور جیتنے کا جذبہ پیدا کرنا۔

(ii) اس ایکٹ کے مطابق ایسی کوششیں جن کا براہِ راست جنگ یا لڑائی سے تعلق نہ ہو لیکن بالواسطہ وہ ان کے اثرات کو زائل یا کم کرنے کے لیے کی جاتیں ہیں شہری دفاع کہلاتی ہیں۔

(iii) شہری دفاع کی تنظیم کے لوگ کسی بھی آفت کی صورت میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں ان سے بات چیت کرکے ان کے مسائل سے نمٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جنگ کی صورت میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور دیکھ بھال کرتے ہیں۔ انھیں فوری طبّی امداد کے ذریعے موت کی شرح میں کمی کی کوشش کرتے ہیں۔ متاثرین کو بھی تربیت ، بات چیت اور عملی کوششوں کے ذریعے جلد از جلد حالت سکون میں لانے کی کوشش کرتے ہیں

(iv) ضرورت اس امر کی ہے کہ نہ صرف شہری دفاع کے رضا کار آگاہی پھیلائیں ، بلکہ ہم اسکولوں اور کالجوں میں ہی لوگوں کی مدد کی بنیادی باتوں سے آگاہ ہو جائیں تاکہ ملک کی اکثریت مسائل اور مشکلات سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔

اس کے علاوہ ضرورت اس بات کی ہے کہ کسی حادثے یا آفت کی صورت میں ہم سب کو یہ معلوم ہو کہ اس وقت کرنا کیا ہے اور کیا کرنا ضروری ہے تاکہ مشکل حالات پر قابو پایا جاسکے۔

(v) شہری دفاع کی تربیت رضا کاروں کے لیے مفید ہے کیونکہ جنگ یا آفات کی صورت میں لوگ مشکلات پر قابو پانے کی نہ صرف خود کوشش کرتے ہیں بلکہ متاثرین کو بھی تربیت ، بات چیت اور عملی کوششوں کے ذریعے مسائل سے نمٹنے میں مدد دیتے ہیں۔

شہری دفاع کا کورس بہت سی مہارتیں پیدا کرتا ہے ، مثلاً رسّی کی مدد سے اونچائی پر چڑھنا ، بلند عمارتوں سے لوگوں کو بغیر سیڑھی کے نیچے اُتارنا سکھانا ، آگ بجھانے کے مختلف طریقے اور ہتھیاروں کو چلانے کی تربیت دینا۔ جنگ کے دنوں میں خندقیں کھودنا ، بمباری کے وقت اپنا اور دوسروں کا بچاؤ کرنا ، بلیک آؤٹ کرنا ، ملک دشمنوں اور جاسوسوں پر نظر رکھنا۔

(vi) اس سوال کا جواب طلبا ہی سے لکھوایئے۔ درج ذیل اشارے مدد کے لیے ہیں۔

پاکستانی قوم میں بہت سی خوبیاں ہیں ، مثلاً :

۱۹۶۵ء کی جنگ میں عام شہریوں نے بھی فوج کے شانہ بشانہ کام کر کے دشمن کو مار بھگایا تھا۔ لوگوں نے اپنی جان و مال کی پروا کیے بغیر اس جنگ میں حصّہ لیا تھا۔

اسی طرح ۸ اکتوبر کے زلزلے نے پوری قوم کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ اس بار بھی عام شہریوں نے متاثرین کی مدد میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

اسی طرح ارفعہ کریم نے گیارہ سال کی عمر میں مائیکروسافٹ پروفیشنل کا خطاب حاصل کرکے پاکستان کا نام روشن کردیا۔

ڈاکٹر عبدالسلام وہ پہلے پاکستانی اور دوسرے مسلمان سائنسدان تھے جنھوں نے طبیعیات میں نوبل پرائز حاصل کیا۔

(vii) ان مواقعوں کی احتیاطی تدابیر درج ذیل ہیں :

(الف) آگ لگنے کے موقع پر :

☆ ایسی صورت میں فوری طور پر عمارت کو خالی کروالیا جائے۔

☆ جن لوگوں کے کپڑوں میں آگ لگ جائے وہ اپنا چہرہ ڈھانپ کر زمین پر لوٹیں۔

☆ ان پر کمبل، رضائی، دری یا کھیس ڈال کر زمین پر لوٹایا جائے۔

(ب) زلزلے کی صورت میں :

☆ چلنے پھرنے یا عمارت سے باہر نکلنے کے لیے دوڑنے سے گریز کرنا چاہیے۔

☆ ابتدائی طبی امداد کا سامان ہر جگہ موجود ہونا چاہیے۔

☆ اگر گھر میں ہی ہوں تو کسی میز کے نیچے چھپ جانا چاہیے۔

(ج) حادثے کی صورت میں :

☆ ابتدائی طبیّ امداد کا سامان ہر اس جگہ خواہ وہ دفتر ہو، گھر ہو، اسکول ہو یا کوئی عمارت ہو موجود ہونا اشد ضروری ہے۔

☆ ہر عمارت اور لوگوں کے آنے جانے والی جگہوں پر نمایاں طور پر ایمرجنسی نمبر چسپاں کیے گئے ہوں، مثلاً: ایمبولینس، فائر اسٹیشن، پولیس، ریسکیو سینٹر۔

## قواعد : فعل اور اس کی اقسام ...... (صفحہ ۱۵۰)

### خصوصی مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

- فعل اور اس کی اقسام سے آگاہ ہوسکیں۔
- سابقوں اور لاحقوں کی پہچان کر کے نئے الفاظ بناسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

### پیریڈز : ۲

### طریقۂ کار :

- فعل کی اقسام سمجھا کر طلبا سے مشقی کام کروائیے۔
- سابقوں اور لاحقوں کی پہچان کروا کر نئے الفاظ بنوائیے۔

## مثالی نمونہ (حل شدہ) :

فعلِ لازم، فعلِ متعدی اور فعلِ ناقص کے تین تین مثالی جملے درج ذیل ہیں :

| فعلِ لازم | فعلِ متعدی | فعلِ ناقص |
|---|---|---|
| وہ یہاں نہیں آیا۔ | دھوبی نے کپڑے دھوئے۔ | وہ امیر بن گیا۔ |
| شیر دہاڑا۔ | بلّی نے چوہا مارا۔ | حمنہ سوگئی۔ |
| سلیم جاگا۔ | سعدیہ نے نماز پڑھی۔ | یوسف پریشان ہے۔ |
| حمیدہ بیٹھی۔ | عدنان نے کتاب خریدی۔ | وہ غیر حاضر ہے۔ |

## سابقے اور لاحقے ...... (صفحہ ۱۵۱)

### سابقہ :

- اُردو میں مفرد الفاظ کے شروع میں بعض علامتیں بڑھا کر نئے الفاظ بنائے جاتے ہیں۔ ان علامتوں کو سابقہ کہا جاتا ہے۔

☆ دیے گئے سابقوں سے بنائے گئے نئے الفاظ :

☆ لا : لاتعداد لامکاں لاحاصل لاجواب
☆ نا : ناتواں ناحق ناممکن ناجائز
☆ نو : نوروز نوآباد نوآموز نومسلم
☆ کم : کم گو کم عقل کم ظرف کم بخت
☆ خود : خود دار خودغرض خود پسند خودساختہ
☆ یک : یک لخت یک جہتی یک طرفہ یک جان

### لاحقہ :

- کچھ مفرد الفاظ کے آخر میں بعض علامتیں بڑھا کر نئے الفاظ بنائے جاتے ہیں۔ ان علامتوں کو لاحقہ کہتے ہیں۔

☆ دیے گئے لاحقوں سے بنائے گئے نئے الفاظ :

☆ باز : ہواباز دھوکے باز نشانہ باز کبوتر باز
☆ بند : گلوبند کمربند بازو بند بستر بند
☆ توڑ : کمرتوڑ منھ توڑ سرتوڑ تابڑتوڑ
☆ خواں: ثناخواں نعت خواں حمدخواں مرثیہ خواں
☆ دار : دکان دار حق دار کرایہ دار چوکیدار

☆ 'کم' اور 'لا' کے سابقے کے دو دو الفاظ اور 'خوان' اور 'دار' کے لاحقے کے دو دو الفاظ کا اپنے جملوں میں استعمال :

| | |
|---|---|
| لا تعداد<br>لا جواب<br>کم گو<br>کم عقل | چڑیا گھر میں لا تعداد قیمتی پرندے دیکھے۔<br>ماشا اللہ جماعت ہشتم نے بیت بازی کے مقابلے میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کر کے سب کو لا جواب کر دیا۔<br>مریم کم گو اور شرمیلی بچّی ہے۔<br>آمنہ کے مقابلے میں حمنہ کم عقل ہے۔ |
| نعت خواں<br>دستر خوان<br>دکان دار<br>حق دار | اُمِّ حبیبہ مشہور نعت خواں ہیں۔<br>ماشااللہ دستر خوان پر اللہ کی ڈھیروں نعمتیں ہیں۔<br>دکان دار کے پاس بہت سا سامان ہے۔<br>یہ بچّے حق دار ہیں کہ ان کو ان کے مرحوم باپ کی زمین دے دی جائے۔ |

## تفہیم : لازوال خالق کی تخلیقِ حیات ...... (صفحہ ۱۵۲ تا ۱۵۴)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- قومی نصاب کے خاکے میں دی گئی ہدایات کے مطابق حیاتیات کے بارے میں معلومات حاصل کرسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- پیراگراف پڑھ کر تفہیمی سوالات کے جواب اخذ کرسکیں۔
- حروف کا استعمال اپنے جملوں میں کرسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

### پیریڈز : ۲

### طریقۂ کار :

- سبق کی بلند خوانی طلبا سے باری باری کروائیے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔
- مشقی سوالات کروائیے۔
- دیے گئے حروف کو جملوں میں استعمال کروائیے۔
- کنول صفحہ ۱۵۲ تا ۱۵۴ ملاحظہ کیجیے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

### جوابات :

۱۔ حیاتیات سے مراد وہ علم ہے جو زندگی سے متعلق اسرار و رموز کی کھوج لگانے اور اس کھوج سے حاصل ہونے والے نتائج کی تجربات کے ذریعے تصدیق کرتا ہے۔

۲۔ تجربات اور تحقیق کا یہ طریقہ بنیادی طور پر مسلمان سائنس دانوں نے ساتویں صدی عیسوی میں اپنایا۔

۳۔ ہمارے اِردگرد کی ہر چیز ایٹموں سے بنی ہے۔ گویا ایٹم ہر چیز کی بنیادی اکائی ہے۔

۴۔ انسان جسم میں اربوں نہیں بلکہ کھربوں خلیے ہیں۔

۵۔ ہر خلیے کے نیوکلیس میں ایسے حصّے ہوتے ہیں جن میں ڈی این اے موجود ہوتا ہے۔ ہر انسان کے ڈی این اے میں اس کے جسم سے متعلق معلومات ہوتی ہیں، مثلاً بالوں اور آنکھوں کا رنگ، اندرونی و بیرونی اعضا، شکل وصورت وغیرہ۔

۶۔ خلیہ اس قدر چھوٹا ہوتا ہے کہ اگر ہم دس ہزار خلیات کو اکٹھا کریں تو ایک کاغذ کی باریک سوئی کے سرے جتنی چیز بنے گی۔ اسی وجہ سے انسانی آنکھ انھیں دیکھ نہیں پاتی۔

۷۔ نظامِ ہضم : اس نظام میں جو کھانا ہم کھاتے ہیں وہ ہمارے معدے اور آنتوں میں جاتا ہے، جہاں خون کی بے تحاشا باریک رگیں ہوتی ہیں جو ہمارے کھانے سے غذائیت کو جذب کرلیتی ہیں اور فاضل مادہ جسم سے خارج ہو جاتا ہے۔

نظامِ تنفّس : یہ سانس لینے کا نظام ہے۔ ہوا میں سے اوکسیجن ہمارے پھیپھڑوں سے خون میں جذب ہو جاتی ہے اور وہاں سے چھوٹی چھوٹی رگوں کی مدد سے ہمارے خون میں موجود سرخ خلیات میں شامل ہوجاتی ہے اور کاربن ڈائی اوکسائیڈ ہمارے پھیپھڑوں سے ہوتی ہوئی ناک کے راستے ہمارے جسم سے خارج ہوجاتی ہے۔

دفاعی نظام : ہمارے خون میں موجود سفید خلیات جسم میں داخل ہونے والے خطرناک وائرس کو ختم کردیتے ہیں۔

۸۔ انسانی دماغ سے متاثر ہوکر کمپیوٹر بنایا گیا۔

پرندوں سے متاثر ہوکر ہوائی جہاز ایجاد کیا گیا۔

۹۔ اونٹ کی پشت پر یعنی کوہان میں چربی کا ذخیرہ ہوتا ہے۔ جب کھانے کو کچھ نہ ملے تو یہ چربی غذا کا کام کرتی ہے جسے اونٹ ہضم کرتا ہے تو کچھ مقدار میں پانی بھی بنتا ہے جو اسے توانائی فراہم کرتا ہے۔ اسی طرح اس کا منھ اور ہونٹ اتنے سخت ہوتے ہیں کہ صحرا میں پائے جانے والے صحرائی پودے مثلاً کیکٹس اور کانٹے کھا کر وہ اپنا پیٹ بآسانی بھر لیتا ہے۔ اس کے پاؤں کی ساخت ایسی ہے کہ وہ صحرا کی ریت میں دھنستے نہیں اور نہ ہی ۵۰ ڈگری سینٹی گریڈ گرمی میں تپتی ریت میں جلتے ہیں۔

۱۰۔ قطبین میں پائے جانے والے ریچھ اپنے بالوں بھرے پنجوں اور نہ پھسلنے والے تلووں کی مدد سے برف پر تیز رفتاری سے دوڑ سکتے ہیں۔ ۱۰ سینٹی میٹر یعنی ۴ انچ موٹی چربی کی تہ انھیں سردی کے اثرات سے محفوظ رکھتی ہے۔ اسی وجہ سے وہ برفیلے پانی میں بھی ۷ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے تیر سکتے ہیں۔ سونگھنے کی بے پناہ صلاحیت برف کی سِلوں کے نیچے دبے سمندری جانور (Seal) کا شکار کرنے میں مدد دیتی ہے اور آنکھوں پر جھلی نما اضافی پپوٹے دھوپ کے چشموں کا کام کرتے ہوئے سفید برف پر چمکنے والی تیز دھوپ میں اندھا ہونے سے بچاتے ہیں۔

۱۱۔ حیاتیات کی پودوں سے متعلق علم کی شاخ کو نباتات کہتے ہیں۔

۱۲۔ نباتیات سے ہم پودوں میں ہونے والی ضیائی تالیف کے عمل سے واقف ہوتے ہیں کہ اس عمل کے ذریعے پودے کاربن ڈائی اوکسائیڈ جذب کرتے ہیں اور اوکسیجن کا اخراج کر کے ہمارے لیے ہوا کو سانس لینے کے قابل بناتے ہیں۔ ان پر لگنے والے پھل، سبزیاں، اناج ہمارے لیے طاقت کے خزانوں یعنی وٹامن، معدنیات اور ہماری زندگی کے لیے درکار بہت سی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔

۱۳۔ جملہ سازی:

| حروف | جملے |
|---|---|
| اگر | اگر وہ سبق یاد کر لیتا تو امتحان میں پاس ہوجاتا۔ |
| مگر | صاف پانی ہماری ضرورت ہے مگر لوگ سمندر کو گندا کرنے سے باز نہیں آتے۔ |
| ورنہ | میری بہن نے کھانا بنا لیا ورنہ آج ہم باہر جا کر کھانا کھاتے۔ |
| بلکہ | ہمیں نہ صرف خود صاف ستھرا رہنا چاہیے بلکہ دوسروں کو بھی صاف رہنے کی تلقین کرنی چاہیے۔ |
| جب تک | استاد نے شاگرد سے کہا، جب تک وہ سبق یاد نہیں کرے گا اسے چھٹّی نہیں ملے گی۔ |
| جونہی | جونہی میں گھر سے باہر نکلا بارش شروع ہوگئی۔ |
| چنانچہ | کام کرتے کرتے صبا بہت تھک گئی تھی چنانچہ اس نے تھوڑا آرام کرنے کا ارادہ کیا۔ |

## نثر نگاری: مضمون نویسی (وقت کی اہمیت اور پابندی) ...... (صفحہ ۱۵۵)

### خصوصی مقصد:

طلبا اس قابل ہوں کہ:

- خاکہ اور اشاروں کی مدد سے دیے گئے عنوان پر مضمون تحریر کرسکیں۔

### مددگار مواد:

- تختۂ تحریر

### پیریڈز: ۲-۳

### طریقۂ کار:

- خاکہ سمجھائیے۔ اشاروں پر تبادلۂ خیال کیجیے۔
- بعدازاں مضمون طلبا کو خود لکھنے دیجیے۔
- طلبا ایک دوسرے کے مضامین پڑھیں اور ترامیم اور اضافوں کی تجاویز دیں۔

### مثالی نمونہ:

☆ 'کنول' صفحہ نمبر ۱۵۵ پر ملاحظہ کیجیے۔

## یونٹ کے مقاصد:

- عظمت کے تصور کی وضاحت ہوسکے۔
- عظیم شخصیات کے بارے میں مضامین پڑھ سکیں اور ان کا فہم حاصل کرسکیں۔
- سید سلیمان ندوی، علّامہ اقبال، جمیل الدّین عالی، احمد ندیم قاسمی، ڈاکٹر اطہر پرویز جیسے اُدبا اور شعرا کے مضامین اور نظمیں پڑھ کر خود عمدہ نثر و نظم لکھ سکیں۔
- نظم: فاطمہ بنتِ عبداللہ کے ذریعے علامہ اقبال کی شاعری اور اس بچّی کی عظمت سے واقف ہوسکیں۔
- عبدالستّار ایدھی کی کاوشوں اور خدمت سے واقف ہوسکیں۔

## قواعد:

نظم میں ملّی نغموں کی صنف سے متعارف ہوسکیں، نیز تشریحات کے ذریعے وطن کے محافظوں کی عظمت کی تصویر کشی اور کردار نگاری کرسکیں۔
سابقوں سے متضاد بنا سکیں۔
کسی شہید کے بارے میں مضمون لکھ سکیں۔
متشابہ الفاظ سیکھ سکیں۔
اسمِ صفت کی اقسام سے آ گاہی حاصل کر کے استعمال کرسکیں۔
عربی قاعدے سے جمع بنا سکیں اور املا کی اغلاط کی درستی سیکھ سکیں۔

## تفہیم:

واقعات پڑھ کر مشق میں دیے گئے تفہیمی اور موضوعی سوالات حل کرسکیں۔

## نثر نگاری:

خاکہ اور معاون سوالات کی مدد سے مضمون تحریر کرسکیں۔

## آمادگی: (۲۰ منٹ)

- طلبا سے زبانی سوالات کے ذریعے ان کے ذہنوں میں موجود عظمت کی تعریف کے بارے میں جانیے۔
- عظمت کے معیار کیا ہیں؟ طلبا کے ذہن میں واضح کیجیے۔ مادّی سوچ نے عظمت کے معیار بدل دیے ہیں۔ طلبا کے ذہن میں یہ بات واضح کرنے کی از حد ضرورت ہے کہ مال و دولت کی زیادتی عظمت کا سبب نہیں بلکہ نیک اور انسان دوست اعمال ہی عظمت کی نشانی ہیں۔ اس لیے سب سے پہلے عظیم ترین اور کامل ترین بشر حضرت محمد ﷺ کے بارے میں مضمون شامل کیا گیا ہے۔ حضور ﷺ وہ واحد شخصیت ہیں جن کے عظیم ہونے کا اعتراف دنیا کے دوسرے مذاہب کے لوگوں کے علاوہ بے مذہب لوگوں نے بھی کیا ہے۔ حضور ﷺ کی حیاتِ مبارکہ سے واقفیت ہی ہمیں ان کی سنّت پر عمل پیرا ہونے میں مدد دے سکتی ہے۔ کوشش کیجیے کہ نہ صرف اس موضوع کے دوران بلکہ اس کے بعد بھی طلبا حضور ﷺ کی زندگی سے زیادہ سے زیادہ واقفیت حاصل کرسکیں۔
- نیکی کے کاموں میں سبقت لے جانے والے ہی تقلید کے قابل ہیں۔ لوگوں کے کام آنا اس سلسلے میں سرفہرست ہے۔ بقول شاعر
ع میں اس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

تختۂ نرم کی تجاویز:

یونٹ ۶:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## موضوع : عظیم شخصیات

### صفتِ ذاتی کے درجے

| تفضیلِ نفسی | تفضیلِ بعض | تفضیلِ کُل |
| --- | --- | --- |
| | | |

### عبدالستّار ایدھی کی خدمات کا چارٹ اور تصاویر

- ..............................
- ..............................
- ..............................
- ..............................
- ..............................

### رسول اکرم ﷺ کے اخلاق

طلبا سے مختلف واقعات لکھواکر تختۂ نرم پر آویزاں کروائیے۔

### اسمِ صفت کی اقسام

- صفتِ ذاتی
  ۱۔ ..............................
  ۲۔ ..............................
- صفتِ نسبتی
  ۱۔ ..............................
  ۲۔ ..............................
- صفتِ عددی
  ۱۔ ..............................
  ۲۔ ..............................
- صفتِ مقداری
  ۱۔ ..............................
  ۲۔ ..............................

### عربی قاعدے سے جمع بنانا

| | | | |
| --- | --- | --- | --- |
| | | | |

### متشابہ الفاظ

| | | | |
| --- | --- | --- | --- |
| | | | |

### نثر نگاری (مضمون نویسی)

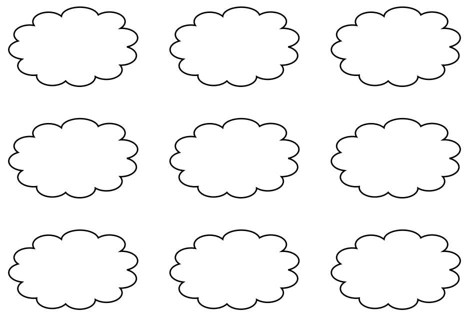

طلبا کی نثر نگاری کے نمونے

## تعارف ...... (صفحہ ۱۵۶)

### مقاصد:

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- عظمت کے مفہوم سے آ گاہ ہوسکیں۔عظمت کے حصول کی کوشش کرنے کی جانب راغب ہوسکیں۔
- تمام عظیم شخصیات کی مشترکہ خصوصیات کے بارے میں جان سکیں۔
- عظیم شخصیات کی خصوصیات اور لوگوں سے ان کے سلوک اور برتاؤ کے بارے میں بھی جان سکیں۔
- اخلاص کے بارے میں جان سکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- نیا ذخیرۂ الفاظ حاصل کرسکیں۔
- عبارت کا فہم حاصل کر کے شروع ہونے والے موضوع کے لیے ذہنی طور پر تیار ہوسکیں۔
- ظاہری و باطنی خصوصیات سے متعلق سوالات کے جوابات دے سکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

### پیریڈ : ۱

### طریقۂ کار :

- عبارت کے خاموش مطالعے کے بعد زبانی تبادلۂ خیال کے ذریعے تفہیم کروائیے۔
- اس عبارت کو بطورِ تفہیم استعمال کر کے سوالات کے جوابات لکھنے کا کام دیجیے۔

### سوالات :

- عظیم کے معنی کیا ہیں ؟ عظیم لوگ عظمت کے درجے تک کیسے پہنچتے ہیں ؟
- عظمت کس طبقے کے لیے مخصوص ہے ؟ عظیم شخصیات کی کچھ مشترکہ خصوصیات تحریر کیجیے۔
- لوگوں سے اُن کا طرزِ عمل کیسا ہوتا ہے ؟
- عظیم لوگوں کے کاموں کے پیچھے کیا نیت کارفرما ہوتی ہے ؟
- آپ کس عظیم شخصیت کی تقلید کرنا چاہتے ہیں اور کیوں ؟
- (یہ تفہیم اس موضوع کے اسباق پڑھائے جانے کے بعد کروائی جاسکتی ہے۔)

# رسولِ اکرم ﷺ کے اخلاق ...... (صفحہ ۱۵۷ تا ۱۶۱)

## مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

## عمومی مقاصد :

- رحمت للعالمین ﷺ اور ہادیٔ برحق ﷺ کے بارے میں عقیدت کے ساتھ معلومات حاصل کرسکیں۔
- آپ ﷺ کی مبارک ذات قرآن کی عملی تفسیر ہے ، سے روشناس ہوسکیں۔
- آپ ﷺ اخلاق کے بلند درجے پر فائز ہیں جان سکیں۔
- سیرت النبی ﷺ اور واقعات سے آگاہ ہوسکیں۔

## خصوصی مقاصد :

- سید سلیمان ندوی کے طرزِ تحریر سے واقفیت حاصل کر کے ان کی کتب پڑھنے کا ذوق وشوق پیدا کرسکیں۔
- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- سوالوں کے جواب لکھ سکیں اور جملہ سازی کرسکیں۔
- مذکّر مونث کی پہچان اور اعراب لگا سکیں۔
- تقاریر لکھ کر تقریری مقابلے منعقد کر کے حصّہ لے سکیں۔

## مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

## پیریڈز : ۴-۵

## طریقۂ کار :

- طلبا سے بلند خوانی کروائیے۔
- سیرت النبی ﷺ اور واقعات پر تبادلۂ خیال کیجیے۔
- کتاب میں دی گئی فرہنگ سے الفاظ کے معانی اخذ کروائیے۔
- مشقی کام اور جملہ سازی کروائیے۔
- مذکّر مونث کی مشق کروائیے اور اعراب لگوائیے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

۱۔ الفاظ کے معانی فرہنگ صفحہ ۱۸۶ پر ملاحظہ کیجیے۔

## ۲۔ مختصر جوابات :

(i) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، ''کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا ہے؟ جو کچھ قرآن میں ہے وہ رسولِ اکرم ﷺ کے اخلاق ہیں۔''

(ii) قرآنِ پاک نے رسولِ کریم ﷺ کے متعلق شہادت دی ہے کہ، ''اے محمد ﷺ! یقیناً آپ حُسنِ اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہیں۔''

(iii) آپ ﷺ بچّوں سے بڑی شفقت فرماتے تھے، ان کو چومتے اور پیار کرتے تھے۔ فصل کا نیا میوہ سب سے کم عمر بچہ جو اس وقت موجود ہوتا اس کو دیتے۔ راستے میں بچّے مل جاتے تو خود ان کو سلام کرتے۔

(iv) آپ ﷺ نے فرمایا، ''خدا کی قسم وہ مومن نہ ہوگا۔ خدا کی قسم وہ مومن نہ ہوگا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا، ''کون یا رسول اللہ ﷺ؟'' فرمایا، ''جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے بچا ہوا نہ ہو۔''

(v) نبی کریم ﷺ کے مزاج میں سادگی بہت تھی :

- کھانے پینے، اُٹھنے بیٹھنے، پہننے اوڑھنے کسی چیز میں تکلف پسند نہ تھا۔
- جو سامنے آتا کھا لیتے۔
- پہننے کے لیے موٹا جھوٹا جو مل جاتا اس کو پہن لیتے۔
- زمین پر، چٹائی پر، فرش پر جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتے۔

۳۔ رسولِ اکرم ﷺ کی صفات میں سے پانچ صفات اور ان سے متعلقہ واقعات درج ذیل ہیں:

(i) آپ ﷺ اللہ کو بہت یاد کرنے والے تھے۔ ایک صحابی کا بیان ہے کہ ایک بار حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، دیکھا تو آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہیں۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہیں، روتے روتے اس قدر ہچکیاں بندھ گئی تھیں کہ معلوم ہو رہا تھا کہ چکّی چل رہی ہے یا ہانڈی اُبل رہی ہے۔

(ii) آپ ﷺ بہت پُرعزم تھے۔ ایک بار ایک شخص نے آپ ﷺ کے قتل کا اِرادہ کیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو گرفتار کر کے سامنے لائے۔ وہ آپ ﷺ کو دیکھ کر ڈر گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، ڈرو نہیں، اگر تم مجھ کو قتل کرنا چاہتے بھی تو نہیں کر سکتے تھے۔''

(iii) آپ ﷺ صفائی پسند تھے۔ ایک بار ایک شخص میلے کپڑے پہنے محفل میں آیا۔ حضور ﷺ نے جب اسے دیکھا تو فرمایا، ''اس سے اتنا نہیں ہوتا کہ کپڑے دھو لیا کرے۔''

(iv) گفتگو ٹھہر ٹھہر کر فرماتے تھے۔ جو بات پسند ہوتی صرف وہ فرماتے۔ غیر ضروری گفتگو نہیں کرتے، ہنسی آتی تو صرف مسکرا دیتے۔

(v) عذابِ قبر کو یاد رکھتے۔ ایک دفعہ ایک جنازے میں شریک ہوئے، قبر کھودی جا رہی تھی۔ آپ ﷺ قبر کے کنارے بیٹھ گئے اور یہ منظر دیکھ کر آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، یہاں تک کہ زمین تر ہوگئی، فرمایا ''بھائیو! اس دن کے لیے سامان کر رکھو۔''

۴۔ اس سوال کا جواب طلبا کو کرنے دیجیے۔

۵۔ جملوں کی تشریح مع حوالہ درج ذیل ہے :

جملہ (i) : ''آپ ﷺ کی ساری زندگی قرآن کی عملی تفسیر تھی۔''

حوالہ : پیشِ نظر جملہ سبق ''رسول اکرم ﷺ کے اخلاق'' سے ماخوذ ہے۔ اس کے مصنف سید سلیمان ندوی ہیں۔ مصنّف نے اس جملے میں حضور ﷺ کی حیات طیّبہ ﷺ کا بحیثیتِ مجموعی تذکرہ کیا ہے۔

تشریح : اس جملے سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ جو کچھ اللہ پاک قرآن میں فرماتے ہیں آپ ﷺ اس کا عملی نمونہ ہیں۔ جو کچھ قرآن میں ہے آپ ﷺ نے اپنے عمل سے اس کی وضاحت کی ، مثلاً قرآن میں نماز کا ذکر آیا ہے۔ آپ ﷺ نے نماز پڑھنے کا طریقہ اپنے عمل سے بتایا۔ اسی طرح بہت سے احکاماتِ خداوندی ، زکوٰۃ ، حج ، روزہ ان سب کا طریقہ ہمیں رسولِ کریم ﷺ نے بتایا۔ زندگی گزارنے کا جو طریقہ قرآن نے بتایا ہے آپ ﷺ نے ہماری آسانی کے لیے اس پر عمل کیا۔ نہ صرف عبادات بلکہ معاملات، رہن سہن کے طریقے ، مال کو خرچ کرنا ، غرض ہر شعبۂ زندگی کے بارے میں وضاحت کے لیے حضور ﷺ کی زندگی ایک کُھلی کتاب کی مانند ہے۔

جملہ نمبر (ii) : ''اے اللہ ! انھیں معاف کر دے ، اس لیے کہ یہ نہیں جانتے۔''

حوالہ : جملہ نمبر (i) میں ملاحظہ کیجیے۔

تشریح : پیشِ نظر جملہ اس وقت کا ہے جب آپ ﷺ جنگ اُحد میں شریک کفار کا مقابلہ کر رہے تھے کہ اچانک کسی بزدل کافر نے وار کیا اور آپ ﷺ کا سرِ مبارک زخمی ہوا اور دندانِ مبارک شہید ہوا۔ یہ دیکھ کر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم غصے میں آگئے اور آپ ﷺ سے مخاطب ہو کر فرمایا ، اگر آپ ﷺ حکم دیں تو اس کا سر قلم کر دیا جائے۔ چونکہ حلیم ہونا آپ ﷺ کی صفات کا حصّہ تھا ، لہٰذا آپ ﷺ نے فرمایا نہیں اور پھر دعا فرمائی : ''اے اللہ! انھیں معاف کر دے ، اس لیے کہ یہ نہیں جانتے۔''

جملہ نمبر (iii) : ''بھائیو! اس دن کے لیے سامان کر رکھو۔''

حوالہ : جملہ نمبر (i) میں ملاحظہ کیجیے۔

تشریح : پیشِ نظر جملہ اس وقت کا ہے جب آپ ﷺ کسی جنازے میں شریک تھے۔ قبر تیار کی جا رہی تھی اور اس منظر کو دیکھ کر آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ یہاں تک کہ زمین تر ہوگئی ، پھر وہاں موجود لوگوں سے فرمایا ، ''بھائیو! اس دن کے لیے سامان کر رکھو۔''

ان الفاظ سے مراد یہ ہے کہ انسان دنیا کے لیے ڈھیروں سامان جمع کرتا ہے ، رہنے کے لیے گھر ، پہننے کے لیے کپڑے۔ غرض زندگی گزارنے کے لیے تمام ضروری اشیا کو جمع کر رکھا ہے۔ اسی طرح ہمیں آخرت کی تیاری بھی کرنی چاہیے تاکہ ہم قبر کے عذاب سے محفوظ رہ سکیں۔

٦۔ حضور ﷺ کے اخلاقِ حسنہ کے حوالے سے مضمون میں شامل نکات کے علاوہ مزید نکات و واقعات شامل کر کے مضمون تحریر کیجیے۔
نوٹ : یہ کام طلبا کو خود کرنے دیجیے۔

۷۔ درج ذیل الفاظ کے جملے بنا کر واضح کیجیے کہ کون سے الفاظ مونث ہیں اور کون سے مذکّر:

| الفاظ | مذکّر/مونث | جملے |
|---|---|---|
| خلوص | مذکّر | اس کا خلوص اس کے ہر عمل سے ظاہر تھا۔ |
| شہرت | مونث | بعض اوقات زیادہ شہرت بھی اچھی نہیں ہوتی۔ |
| خاندان | مذکّر | میرے ابّو کا خاندان بہت بڑا ہے۔ |
| لچھّن | مذکّر | عمر کے لچھّن اچھے نہیں ہیں، اللہ اسے نیک ہدایت دے۔ |
| عافیت | مونث | امّی کی ڈانٹ سے بچنے کے لیے میں نے چُپ رہنے میں ہی عافیت جانی۔ |
| سمت | مونث | دُھند زیادہ ہونے کی وجہ سے ڈرائیور کو صحیح سمت واضح نظر نہیں آ رہی تھی۔ |
| فضا | مونث | گاڑیوں کے دھوئیں کی وجہ سے فضا آلودہ ہوتی جا رہی ہے۔ |
| دستار | مونث | حافظِ قرآن ہونے پر علی کو امام مسجد نے دستار باندھی۔ |
| مناجات | مونث | ہماری مسجد میں نمازِ جمعہ کے بعد مناجات پڑھی جاتی ہے۔ |
| قیام | مذکّر | اسلام آباد میں ہمارا قیام ہوٹل میں رہا۔ |

۸۔ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگا کر معانی کی وضاحت کرتے ہوئے بنائے گئے جملے:

| الفاظ | معانی | مثال | جملے |
|---|---|---|---|
| کَش | کرنے والا | محنت کَش | سعد ایک محنت کَش مزدور ہے۔ |
| کُش | مارنا | جراثیم کُش | کل ہمارے محلے میں جراثیم کُش ادویات کا چھڑکاؤ ہوا تھا۔ |
| گُل | پھول | گُل | گلدان کے سب گُل تر و تازہ تھے۔ |
| گِل | کیچڑ، گیلی مٹی | گِل | اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو گِل سے اور جنات کو آگ سے تخلیق کیا۔ |
| بَن | جنگل | بَن | لوگوں سے کنارہ کشی کر کے بَن کا رخ کر لینا اسلام کی نظر میں پسندیدہ نہیں ہے۔ |
| بِن | بغیر | | تہذیب و تمیز کے بِن ہر انسان ادھورا ہے۔ |
| | بیٹا | عبداللہ بِن جندل رضی اللہ عنہ | وہ میرے بھائی صلاح کا بیٹا ہے، اس کا نام عمیر بِن صلاح ہے۔ |

۹۔ درست تلفّظ کے لیے اعراب لگائیے:

مِحنت، مُشقّت، ثَروَت، قَلب، مُحبّت، دَرد، فَصل، فیّاض، پیدا، نَظم، بَہِشت، غَلَط، شَرط، سُرخ، چَمک، اَلفاظ، کَون۔

## سرگرمی:

☆ دی گئی سرگرمیاں کروائیے۔

# علّامہ اقبالؒ ...... (صفحہ ۱٦۲ تا ۱٦۷)

## مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- شاعرِ مشرق علامہ اقبالؒ کے ابتدائی دور سے آگاہ ہوسکیں۔
- اقبال کے تعلیمی سفر اور اذکار سے واقف ہوسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت کا استعمال کرسکیں۔
- مشقی سوالات حل کرسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر

### پیریڈز : ۴-۵

### طریقۂ کار :

- طلبا سے باری باری بلند خوانی کروایئے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔
- لغت سے الفاظ کے معانی اور سوالوں کے جوابات تحریر کروایئے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

۱۔ الفاظ کے لغت سے تلاش کردہ معانی :

| الفاظ | معانی | الفاظ | معانی |
|---|---|---|---|
| بغاوت | سرکشی | بچھڑ جانا | الگ ہونا یا گم ہونا |
| دھوم ہونا | مشہور ہونا | مادہ پرستی | مال و دولت اور اشیا کی پرستش کرنا |
| دل جیت لینا | راضی کرلینا | علم بردار | جھنڈا اُٹھانے والا |
| دل میں تڑپ ہونا | بے چینی یا بے قراری ہونا | سوگ | ماتم ، رنج |

## ۲۔ مختصر جوابات :

(i) علّامہ اقبالؒ ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔

(ii) علّامہ اقبالؒ سب سے پہلے اپنی نظم ''نالۂ یتیم'' کی وجہ سے مشہور ہوئے۔

(iii) علّامہ اقبالؒ ۱۹۰۵ء میں یورپ گئے اور ۱۹۰۸ء میں واپس آئے۔

(iv) علّامہ اقبالؒ کی تعلیمات میں سچّی اسلامی زندگی اور عمل پر بہت زور ہے۔

(v) علّامہ اقبالؒ کی زندگی کے آخری سال بیماری میں گزرے۔

(vi) علّامہ اقبالؒ کا انتقال ۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء کو ہوا۔

## ۳۔ تفصیلی جوابات :

(i) علامہ اقبال ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا سیالکوٹ میں ایک چھوٹا سا کاروبار تھا۔ علّامہ اقبال کے بڑے بھائی عطا محمد نے انھیں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں مدد دی۔ علّامہ اقبال نے ابتدائی تعلیم مشن اسکول سے حاصل کی۔ اس اسکول میں عربی کے ایک استاد میر حسن شاہ تھے۔ انھوں نے علّامہ اقبال کی صلاحیتوں کو پہچان لیا تھا۔ مولوی میر حسن شاہ نے اقبال کو فارسی کے بڑے شاعروں کا کلام پڑھایا۔ اب اقبال کو جب بھی فرصت ملتی وہ شعر کہتے۔ ساتھ ساتھ اقبال نے انٹرنس کے امتحان میں اعزاز حاصل کیا اور انھیں وظیفہ ملا۔ اقبال کا یہی اسکول کالج بن گیا اور مولوی حسن شاہ کالج میں عربی اور فارسی پڑھانے لگے۔ اس طرح اقبال نے عربی اور فارسی میں لیاقت حاصل کی۔ انھوں نے انٹرمیڈیٹ کا امتحان بھی اعزاز سے حاصل کیا۔

(ii) کیمبرج یونیورسٹی میں انھوں نے فلسفے کی اعلیٰ ڈگری حاصل کی۔ جرمنی کی میونخ یونیورسٹی سے انھوں نے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ لندن یونیورسٹی سے انھوں نے بیرسٹری کا امتحان پاس کیا۔

(iii) انھوں نے مغربی تہذیب کا کھوکھلا پن دیکھا۔ یورپ کی صنعتی ترقی نے اسے دیوانہ بنا دیا تھا۔ یورپی ممالک چاہتے تھے کہ ایشیا اور افریقا کے زیادہ تر ملکوں کو اپنا غلام بنا لیں تاکہ انھیں ان ملکوں میں اپنا مال بیچنے میں آسانی ہو۔ علامہ اقبال نے سرمایہ داروں کی اس حرکت کو یورپ میں اچھی طرح سمجھا اور اسی لیے انھوں نے سوچا کہ قومیت کے معنی بدل رہے ہیں۔ لہٰذا ہمیں نہ صرف ایک ملک کی بھلائی کی بات کرنا چاہیے بلکہ ہمیں تو تمام دنیا کے بسنے والوں کی بھلائی کا بھی خیال کرنا چاہیے۔

(iv) یورپ سے واپسی کے بعد اقبال کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ وہ دنیا کے لوگوں کو پیغامِ حق دیں۔ انھوں نے اپنے پیام کی بنیاد ہی قرآن کی تعلیمات پر رکھی۔ انھوں نے سچّی اسلامی زندگی پر زور دیا۔

(v) اقبال کی شاعری میں 'خودی' کا لفظ بار بار استعمال ہوا ہے۔ کچھ لوگ یہ سمجھے کہ اس لفظ کو اقبال نے خود کے معنوں میں استعمال کیا ہے لیکن اقبال کے یہاں خودی میں ذرا بھی غرور کی بُو باس نہیں ہے۔ انھوں نے تو یہ بتایا ہے کہ انسان کو چاہیے کہ اپنے آپ کو پہچانے اور اپنی شخصیت کی گہرائی کو محسوس کرے۔ جب کوئی شخص اپنے آپ کو پہچان لیتا ہے تو وہ نڈر اور بے باک ہو جاتا ہے۔

(vi) دنیا کے لوگوں کو پیغامِ حق دینے کے لیے انھیں قرآن کی تعلیمات کا خیال آیا جو کسی ایک قوم کو آگے بڑھانے کی بات نہیں کرتا بلکہ تمام بنی نوع انسان کی نجات کے لیے پیغام دیتا ہے۔ چنانچہ انھوں نے اپنے پیغام کی بنیاد ہی قرآن کی تعلیمات پر رکھی۔

(vii) اقبال نے یہ محسوس کیا کہ انسان نہ صرف اشرف المخلوقات ہے بلکہ اس زمین پر خدا کا نائب ہے اس لیے اس کی ذمّے داری بھی زیادہ ہے۔ اس ذمّہ داری کو پورا کرنے کے لیے انسان کو اپنے آپ کو تیار کرنا چاہیے اور تیاری کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اللہ کی اطاعت کرے اور اس کی عبادت کرے اور اپنی شخصیت میں نظم و ضبط قائم کرے، تب ہی وہ اعلیٰ مرتبہ حاصل کرسکتا ہے۔

(viii) اقبال کی شاعری کا لوگوں پر غیر معمولی اثر پڑا، ایک پوری نسل کے سوچنے کا طریقہ بدل گیا۔ اُردو اور فارسی جاننے والے تو بہت متاثر ہوئے۔ ان کی کتابیں گھر گھر پڑھی جانے لگیں۔ انھوں نے اپنی شاعری کے ذریعے سے ان لوگوں کے سوچنے کے طریقوں کو بدل دیا۔ غلام قوم کے دل میں نہ صرف آزادی کا جذبہ پیدا کیا بلکہ ان کو بتایا کہ غلام ہونے کے بعد بھی اکثر غلامی کی بُو باس نہیں جاتی۔ اگر ہم اپنی اصلاح خود نہیں کرتے اگر ہمیں اپنی عزت کا خود احساس نہیں ہے تو آزادی کوئی معنی نہیں رکھتی۔

۴۔ علّامہ اقبال پر ایک مضمون تحریر کیجیے۔

طلبا سے علّامہ اقبال کے بارے میں مزید معلومات جمع کروا کر درست طریقے سے عمدہ مضامین لکھوائیے۔ چیک کرتے ہوئے ترامیم اور اضافے کروانے کے بعد فائنل ڈرافٹ خوشخط لکھوائیے۔ طلبا اپنے لکھے ہوئے مضامین جماعت میں پڑھ کر سنائیں۔

## سرگرمیاں:

☆ 'کنول' صفحہ ۱۶۷ ملاحظہ کیجیے۔

## فاطمہ بنتِ عبداللہ ...... (صفحہ ۱۶۸ تا ۱۶۹)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- فاطمہ بنتِ عبداللہ کے شوقِ شہادت سے آ گاہ ہوسکیں۔
- علاّمہ اقبال کی شاعرانہ خصوصیات سے آ گاہ ہوسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت کا استعمال کرسکیں۔
- سوالوں کے جواب اور جملہ سازی کرسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- کلیاتِ اقبال (بانگ درا)

### پیریڈز : ۳

### طریقۂ کار :

- علاّمہ اقبال کی شاعری سے متعلق تبادلۂ خیال کیجیے۔
- فاطمہ بنتِ عبداللہ کے کارنامے بتائیے۔
- تمام طلبا سے باری باری بلند خوانی کروائیے۔ نئے الفاظ کا تلفظ درست کروائیے۔
- لغت کا استعمال اور مشقی کام کروائیے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

ا۔ الفاظ اور تراکیب کے لغت سے تلاش کردہ معانی :

| الفاظ/تراکیب | معانی |
|---|---|
| آبروئے امتِ مرحوم | قوم کی عزت |
| مشتِ خاکی | مٹھی بھر خاک ، مراد انسان ہے |
| سعادت | خوش نصیبی |
| حورِ صحرائی | صحرا کی حور |
| غازیانِ دین | جہاد میں شریک لوگ جو زندہ واپس آئیں |
| سقّائی | سقہ کا کام ، پانی پلانے کا کام |
| بے تیغ و سپر | تلوار اور ڈھال کے بغیر ، ہتھیاروں کے بغیر |
| جسارت آفریں | ہمت پر تعریف کے قابل |
| گلستانِ خزاں منظر | ایسا باغ جس پر خزاں چھائی ہوئی ہو |
| خاکستر | راکھ/ بھبھوت |
| خوابیدہ | سویا ہوا |
| آہُو | ہرن |
| شبنم افشاں | اوس کے موتی |
| نغمۂ عشرت | خوشی کا گیت |
| نالۂ ماتم | فریاد و آہ کرنا |
| تُربتِ خاموش | پُرسکون مزار |
| قومِ تازہ | زندہ قوم |

۲۔ دیے گئے الفاظ کا جملوں میں استعمال :

| الفاظ | جملے |
|---|---|
| آبرو | سب کی آبرو اور عزتِ نفس کا احترام کرنے سے ہم اپنی عزت میں اضافہ کرسکتے ہیں۔ |
| سقّائی | پُرانے زمانے میں میدانِ جنگ میں سقّائی، اکثر خواتین کی ذمّہ داری ہوا کرتی تھی۔ |
| سعادت | اس سال خالہ جان کو عمرے کی سعادت نصیب ہوئی۔ |
| آغوش | بچّہ ماں کی آغوش میں سکون پاتا ہے۔ |
| جسارت | اُستاد کے لیکچر کے دوران کوئی شاگرد بھی سوال کرنے کی جسارت نہیں کرتا تھا۔ |
| خوابیدہ | اُس بچّے کی آنکھوں میں مستقبل کے بارے میں کچھ خوابیدہ سے ارمان نظر آرہے تھے۔ |
| چنگاری | رُوئی میں چنگاری کی وجہ سے آگ لگ گئی تھی۔ |
| تُربت | قائدِاعظم کی تُربت پر بہت ہی خوبصورت فانوس لٹکا ہوا ہے۔ |

### ۳۔مرکزی خیال:

شاعر علامّہ اقبال کی اس نظم کا مرکزی خیال یہ ہے کہ اگر انسان میں ذوقِ شہادت اور جذبۂ ایمانی ہوتو وہ تاریخ میں ہمیشہ کے لیے مثال بن کر زندہ رہتا ہے۔

### خلاصہ :

تبادلۂ خیال کے بعد طلبا کو خلاصہ خود لکھنے دیجیے۔

## عبدالسّتار ایدھی ...... (صفحہ ۱۷۰ تا ۱۷۴)

### مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

### عمومی مقاصد :

- وہ خدمتِ خلق جیسے جذبات سے واقف ہوسکیں۔
- عبدالسّتار کی خدمت اور انسانیت کے جذبے سے روشناس ہوسکیں۔
- اپنی آسائشوں کو پسِ پُشت رکھ کر فلاحی کام کرنے کے جذبے سے واقف ہوسکیں۔

### خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت کا استعمال کرسکیں۔
- معروضی اور موضوعی سوالات کے جوابات لکھ سکیں۔
- معلومات پر مبنی مضمون لکھ سکیں۔
- اپنی رائے دے سکیں۔
- شعر کی تشریح کرسکیں۔
- الفاظ ، تراکیب اور محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کرسکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

### پیریڈز : ۴

## طریقۂ کار :

- عبدالستّار ایدھی کے بارے میں زبانی تبادلۂ خیال سے طلبا کی سابقہ معلومات حاصل کیجیے۔
- طلبا سے باری باری بلند خوانی کروائیے۔
- لغت سے الفاظ کے معانی اخذ کروائیے۔
- معروضی اور موضوعی سوالات کے جوابات لکھوائیے۔
- معلومات استعمال کر کے مضمون لکھوائیے۔
- شعر کی تشریح اور جملہ سازی کروائیے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

۱۔ الفاظ اور تراکیب کے لغت سے تلاش کردہ معانی :

| الفاظ/تراکیب | معانی | الفاظ/تراکیب | معانی |
|---|---|---|---|
| فالج | ایک مرض جس میں جسم بے حس و حرکت ہو جاتا ہے۔ | لا تعداد | بے شمار، اَن گنت |
| | | شکر گزار | احسان مند |
| جا بجا | ہر جگہ، ہر موقع پر | فیض اُٹھانا | فائدہ اُٹھانا |
| فلاحی مملکت | مثالی ریاست، لوگوں کی فلاح پر مبنی طرزِ حکومت رکھنے والی مملکت | منظّم | وہ چیز جو انتظام کے ساتھ ہو، تنظیم اور قاعدے سے ہونا |
| راہ ہموار کرنا | راستہ بنانا، جگہ بنانا، آسانیاں دینا | قطع نظر | اس کے سوا |
| بالا تر ہونا | عمدہ ہونا، الگ ہونا، اُونچا ہونا | شانہ بشانہ | کسی کے کندھے سے کندھا ملا کر کام کرنا/ساتھ دینا |
| وقف کرنا | کسی کے نام کرنا | | |

## ۲۔ کثیر الانتخابی جوابات :

(i) ایمبولینس (ii) نجی (iii) ترقی پذیر دنیا (iv) بین الاقوامی (v) انیس

## ۳۔ مختصر جوابات :

(i) مضمون کی ابتدا میں دیے گئے واقعے میں گھوٹکی میں ہونے والے ریل کے حادثے کا ذکر ہے۔

(ii) ایدھی فاؤنڈیشن پاکستان کے ہر فرد کو صحت سے متعلق خدمات اور دیگر سہولتیں فراہم کر رہی ہے۔

(iii) عبدالستّار ایدھی بہت سادہ زندگی گزارتے ہیں۔

(iv) عبدالستّار ایدھی ۱۹۳۱ء میں گجرات (انڈیا) کے ایک گاؤں بانٹوا میں پیدا ہوئے۔

(v) عبدالستّار ایدھی نے ۱۹۴۷ء میں پاکستان ہجرت کی۔

(vi) فلاحی کاموں کی طرف ایدھی صاحب کا پہلا قدم یہ تھا کہ انھوں نے اپنی برادری کے کچھ لوگوں کی مدد سے ایک مفت ڈسپنسری کھولنے کا اِرادہ کیا۔

(vii) ایدھی ٹرسٹ کا دائرہ کار پھیلنے کا اصل راز ایدھی صاحب کی محنت اور خلوص نیت تھی۔

## ۴۔ تفصیلی جوابات :

(i) عبدالستّار ایدھی ۱۹۳۱ء میں گجرات (انڈیا) کے ایک گاؤں بانٹوا میں پیدا ہوئے۔ جب وہ گیارہ سال کے تھے تو ان کی والدہ پر فالج کا اثر ہوا اور بعد میں وہ ذہنی طور پر بھی معذور ہوگئیں۔ ایدھی نے اپنے آپ کو والدہ کی خدمت کے لیے وقف کردیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ والدہ کی بیماری بڑھتی گئی۔ وہ جب ۱۹ سال کے ہوئے تو ان کی والدہ کا انتقال ہوگیا۔ اس واقعے کے بعد انھوں نے اپنی زندگی کا ایک مقصد متعین کیا کہ مجھے لوگوں کی مدد کرنی ہے اور ایسا نظام بنانا ہے جس کے ذریعے لوگوں کو علاج کی سہولتیں میسر آسکیں۔

(ii) ایدھی فاؤنڈیشن کے بارے میں مزید معلومات طلبا سے جمع کروا کر مضمون نگاری کے طریقے سے مضامین لکھوائیے۔ مدد اور حوصلہ افزائی کیجیے۔

نوٹ : درج ذیل پیراگراف صرف رہنمائی/مدد کے لیے ہے۔ آپ طلبا سے ہی اس سوال کا جواب لکھوائیے تاکہ وہ اپنی رائے کا تحریری اظہار کرسکیں۔

(iii) عبدالستّار ایدھی ایک درویش صفت آدمی ہیں۔ وہ ڈھیروں مال و اسباب ہونے اور اتنی مشہور شخصیت ہونے کے باوجود بہت ہی سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کے ہر کام میں خلوص اور اللہ پر توکل شامل ہوتا ہے۔ اسی لیے اللہ نے انھیں اتنی کامیابی سے ہمکنار کیا ہے۔ ان کی زندگی کا مقصد صرف انسانیت کی خدمت کرنا ہے اور انھوں نے اپنی زندگی خدمت انسانیت کے لیے وقف کردی ہے۔ یہ ان کا اللہ پر توکّل ہی تھا کہ بہت کم رقم سے شروع کی جانے والی یہ کوشش اب دنیا کی بڑی فلاحی تنظیموں میں سے ایک ہے۔

(iv) سبق کے آخر میں دیے گئے شعر کی تشریح :

درِد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو  
ورنہ طاقت کے لیے کچھ کم نہ تھے کرّو بیاں

تشریح : دیے گئے شعر میں شاعر نے انسان کے وجود میں لائے جانے کا مقصد اوّلین دوسرے انسانوں بلکہ تمام مخلوقات کے کام آنا بتایا ہے۔ شاعر کہتے ہیں کہ اللہ کی عبادت اور اطاعت کے لیے بہت سی مخلوقات پہلے سے موجود تھیں جن میں فرشتے ، اجرام فلکی شامل ہیں۔ حضرت انسان کے دل میں دوسری مخلوقات کا درد ہے اور اس کو دوسروں سے ہمدردی کا جذبہ بخشا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے اشرف المخلوقات کے لقب سے بھی نوازا گیا ہے۔ کائنات کی ہر چیز کا خیال رکھنا اس سے محبت کرنا اور مال کے ذریعے ، ذاتی کوشش وعمل اور زبان کے ذریعے دوسروں کے کام آنا ہی انسان کی زندگی کا نصب العین ہے۔

۵۔ الفاظ، تراکیب اور محاوروں کا جملوں میں استعمال :

| الفاظ/تراکیب/محاورے | جملے |
|---|---|
| فالج | فالج میں انسانی دماغ کے کچھ خلیات ناکارہ ہوجاتے ہیں۔ |
| جا بجا | سیاہی گرنے کی وجہ سے قالین پرؔ جابجا دھبے لگ گئے۔ |
| راہ ہموار کرنا | بیرونِ ملک جا کر عدیل نے سعد کے لیے بھی راہ ہموار کرنے کی کوشش کی۔ |
| بالا تر ہونا | لوگ کس طرح اپنے ماں باپ، بزرگوں اور استادوں کوجِھڑک دیتے ہیں، یہ بات میری سمجھ سے بالا تر ہے۔ |
| لا تعداد | رات کو آسمان پر لا تعداد ستارے چمکتے دکھائی دیتے ہیں۔ |
| قطع نظر | کچھ خامیوں سے قطع نظر، وہ بحیثیت مجموعی ایک اچھا انسان ہے۔ |
| شانہ بشانہ | آج کل زندگی کے ہر شعبے میں عورتیں، مردوں کے شانہ بشانہ کام کر رہی ہیں۔ |

# نظم : میرے نغمے، تمھارے لیے ہیں...... (صفحہ ١٧۵ تا ١٧٦)

## مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

## عمومی مقاصد :

- شاعر جمیل الدّین عالی کی شاعری اور ملّی نغمے کی صنف سے واقف ہوسکیں۔
- وطن کے بہادر سپاہیوں کے لیے شاعر کے والہانہ جذبات سے واقف ہوسکیں۔

## خصوصی مقاصد :

- نئے الفاظ کا ذخیرہ حاصل کرسکیں۔
- لغت کا استعمال اور مشقی کام کرسکیں۔
- ملّی نغمے کے اشعار کی تشریح کرسکیں۔
- کسی شہید کے بارے میں معلومات جمع کر کے مضمون لکھ سکیں۔

## مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

## پیریڈز : ٣

## طریقۂ کار :

- طلبا سے تاثرات سے بلند خوانی کروائیے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔ ممکن ہو تو ان کے بارے میں تصاویر اور وڈیو دکھایئے۔
- آمادگی کے لیے طلبا سے وطن کی حفاظت پر مامور جوانوں کے بارے میں گفتگو کیجیے۔
- لغت سے الفاظ کے معانی اور مشقی کام کروائیے۔
- کسی شہید کے بارے میں معلومات جمع کروا کر مضامین لکھوائیے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

۱۔ الفاظ کے معانی فرہنگ صفحہ نمبر ۱۸۶ پر ملاحظہ کیجیے۔

۲۔ ملّی نغمہ 'میرے نغمے تمھارے لیے ہیں'' کے پہلے اور دوسرے بند کی تشریح :

☆ پہلا بند :

حوالہ : یہ بند جمیل الدّین عالی کے ملّی نغمے ''میرے نغمے تمھارے لیے ہیں'' سے لیا گیا ہے۔ اس نغمے میں شاعر اپنی شاعری وطن کے ان بہادروں کے نام کر رہے ہیں جو اپنے گھر اور خاندانوں سے دُور وطن کی حفاظت بہادری سے کر رہے ہیں۔

تشریح : اس بند میں شاعر سرحدوں پر تعینات فوجی جوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تمھارا ایمان بہادری اور جانبازی ہے، تم عام لوگوں سے مختلف ہو کہ تم بہادری اور شجاعت کے پرستار ہو، تم بہادری کو چاہتے ہو اور پسند کرتے ہو۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ اے بہادر جوانوں! تم ایسی آسمان کو چھوتی ہوئی، نہ گرنے والی دیوار ہو جس کے سائے میں ہم محفوظ ہیں۔ یہ دیواریں ہماری سرحدوں پر دشمنوں سے حفاظت کرتی ہیں اور یہی نوجوان بہادری اور دلیری کا جیتا جاگتا نشان ہیں۔

☆ دوسرا بند :

حوالہ : حوالے کے لیے دیکھیے پہلا بند۔

تشریح : اس بند میں شاعر وطنِ عزیز کی بیویوں، ماؤوں، بہنوں اور بیٹیوں کے جذبات کی عکّاسی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ جب بھی ان بہادر نوجوانوں کو دیکھتی ہیں تو ان کی آنکھیں چمک اُٹھتی ہیں اور وہ آنکھیں اس طرح سے ان نوجوانوں کو دیکھتی ہیں گویا ان کو خاموش نگاہوں سے دعائیں دے رہی ہوں۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ میرے نغمے قوم کے ان جرأت مند اور دلیر نوجوانوں کے لیے ہیں جو ہماری حفاظت پر معمور ہیں۔

## ۳۔ اشعار کی تشریح :

(i) ؎ اے شجاعت کے زندہ نشانو!
میرے نغمے تمھارے لیے ہیں

حوالہ : یہ شعر جمیل الدّین عالی کے ملّی نغمے ''میرے نغمے تمھارے لیے ہیں'' سے لیا گیا ہے۔

تشریح : اس شعر میں شاعر ملک و قوم کی حفاظت پر معمور نوجوانوں سے مخاطب ہیں کہ میرے نغمے ان جوانوں کے لیے ہیں جو بہادری اور دلیری کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں اور جانبازی کی زندہ مثال ہیں۔

(ii) ؎ جیسے خاموشیوں کی زباں سے
دے رہی ہوں وہ تم کو دعائیں

حوالہ: دیکھیے شعر نمبر (i)۔
تشریح: اس شعر میں شاعر قوم کی ماؤں بیٹیوں کے جذبات کی عکاسی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ قوم کے ان بہادر نوجوانوں کو خاموش زبان سے دعائیں دیتی ہیں۔ وہ زبان سے تو کچھ نہیں کہتیں مگر ان کی نگاہیں بولتی ہیں۔

(iii) ؎ اُڑ کے پہنچوگے تم جس اُفق پر
ساتھ جائے گی پرواز میری

حوالہ: دیکھیے شعر نمبر (i)۔
تشریح: اس شعر میں شاعر برملا اس بات کا اقرار کر رہے ہیں کہ وہ بھی ان دلیر نوجوانوں کے شانہ بشانہ ہیں۔ چاہے یہ نوجوان آسمان کے کنارے ہی کیوں نہ چلے جائیں مگر شاعر کی دعائیں اور نیک جذبات ساتھ رہیں گے۔

۴۔ مضامین طلبا سے لکھوائیے۔ مدد کے لیے مضمون 'راشد منہاس شہید' ملاحظہ کیجیے:

## ''راشد منہاس شہید''

؎ شہادت ہے مطلوب و مقصودِ مومن
نہ مالِ غنیمت ، نہ کِشور کُشائی

مسلمانوں کی تاریخ جانبازوں کے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ ان ہی میں سے ایک جانباز راشد منہاس شہید بھی ہیں۔ جنھیں ان کے بے مثال بہادری پر پاکستان کا سب سے بڑا قومی تمغہ ''نشانِ حیدر'' دیا گیا جو دراصل ان کی وطن پرستی، شجاعت اور اپنی جان کی قربانی کا اعتراف تھا۔

راشد منہاس ۱۷ فروری ۱۹۵۱ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے سینٹ پیٹرک کالج سے سینئر کیمبرج پاس کیا۔ ان کو بچپن ہی سے بہادروں کے قصّے پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ وہ ٹیپو سلطان کا یہ قول اکثر دہرایا کرتے تھے:

''شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے۔''

انھوں نے اپنے ماموں، ونگ کمانڈر سعید سے جذباتی وابستگی کی بنا پر ۱۹۶۸ء میں پاک فضائیہ میں شمولیت اختیار کی۔ ۲۰ اگست ۱۹۷۱ء کو راشد منہاس مسرور بیس کراچی سے اپنی تیسری تنہا پرواز کے لیے جب، ٹی۔ ۳۳ جیٹ سے روانہ ہونے لگے تو ان کا انسٹرکٹر مطیع الرحمٰن بھی ان کے ساتھ سوار ہوگیا۔ مطیع الرحمٰن طیارے کو بھارت کی حدود میں لے جانا چاہتا تھا۔ راشد منہاس نے بھرپور مزاحمت کی لیکن کامیاب نہ ہونے پر مطیع الرحمٰن کے عزائم خاک میں ملاتے ہوئے طیارے کا رخ زمین کی جانب کر دیا، اس طرح طیارہ بھارتی سرحد سے ۳۲ میل دُور ٹھٹھہ میں گر کر تباہ ہوگیا۔

وطنِ عزیز کی خاطر اپنی جان نچھاور کرنے والے قوم کے عظیم سپوت راشد منہاس کو جام شہادت نوش کیے آج ۴۳ برس ہوگئے۔

**قواعد : سابقہ سے متضاد بنانا ، متشابہ الفاظ ، اسمِ صفت ، اقسام ، درجات ، عربی قاعدے سے جمع بنانا اور املا کی اغلاط درست کرنا ...... (صفحہ ۱۷۷ تا ۱۷۹)**

## خصوصی مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

- وہ سابقوں کی مدد سے متضاد بنا سکیں۔
- متشابہ الفاظ کو تبدیل کر کے درست الفاظ لکھ سکیں۔
- اسمِ صفت کی اقسام اور درجات کی پہچان کر کے صحیح کالم میں لکھ سکیں۔
- ہجّوں کی اغلاط درست کر کے جملہ دوبارہ لکھ سکیں۔

## مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- چارٹ

## پیریڈز : ۵

## طریقۂ کار :

- سابقہ کی پہچان کا اعادہ کروا کر متضاد بنوایئے۔
- متشابہ الفاظ کا چارٹ تختۂ نرم پر آویزاں کیجیے۔ طلبا کو سمجھایئے ، بعدازاں تحریری کام طلبا کو خود کرنے دیجیے۔
- اسمِ صفت کی اقسام اور درجات کا چارٹ تختۂ نرم پر آویزاں کیجیے۔
- طلبا کو سمجھایئے۔ ان میں زبانی جملہ سازی کروا کر تحریری کام طلبا کو خود کرنے دیجیے۔
- عربی قاعدہ سمجھا کر تحریری کام کروایئے۔
- ہجّوں کو درست کروایئے۔ تحریری کام طلبا کو خود کرنے دیجیے۔

## سابقوں سے متضاد بنانا

☆ قوسین میں موجود سابقے (نا ، بے ، بد ، ان ، غیر) استعمال کرتے ہوئے متضاد بنانا :

| الفاظ | متضاد | الفاظ | متضاد |
|---|---|---|---|
| خوش ذائقہ | بد ذائقہ | دیکھا ہوا | اَن دیکھا |
| قابلِ بھروسا | نا قابلِ بھروسا | خالص | نا خالص |
| پڑھا ہوا | اَن پڑھ | ممکن | ناممکن |
| کار آمد | بے کار | لائق | نالائق |
| باتمیز | بدتمیز | آباد | غیر آباد |
| قابلِ اعتماد | نا قابلِ اعتماد | محرم | نامحرم |
| ذمہ دار | غیر ذمہ دار | بامروّت | بے مروّت |
| موزوں | غیر موزوں | | |

☆ خط کشیدہ متشابہ الفاظ کو درست کر کے دوبارہ لکھا گیا نثر پارہ :

عثمان ایک بے باک اور نڈر کپتان تھا۔ اس کی زندگی کا بہت بڑا حصّہ سمندروں کے سفر پر ہی گزرا۔ پانیوں میں زندگی بسر کرتے ہوئے اسے مشکلات اور تکالیف برداشت کرنے کی مشق ہوگئی تھی۔ پچھلے برس وہ ایک طوفان میں پھنس گیا۔ اس کا اور سارے عملے کا بُرا حال تھا۔ مقدر میں تھا اسی لیے طوفان سے سلامت نکل آئے۔ اللہ کو کثرت سے یاد کرنا ایسی خوبی تھی جو اسے رنج و الم سے نکال لیتی تھی۔

☆ دیے گئے سابقے استعمال کر کے بنائے گئے دو صفت ذاتی :

| سابقے | صفت ذاتی |
|---|---|
| اَن | اَن پڑھ ، اَن جان |
| بے | بے چین ، بے باک |
| نا | ناکام ، نالائق |
| کم | کم تر ، کم زور |
| ذی | ذِی روح ، ذِی شعور |
| قابل | قابلِ فخر ، قابلِ شِرک |
| خود | خود دار ، خود پسند |
| ہم | ہم درد ، ہم سفر |

☆ دیے گئے لاحقے استعمال کر کے بنائے گئے تین تین صفتِ ذاتی :

مند : دردمند عقل مند سعادت مند

ناک : خطرناک خوفناک دردناک

## صفتِ ذاتی کے درجے :

| تفضیلِ نفسی | تفضیلِ بعض | تفضیلِ کُل |
| --- | --- | --- |
| اچھا | بہتر | بہترین |
| بد | بدتر | بدترین |
| خوب | خوب تر | خوب ترین |
| بلند | بلندتر | بلندترین |

## عربی قاعدے سے جمع بنانا :

۱۔ مذکورہ قاعدے ( اَ...ْ...َ... ا...ُ... ) سے بنائی گئی الفاظ کی جمع :

| الفاظ | جمع | الفاظ | جمع |
| --- | --- | --- | --- |
| مرض | اَمراض | جنس | اَجناس |
| رُوح | اَرواح | حال | اَحوال |
| باب | اَبواب | حکم | اَحکام |
| رُکن | اَرکان | دِین | اَدیان |
| جسم | اَجسام | وقت | اَوقات |
| قسط | اَقساط | عمل | اَعمال |
| ذکر | اَذکار | | |

۲۔ قاعدے ( ...ُ... ...ُ... و...... ) سے الفاظ کی بنائی گئی جمع :

| الفاظ | جمع | الفاظ | جمع |
| --- | --- | --- | --- |
| اَمر | اُمور | شک | شُکوک |
| بحر | بُحور | علم | عُلوم |
| رسم | رُسوم | نقش | نُقوش |
| حرف | حُروف | نقل | نُقول |
| سطر | سُطور | وجہ | وُجوہ |
| حد | حُدود | عیب | عُیوب |
| قلب | قُلوب | | |

۳۔ مذکورہ قاعدے (ـُـ ....ـَـ .... ا ء) سے الفاظ کی بنائی گئی جمع :

| الفاظ | جمع | الفاظ | جمع | الفاظ | جمع |
|---|---|---|---|---|---|
| ادیب | اُدباء | وزیر | وُزراء | صالح | صُلحاء |
| امیر | اُمراء | خطیب | خُطباء | وکیل | وُکلاء |
| جاہل | جُہلاء | خلیفہ | خُلفاء | غریب | غُرباء |
| حکیم | حُکماء | شاعر | شُعراء | | |
| رفیق | رُفقاء | شہید | شُہداء | | |

نوٹ : عربی قاعدے سے جمع بنانے کے لیے سورج مکھی صفحہ ۱۷۹ ملاحظہ کیجیے۔

## املا کی اغلاط درست کرنا :

☆ درست کردہ جملے درج ذیل ہیں :

(i) ہمیں اپنی شخصیت کی مناسبت سے کپڑوں کا انتخاب کرنا چاہیے۔
(ii) میں سوچ رہا تھا کہ بازار جاؤں یا نہیں۔
(iii) کتنی عجیب بات ہے کہ ہم مسلمان ہو کر بھی نماز کی پابندی نہیں کرتے۔
(iv) ہماری ٹیم مباحثہ میں جیت گئی۔
(v) عاصم بہت مذاق کرتا ہے۔
(vi) امّی نے ثابت گرم مصالحہ منگوایا تھا۔
(vii) بچّے عموماً ہجّے کی غلطیاں کرتے ہیں۔
(viii) آج امّی نے مُرغی کا قورمہ بنایا ہے۔

# تفہیم : انسان زندہ ہے...... (صفحہ ۱۸۰ تا ۱۸۳)

## خصوصی مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

- وہ پیراگراف پڑھ کر دیے گئے سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- لغت سے الفاظ کے معانی ، جملے کی وضاحت ، محاوروں کا استعمال جملوں میں کر سکیں۔
- دی گئی صفت درجات کے کالم میں لکھ کر مکمل کر سکیں۔

## مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- فلیش کارڈز

## پیریڈز : ۴

## طریقۂ کار :

- طلبا سے باری باری بلند خوانی کروائیے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔
- لغت سے الفاظ کے معانی اخذ کروائیے۔ مشقی سوالات حل کروائیے۔
- جملے کی وضاحت اور محاوروں کو جملوں میں استعمال کروائیے۔
- صفت کے درجات کے فلیش کارڈز بنا کر یا تختۂ تحریر پر سمجھائیے۔ بعد ازاں مشقی کام طلبا کو کرنے دیجیے۔

## مشقی کام (حل شدہ) :

ا۔ الفاظ اور محاوروں کے لغت سے تلاش کردہ معانی :

| الفاظ | معانی |
|---|---|
| حسبِ ماضی | ماضی کے مطابق |
| اِکّا دُکّا | بہت کم ، کوئی کوئی |
| کرۂ ارض | زمین |
| کنگال ہونا | محتاج ، مفلس |
| سنّاٹا چھانا | گہری خاموشی چھا جانا |
| محدود | مقیّد، گھِرا ہوا |
| نذر کرنا | صدقہ کرنا |
| ڈھارس بندھنا | امید لگانا |
| کِھسکا لینا | آگے ہٹانا ، چُرا لینا |
| رَونگٹے کھڑے ہونا | خوف یا سردی سے رووٗں/ رونگٹوں کا کھڑا ہوجانا |
| خوش نویس | خوش خط تحریر کرنے والا |
| تحویل | قبضے میں لینا |
| مال ہضم کرنا | کسی کے مال و متاع پر ناجائز قبضہ کرنا |
| ہیرا ہونا | عمدہ اوصاف کا مالک ہونا |
| شرف قائم رکھنا | عزت یا رتبہ قائم رکھنا |
| جان کے لالے پڑنا | جان جانے کا خطرہ ہونا |
| سرزد ہونا | اپنے ہاتھوں سے غلطی کا ہوجانا |
| پُختہ تر | مضبوط تر |

۲۔ تحریر 'انسان زندہ ہے' کے مصنّف کا نام احمد ندیم قاسمی ہے۔

۳۔ مرکزی خیال :
اس تحریر کا مرکزی خیال یہ ہے کہ دنیا میں اب بھی ایسے دیانت دار اور نیک لوگ باقی ہیں جن کی وجہ سے یہ دنیا اب تک قائم و دائم ہے۔ اگرچہ ایسے نیک صفت لوگ گنتی کے ہی ہیں مگر وہ ہم جیسے لوگوں کے لیے ایک زندہ مثال ہیں کہ ان کے اندر ابھی ایمان باقی ہے اور وہ خوفِ خدا رکھتے ہیں۔ کسی انسان کے لالچ کے بغیر وہ اپنے رب کی رضا کے لیے نیک کام کرتے ہیں۔

۴۔ ایک رکشہ ڈرائیور نے دیکھا کہ کوئی سواری اپنا پرس اس کے رکشے میں بھول گئی ہے۔ چنانچہ وہ اس محلّے میں واپس گیا جہاں اس نے سواری اُتاری تھی اور مسجد میں اعلان کروایا کہ جس کا پرس ہے وہ آ کر واپس لے جائے۔ جب خاتون جو کہ رکشہ میں سوار ہوئی تھیں، انھوں نے اعلان سنا تو اپنا پرس واپس لینے آ گئیں اور رکشہ ڈرائیور کو بطور انعام سو کا نوٹ دینا چاہا مگر ڈرائیور نے وصول کرنے سے انکار کر دیا۔

۵۔ طلبا سے لکھوائیے، مثلاً : نیک آدمی، دیانتدار شخص، ایماندار ڈرائیور۔

۶۔ اس جملے سے ڈرائیور کی مراد یہ تھی کہ دنیا میں ہر چیز پیسے سے خریدی جاسکتی ہے مگر کچھ چیزیں ایسی ہیں جو بے مول ہیں۔ ان میں سے ایک دیانت بھی ہے۔ خاتون ڈرائیور کی دیانتداری کے عوض اسے کچھ رقم دینا چاہ رہی تھیں مگر نیک آدمی نے معذرت کرلی کہ اس کا یہ کام قابلِ فروخت نہیں۔

۷۔ سنّاٹا چھانے کی وجہ یہ تھی کہ اسکول کے سب ہی استاد ان بزرگ اُستاد کی طرح محدود آمدنیوں والے تھے اور کسی کی بھی مالی حیثیت اتنی مستحکم نہ تھی کہ ان بزرگ استاد کی مدد کرسکے۔

۸۔ مصنّف نے روزنامہ ''امروز'' کے مدیر کی حیثیت سے کام کیا۔

۹۔ خوش نویس کا نام ریاست علی تھی۔ ریاست علی دفتر آنے کے لیے بس اسٹینڈ پر آیا تو اسے ایک پوٹلی پڑی ہوئی ملی۔ ریاست علی نے اسے کھول کر دیکھا تو اس میں سونے کے زیور تھے۔ بس تھوڑی دیر پہلے ہی روانہ ہوئی تھی، گویا اس پوٹلی کے مالکہ یا مالک بھی اس بس میں سوار ہو کر جاچکے تھے۔ ریاست علی نے پوٹلی میرے حوالے کرتے ہوئے کہا کہ میں اخبار میں اس گمشدہ پوٹلی کا اعلان کروا دوں تا کہ یہ زیور اس کے اصل مالکان کے پاس پہنچ جائے۔ اس نے مجھے وہ پوٹلی اس لیے دی تا کہ کہیں شیطان اسے گمراہ نہ کر دے اور پوٹلی میرے پاس محفوظ رہے۔

۱۰۔ عمر رسیدہ صاحب اور خاتون نے وہ زیور اپنے بچّوں سے لے کر اکٹھا کیا تھا تا کہ وہ ایک گھر بنواسکیں۔ بس میں سوار ہونے سے پہلے ان صاحب نے اپنی بیوی سے کہا تھا کہ وہ پوٹلی اپنے برقعے میں چھپالیں تا کہ وہ اس پوٹلی کو سنار کے پاس لے جا کر زیورات فروخت کرسکیں۔ مگر ان عمر رسیدہ خاتون نے بے دھیانی میں پوٹلی وہیں اسٹاپ پر ہی گرا دی۔ پوچھنے پر خاتونِ خانہ نے گھبرا کر شور مچانا شروع کر دیا اور بے ہوش ہوگئیں۔

۱۱۔ جملے کی تشریح : مصنّف کے نزدیک کسی بھی چیز یا بات سے مایوس ہو جانا غلط ہے۔ ان کے نزدیک اس دنیا میں ابھی چند ایک لوگ ایسے موجود ہیں جن کو آنکھیں بند کر کے دیانتدار کہا جاسکتا ہے اور یہ ان نیک لوگوں کی ہی برکت ہے اس دنیا میں ہمیشہ کی طرح زندگی ابھی بھی رواں دواں ہے۔

۱۲۔ الفاظ کا جملوں میں استعمال :

| الفاظ | جملے |
|---|---|
| زمانہ | آج کل کا زمانہ سائنسی کامیابیوں اور ایجادات کا ہے۔ |
| اطمینان | ہمیں ہر کام اطمینان سے کرنا چاہیے کیونکہ جلدی کا کام شیطان کا ہوتا ہے۔ |
| ڈھارس بندھانا | امتحان میں اچھے نمبر نہ لیے پر دادی نے میری ڈھارس بندھائی کہ اگلی بار مزید محنت کر کے تم اچھے نمبر لے سکتی ہو۔ |
| رونگٹے کھڑے ہونا | کل رات ڈراؤنے قصّے سُننے کی وجہ سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ |
| تحویل | علی نے پکڑے گئے ڈاکو کو پولیس کی تحویل میں دے دیا۔ |
| توفیق | ہدایت کی توفیق ان لوگوں کو ہوتی ہے جو ہدایت پانا چاہتے ہیں۔ |
| حق دار | امتحان میں اوّل آنے پر علی انعام کا حق دار ہے۔ |
| پُختہ تر | جلد ہی اصلاح نہ کرنے سے بُری عادات پُختہ سے پُختہ تر ہوتی چلی جاتی ہیں۔ |

☆ درج ذیل الفاظ کو دیے گئے خانوں میں لکھیے اور ان سے متعلق بقیہ کالم بھی مکمل کیجیے :

پُختہ تر ، حسین تر ، قابل ترین ، ضخیم ، نفیس ، بلند ترین ، سیاہ ، مضبوط ، قدیم تر

| تفضیلِ نفسی | تفضیلِ بعض | تفضیلِ کُل |
|---|---|---|
| مضبوط | مضبوط تر | مضبوط ترین |
| ضخیم | ضخیم تر | ضخیم ترین |
| نفیس | نفیس تر | نفیس ترین |
| سیاہ | سیاہ تر | سیاہ ترین |
| حسین | حسین تر | حسین ترین |
| قدیم | قدیم تر | قدیم ترین |
| بلند | بلند تر | بلند ترین |
| پُختہ | پُختہ تر | پُختہ ترین |
| قابل | قابل تر | قابل ترین |

## نثر نگاری : مضمون نویسی...... (صفحہ ۱۸۴)

### خصوصی مقاصد :

طلبا اس قابل ہوں کہ :

- وہ خاکہ اور اشاروں کی مدد سے دیے گئے عنوان پر مضمون تحریر کر سکیں۔

### مددگار مواد :

- تختۂ تحریر
- لغت

### پیریڈز : ۳

### طریقۂ کار :

- طلبا کو خاکہ سمجھائیے۔ تبادلۂ خیال کیجیے۔
- بعدازاں تحریری کام طلبا کو نوٹ بک پر خود کرنے دیجیے۔
- طلبا کی مضامین نویسی کے درمیان آپس میں مشورے سے ترامیم اور اصلاح کروائیے۔
- آپ کی طرف سے ترامیم اور اضافوں کے مشوروں پر عملدرآمد کے بعد طلبا سے فائنل ڈرافٹ املا اور ہجّے کی اغلاط کے بغیر خوشخط لکھوائیے۔

نوٹ : طلبا سے ان شخصیات (علامہ اقبال ، قائداعظم ، روتھ فاؤ ، نیلسن منڈیلا ، فاطمہ جناح) پر مضمون نویسی کروائی جا سکتی ہے۔

# مکالمہ نگاری کی ہدایات

**مکالمہ نگاری**

- شائستہ گفتگو
- عامیانہ پَن نہ ہو
- نامکمّل نہ ہو
- بات مختصر اور جامع ہو
- مکالمے طویل نہ ہوں
- تہذیب و اخلاق کے معیار سے گِرا ہوا نہ ہو
- لَب ولہجہ بناوٹی نہ ہو بلکہ قدرتی ہو
- سادہ ،سلیس ، عام زبان کا استعمال کیا جائے

# خبردار!

# جعلی اور چربہ کتابوں کی فروخت جرم ہے

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی نصابی یا غیر نصابی کتب خریدتے وقت نیا حفاظتی نشان ضرور دیکھیے۔ حفاظتی نشان میں موجود ذیلی خصوصیات اس بات کا ثبوت ہوں گی کہ یہ اصلی کتاب ہے۔

- مزارِ قائد کے گرد ست رنگی دائرے کو مختلف زاویوں سے دیکھا جائے تو اس کا رنگ نارنجی سے ہرے رنگ میں تبدیل ہوگا۔
- حفاظتی نشان کو اگر جِلد (سرورق) سے اُتارا جائے تو یہ آسانی پھٹ جائے گا۔
- حفاظتی نشان کے دائیں اور بائیں کنارے اس طرح تراشے گئے ہیں کہ کوئی اسے اُتار کر دوبارہ استعمال نہ کرسکے۔
- حفاظتی نشان میں جہاں 'SCRATCH HERE' لکھا ہے اس جگہ کو کسی سکّے سے رگڑنے پر لفظ 'ORIGINAL' نمایاں ہوگا۔
- اس حصّے پر 'OXFORD UNIVERSITY PRESS' کے الفاظ نہایت چھوٹے سائز میں چھپے ہیں جو کسی عدسے کی مدد سے دکھائی دیں گے۔

اگر حفاظتی نشان موجود نہ ہو، پھٹا ہوا ہو یا تبدیل شدہ ہو، حفاظتی نشان پر موجود رنگ تبدیل نہ ہو رہا ہو، یا پھر لفظ 'ORIGINAL' سکّے سے رگڑنے پر نمایاں نہ ہو تو کتاب ہرگز قبول نہ کریں۔

**جعلی کتابوں کی چند علامات یہ ہیں:**

- غیر معیاری طباعت
- گھٹیا کاغذ
- چھپائی اور رنگ میں فرق
- ناقص چھپائی
- دھندلی عبارت اور تصاویر
- ناقص جلد بندی اور کاغذ کی کٹائی
- کتب کی غیر معیاری شکل

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اگر آپ کو شبہ ہے کہ آپ کو نقلی اور بغیر حفاظتی نشان کی کتاب فراہم کی گئی ہے تو برائے مہربانی فوراً رابطہ کریں:

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، نمبر 38، سیکٹر 15، کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی۔ 74900، پاکستان
ٹیلیفون: 86-35071580 (21-92) • فیکس: 72-35055071 (21-92)
ای میل: central.marketing.pk@oup.com • ویب سائٹ: www.oup.com/pk • آپ ہمیں facebook پر دیکھ سکتے ہیں۔